الفضل

ہفت روزہ — انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد 18 | جمعۃ المبارک 11/مارچ 2011ء | 05/ربیع الثانی 1432 ہجری قمری ❁ 11/امان 1390 ہجری شمسی | شمارہ 10

کربناک دعا

حضرت عبداللہ بن جعفرؓ بیان کرتے ہیں کہ سفر طائف سے واپسی پر رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا کی۔

اے اللہ! مَیں اپنے ضعف وناتوانی اور کوتاہی تدبیر اور لوگوں میں رسوا ہونے کی شکایت تیرے حضور کرتا ہوں۔ اے ارحم الراحمین تُو مجھے کس کے سپرد کرے گا۔ کیا ایسے دشمن کے حوالے جو مجھے تباہ کردے یا کسی ایسے قریبی کے سپرد جسے تُو میرے معاملہ میں کلّی اختیار دے دے گا۔ ہاں اگر تُو مجھ سے ناراض نہیں تو پھر مجھے کسی کی پرواہ نہیں اور سب قوت وطاقت تجھی کو ہے۔

(الاحادیث المختارہ المقدسی جلد 3 صفحہ 181 حدیث نمبر 162)

احمدی عورت کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی اولاد کی تربیت کی کماحقہ کوشش کرے۔ نیز اس کا خدا تعالیٰ سے تعلق، اس کی عبادات کی نگرانی اور نیکیوں کی طرف اس کی توجہ کروائے تا پختہ عمر ہونے تک اس کا ہر عمل، عملِ صالح اور پکّا ہوجائے۔

جو عورت غیب میں اپنے خاوند کے حقوق کی حفاظت نہیں کرتی وہ خدا کی خوشنودی حاصل نہیں کرسکتی۔ اسی طرح بیٹیوں کا فرض ہے کہ وہ اپنی عصمت اور تقدس کی حفاظت کریں اور اپنے ماں باپ کی عزت پر حرف نہ آنے دیں۔

یاد رکھیں کہ ہر احمدی ایک داعی الی اللہ ہے اور اس کا کوئی عمل دوسروں کی ٹھوکر کا باعث نہیں بننا چاہئے۔

جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر 30 جولائی 2010ء بروز ہفتہ بمقام حدیقۃ المہدی (آلٹن۔ یوکے) سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خواتین سے خطاب اور نہایت اہم نصائح

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ
وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔
مٰلِکِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ
عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

دنیا میں جب تقویٰ مفقود ہوجاتا ہے، ختم ہوجاتا ہے، برائیاں پھیل جاتی ہیں، نفسانفسی کا عالم ہوتا ہے، اُس وقت خداتعالیٰ اپنے بندوں پر احسان کرتے ہوئے اپنے فرستادوں اور انبیاء کو بھیجتا ہے تاکہ وہ اللہ تعالیٰ سے براہِ راست ہدایت پا کر بندوں کو اپنے مقصدِ پیدائش کی پہچان کروائیں۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک اور پھر اِس زمانے میں آپ کے غلامِ صادق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت تک یہی ہم دیکھتے ہیں۔ الٰہی کتابیں اور تاریخِ آدم ہمیں اِنہی حالات کی خبر دیتے ہوئے خداتعالیٰ کے انبیاء کی بعثت کا پتہ دیتی ہیں جنہوں نے اپنی قوموں کی بگڑی ہوئی حالت کو سنوارنے کے لئے خداتعالیٰ سے خبر پا کر روحانی تعلیم کا سلسلہ شروع کیا۔ سعید فطرتوں نے انہیں مانا، تقویٰ پر قدم مارا اور خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والوں میں شامل ہوکر اپنی دنیا و آخرت سنوارنے والے بنے۔ لیکن ایک تعداد اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئے ہوئے اِن انبیاء کی منکر بن کر قومی تنزل اور تباہی کی مورد بھی بنی۔ بہرحال انبیاء کی بعثت کا یہ سلسلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے تک تو قومی اور علاقائی سطح تک رہا لیکن جب انسانِ کامل اور خاتم الانبیاء کی بعثت کا وقت آیا تو قومی اور علاقائی حدود کی تفریق ختم ہوگئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کل انسانیت کے لئے مبعوث ہوکر آئے۔ یہ جو تلاوت آپ نے ابھی سنی ہے اِس میں بھی اِسی بات کا ذکر ہے۔

ایک آیت میں يَا اَيُّهَا النَّاسْ کہہ کر کُل انسانیت کو مخاطب کیا گیا ہے کہ اِس نبی کے ماننے اور اِس پر نازل ہوئی ہوئی تعلیم پر عمل کرنے میں ہی تمہاری بقا ہے۔ اور یہی تعلیم ہے جس سے تمہاری دنیا و آخرت سنور سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اَلنَّاسْ کہنے کے بعد مزید وسعت دینے کے لئے بتایا کہ اے وہ سب لوگو! جو مختلف قوموں اور قبیلوں کی صورت میں دنیا میں بستے ہو، یاد رکھو کہ تمہارے قبیلے اور تمہاری قومیں تمہاری پہچان تو ہیں لیکن تمہاری بڑائی کی سند نہیں ہیں۔ ہاں تمہارا تقویٰ اور عمل ہیں جو تمہیں خدا تعالیٰ کی رضا کا حامل بنا سکتے ہیں۔ جو متقی ہے اور تقویٰ کو حاصل کرنے کے لئے اِس رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا ضروری ہے جو کُل انسانیت کے لئے بھیجا گیا ہے۔ جس کے بارہ میں خدا تعالیٰ نے یہ اعلان فرمایا اور آپؐ سے کہا کہ یہ اعلان کردیں کہ قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْکُمْ جَمِيْعًا (الاعراف: 159) کہ کہہ دے کہ اے لوگو، اے دنیا میں بسنے والے تمام انسانو! مَیں تم سب کی طرف اللہ تعالیٰ کا رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ اِس رسول کی کامل فرمانبرداری بھی ضروری ہے۔ کامل اطاعت بھی ضروری ہے۔ تقویٰ کے معیار حاصل کرکے خداتعالیٰ کا قرب حاصل کرنا ہے تو اِس رسول کی پیروی کرنی ضروری ہے۔ ورنہ نہ تمہارا خاندان، نہ تمہاری دولت، نہ تمہاری اولاد، نہ تمہارا بلند مرتبہ، نہ تمہارا گروہ، نہ تمہاری قوم نہ حکومت، کوئی چیز بھی تمہیں اللہ تعالیٰ کی رضا کا حامل نہیں بنا سکتی۔ اگر کوئی چیز کسی انسان کو دنیا و آخرت میں اللہ تعالیٰ کی گرفت سے بچا سکتی ہے تو وہ تقویٰ ہے اور اب کیونکہ یہ کامل شریعت جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اُتری ہے اِس نے تاقیامت قائم رہنا ہے، کوئی نئی تعلیم اور کوئی نئی شریعت دنیا میں نہیں آ سکتی اور تمام پرانی شریعتوں کی خوبیوں کو بھی اِس کامل شریعت نے اپنے اندر سمو لیا ہے۔ اِس لئے انسان کے لئے سوائے اِس کی پیروی کے اَور کوئی چارہ باقی نہیں ہے۔

پس خوش قسمت ہیں ہم جو اِس آخری اور کامل نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والے ہیں اور آپ کی شریعت پر یقین رکھتے ہیں جو دنیا کی نجات کا باعث ہے لیکن ایمان کا دعویٰ کرنے اور خدا تعالیٰ پر یقین رکھنے والے کا یہ فرض ہے کہ وہ جب یہ دعویٰ کرتا ہے تو پھر اپنی زندگی کو اُس تعلیم کے مطابق ڈھالے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم پر مکمل عمل کرنے کی کوشش کرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال کی پابندی کرے۔ قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق ہی اِس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق نے جو قرآنی علوم و معارف اللہ تعالیٰ سے ہدایت پا کر ہم پر کھولے ہیں اُن کو پڑھے، سُنے، سمجھے اور عمل کرنے کی کوشش کرے۔ یہ چیزیں تقویٰ کی طرف لے جانے والی ہیں۔ تقویٰ کے معیار بلند کرنے والی ہیں۔ ایک مومن اور غیر مومن میں فرق کرنے والی ہیں کیونکہ زمانے کے امام کو مان کر اُس کی بات پر لبیک کہنا بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں شامل ہے اِس لئے آپؑ کی بات ماننا انتہائی ضروری ہے۔ آپؑ حَکم اور عدل بنا کر بھیجے گئے ہیں، اور پھر نہ صرف یہ کہ ہمیں جو احمدی مسلمان ہیں، یہ حکم ہے کہ اپنے تقویٰ کے معیار بلند کرکے اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کریں بلکہ قُلْ کہہ کر جس کے پہلے مخاطب بے شک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں آپؐ کو حکم دیا گیا ہے کہ دنیا کو بتا دیں کہ مَیں تمام دنیا کے انسانوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں اِس لئے تقویٰ کے معیار وہی ہیں جو مَیں نے قائم کئے ہیں اور جو مَیں نے تمہیں بتائے ہیں جو میرے اوپر اتری ہوئی تعلیم میں خدا تعالیٰ نے بیان فرمائے ہیں۔ اب تقویٰ کے حصول کا یہی ذریعہ اپناؤ گے تو انسانیت کی بقا ہے۔ لیکن آپ کے اِس اعلان کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والوں کی بھی یہ ذمہ داری لگائی گئی ہے کہ جب تم ایمان لے آئے ہو اور قرآن کریم میں 'قُلْ' کا لفظ پڑھتے ہو تو تمہارے پر بھی یہ فرض ہے کہ دنیا کو بتاؤ کہ ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے محبوب ترین ہیں اور تاقیامت خدا تعالیٰ کا آپ جیسا کوئی محبوب پیدا نہیں ہوسکتا۔ اِس لئے اِس پیارے کی پناہ میں آؤ کہ اِس کے سوا تقویٰ ممکن نہیں ہے۔ اِس کے سوا خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا ممکن نہیں ہے۔ جب ہم دنیا کو اِس پیغام کی طرف بلا کر تقویٰ پر چلنے کی تلقین کر رہے ہوں گے تو ہمارے پر کس قدر یہ فرض بنتا ہے کہ اِس تعلیم کو اپنی زندگیوں میں لاگو کریں، اپنے آپ پر لاگو کریں۔ ورنہ ہمارا ایمان اور اسلام کا دعویٰ بے وقعت ہوگا، اِس کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی۔

تقویٰ کیا ہے؟ ہم یہ لفظ اکثر استعمال کرتے ہیں۔ کچھ کو اِس کے معنی پتہ ہوں گے اور کچھ اِس کے صرف سطحی معنی جانتے ہوں گے۔ تقویٰ ہے اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھتے ہوئے برائی سے بچنا اور نیکیوں پر قدم مارتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پابندی کرنا۔ کسی نے تقویٰ کی تعریف اس طرح کی ہے کہ چھوٹے بڑے گناہوں سے اِس طرح بچنا جیسے کسی کانٹے دار جھاڑیوں والے راستے سے انسان گزر رہا ہو اور اپنے کپڑوں کو احتیاط سے اِس طرح بچائے کہ کہیں کوئی کانٹا کپڑے کے کسی حصے میں پھنس کر اُسے پھاڑ نہ دے یا کوئی کپڑے کا دھاگہ باہر نہ نکل آئے اور عورتیں تو خاص طور پر کپڑوں کی بڑی احتیاط کرتی ہیں۔ جس کپڑے میں نقص پیدا ہو جائے یا کپڑا اُلجھنے کی وجہ سے کسی کا وقت ضائع ہونے لگے تو اکثر یہ صورت حال بڑی تکلیف دہ ہو جاتی ہے۔ یا بعض دفعہ خاردار جھاڑیاں اُلجھ کر اور کپڑوں سے گزر کر اُن کو زخمی بھی کر دیتی ہیں۔ اور اپنے آپ کو بچانے کے لئے جب آدمی کانٹے نکال رہا ہوتا ہے تو ہاتھ بھی زخمی کر لیتا ہے۔ اس لئے بھی انسان ایسی جگہوں سے بچ بچ کر گزرتا ہے۔ غرض ذرا سی بے احتیاطی بھی ایسے راستوں پر چلنے والے کو کئی پریشانیوں میں مبتلا کر دیتی ہے۔ پس یہ احتیاط ہے جو چھوٹے بڑے گناہوں سے بچنے کے لئے ایک مومن پر فرض ہے، ایک مومنہ پر فرض ہے اور پھر ایک احمدی مسلمان جو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ زمانے کے امام کے حصار میں آ کر مَیں محفوظ ہو گیا ہوں، اُسے تو اس حصار میں رہنے کے لئے سر توڑ کوشش کرنی چاہئے۔ پس کیا احمدی مرد اور کیا احمدی عورت ہر ایک کا فرض ہے کہ اِس حصار میں رہنے کی ہر ممکن کوشش کرے تا کہ شیطان سے محفوظ رہے اور خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والا بنا رہے۔ جہاں کسی نے تقویٰ سے باہر قدم نکالنے کی کوشش کی یا تقویٰ سے باہر نکل کر کسی عمل کی کوشش کی تو وہاں وہ خود اپنے اس حصار کو توڑ کر باہر نکل گیا۔ اور پھر جب خود باہر نکل گیا تو اُن برکات سے بھی محروم ہونا شروع ہو گیا جن کا اللہ تعالیٰ نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ساتھ جڑنے سے اور جڑے رہنے سے وعدہ فرمایا ہے۔ پس نیکیوں پر قدم مارنے اور تقویٰ پر قائم رہنے کے لئے ایک مسلسل کوشش اور دُعا کی ضرورت ہے۔ اس سے جہاں ہم خود اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بنیں گے وہاں تبلیغ کا بھی حق ادا کر رہے ہوں گے۔

جیسا کہ مَیں نے کل تقریر میں بھی کہا تھا، یہی توجہ دلا رہا ہوں کہ جلسے میں شامل ہونے کے ہمارے کچھ مقاصد ہیں اور جن میں سے سب سے اہم مقصد تقویٰ میں ترقی کرنا اور اپنی حالتوں میں پاک تبدیلیاں پیدا کرنا ہے۔ اسی طرف جیسا کہ مَیں نے کہا کہ مَیں اکثر توجہ دلاتا رہتا ہوں کہ ہمارے جلسوں، اجتماعوں اور لجنہ کے دوسرے پروگراموں میں شمولیت صرف ایک جگہ جمع ہونے کے لئے نہیں ہے جہاں ہمیں باتیں کرنے کا، ایک دوسرے کا حال احوال پوچھنے کا موقع مل جائے، تھوڑی دیر تفریح کرنے کا موقع مل جائے، پرانی بچھڑی ہوئی سہیلیوں سے ملنے کا موقع مل جائے۔ بلکہ ایک حقیقی مومنہ اور ایک حقیقی مسلمہ اس بات کی کوشش کرتی ہے کہ مَیں نے اس جلسہ میں آ کر جو کچھ سننا ہے اُس پر عمل کرنا ہے، اُسے اپنی زندگی کا حصہ بنانا ہے اور نہ صرف اپنی زندگی کا حصہ بنانا ہے بلکہ ایک احمدی مسلمان عورت کے ذمہ اولاد کی تربیت کی جو ذمہ داری لگائی گئی ہے اُسے بھی کماحقہٗ پورا کرنے کی کوشش کرنا ہے۔ اپنی اولاد کی بھی نیک تربیت کرنی ہے۔ اُس کا خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کی کوشش کرنی ہے، اُس کی عبادات کی نگرانی کرنی ہے تا کہ بڑے ہوتے تک وہ خدائے واحد کی عبادت کرنے میں پکا ہو جائے۔ نیکیوں کے کرنے کی طرف اُسے توجہ دلاتے رہنا ہے تا کہ پختہ عمر کو پہنچنے تک اُس کا ہر عمل عملِ صالح بن جائے۔ غلط قسم کے لوگوں میں اُٹھنا بیٹھنا نہ ہو۔ غلط قسم کی حرکتوں میں ملوث نہ ہو۔ اور پھر یہ کہ بحیثیت ایک احمدی، ہر احمدی مرد اور عورت احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا سفیر اور داعی الی اللہ ہے۔ اور خاص طور پر عورتوں کے لئے جنہوں نے اپنی نسل کی بھی حفاظت کرنی ہے۔ یہ بات بھی ہر وقت مدّنظر رہنی چاہئے۔ اس لئے اُس کے عمل صرف اُس کی ذات تک ہی محدود نہیں ہیں بلکہ دوسروں کی رہنمائی کا ذریعہ بھی بننے والے ہیں۔ اسلام کی تصویر دوسروں کے سامنے پیش کرنے کا ذریعہ بننے والے ہیں۔ پس کبھی اپنے کسی عمل سے دوسروں کے لئے ٹھوکر کا باعث نہ بنیں۔ پس ایک احمدی مومن مرد اور عورت کے لئے اور ایک احمدی مسلم مرد اور عورت کے لئے اپنی حالتوں کے ہر وقت جائزے لینے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔

یہ دنیا خاردار جھاڑیوں کا ایک راستہ ہے۔ اس میں سے گزرتے ہوئے اپنے کپڑوں کو اُلجھنے سے بچانے اور پھٹنے اور اپنے ننگ کو ظاہر ہونے سے بچانے کے لئے ہر قدم پھونک پھونک کر اُٹھانے کی ضرورت ہے۔ آجکل کی آزاد تعلیم نے غلط راستوں اور روشوں پر ایک طبقے کو ڈال دیا ہے۔ ایک طرف تو وہ احمدی ہونے کی باتیں کرتی ہیں اور دوسری طرف دنیاوی حملوں سے بچنے کے لئے اپنا بھرپور کردار ادا کرنے کی کوشش بھی نہیں کرتیں۔ اور جیسا کہ میں نے کہا ہمارے گرد ایک حصار ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شامل ہونے کی وجہ سے ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارے گرد پیدا کیا گیا ہے، اُس حصار کو توڑنے کی کوشش کرتی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے ہمیں عطا ہوا ہے۔ ایک طرف تو ہم یہ کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے یعنی ہم اِس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ جو تعلیم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی یہ آخری اور کامل تعلیم ہے جس سے اِدھر اُدھر ہونا انسان کو اللہ تعالیٰ کی رضا سے دُور کر دیتا ہے اور دوسری طرف اس کی غلط قسم کی تاویلیں بھی کرتے ہیں، اس سے دُور جا رہے ہیں یعنی دل سے تصدیق کا اعلان بھی کر رہے ہیں اور دل میں وسوسے بھی پیدا ہو رہے ہیں یا اگر وسوسے پیدا نہیں ہو رہے تو شیطان کا غلبہ بڑھ کر ہو رہا ہے یا شیطان اُس شخص پر غالب ہونے کی کوشش کر رہا ہے۔ یہ تو نہیں ہو سکتا کہ ایک طرف اللہ تعالیٰ سے محبت کا بھی دعویٰ ہو، تقویٰ کا بھی دعویٰ ہو، اور دوسری طرف اُس تعلیم پر عمل نہ کر کے انسان شیطان کی گود میں بھی گر رہا ہو۔ پھر جب دل یہ تصدیق کر دیتا ہے کہ میں کامل ایمان لاتا ہوں تو دل میں اس تعلیم کے پختگی سے قائم ہونے کے بعد زبان سے اِس کا اظہار بھی بہت ضروری ہے۔ پھر اپنے عمل سے بھی اِس کا اظہار بہت ضروری ہے۔ پس مومن اُس وقت تک حقیقی مومن نہیں بنتا جب تک زبان اور عمل سے اُس کے ہر قول و فعل کا اظہار نہ ہو رہا ہو۔ اِس یقین پر قائم ہوتے ہوئے جب تک وہ اپنی ہر حرکت و سکون کو اُس تعلیم کے مطابق ڈھالنے کی کوشش نہ کرے جس پر ایمان لاتا ہے اور تمام احکام پر کامل فرمانبرداری سے عمل کرنے کی کوشش نہ کرے اُس وقت تک ایمان میں ترقی نہیں ہوتی۔

سب سے پہلے ایک مومن اور مومنہ کی جو ذمہ داری ہے وہ اپنے مقصدِ پیدائش کو پہچاننا ہے۔ اللہ تعالیٰ اِس بارے میں فرماتا ہے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (الذاریات: 57) اور مَیں نے جنوں اور انسانوں کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ میرے بندے بن جائیں۔ اور بندے کون ہیں؟ یہ وہ سچے غلام ہیں جو اپنے پیدا کرنے والے خدا پر ایمان لاتے ہوئے اُس کے کامل فرمانبردار ہیں۔ اُس کی اس طرح عبادت کرنے والے ہیں جو عبادت کرنے کا حق ہے جیسا کہ میں نے کل بھی بتایا تھا۔ اب ہر کوئی یہ تو کہتا ہے کہ ہم خدا کے بندے ہیں لیکن کتنے ہیں جو اس کامل فرمانبرداری کے حصول کی کوشش کرتے ہیں اور اپنے مقصدِ پیدائش کے حصول کے لئے قدم بڑھاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ میں نے تمہیں اس لئے پیدا کیا ہے کہ میرے بندے بن جاؤ۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ بظاہر ایمان لانے والوں میں سے بھی ایسے لوگ ہیں جو خدا تعالیٰ کی نظر میں اُس کے حقیقی بندے نہیں ہیں اور جیسا کہ میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اپنے پر ایمان لانے کا دعویٰ کرنے والوں کو کامل فرمانبردار بنانا چاہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بندے اُس کے سامنے اِس طرح ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونے چاہئیں جس طرح مالک کے سامنے غلام کھڑا ہوتا ہے۔ ہم ایک انسان ہوتے ہوئے یہ تو چاہتے ہیں کہ ہمارے ملازم، ہمارے ماتحت، ہمارے چھوٹے ہماری باتوں کو مانیں لیکن وہ خدا جو ربّ العالمین ہے اُس کے احکامات کے بارے میں کم ہی سوچتے ہیں کہ ہمیں ان احکامات پر حرفاً حرفاً عمل کرنا چاہئے جو خدا تعالیٰ نے ہمیں دیئے ہیں اور اس میں حق بندگی ادا کرنے کے لئے سب سے پہلا حکم اللہ تعالیٰ کی عبادت کا ہے۔ اگر آپ اپنے جائزے لیں تو خود نظر آ جائے گا کہ جماعت میں بھی مردوں اور عورتوں کی ایک تعداد ایسی ہے جسے تھوڑا بھی نہیں کہا جا سکتا جو مستقل مزاجی سے اپنی نمازوں کی حفاظت نہیں کرتی، اپنے بچوں کی نمازوں کی نگرانی نہیں کرتی۔

آج پاکستان میں جو واقعات مسجد میں ہوئے ہیں ان سے ایک طبقے کو اس طرف توجہ پیدا ہوئی ہے اور پاکستان کے علاوہ دوسرے ممالک میں بھی نمازوں کی طرف توجہ پیدا ہوئی ہے۔ خدا کرے کہ یہ توجہ مستقل قائم رہے۔ ان حالات میں بھی بعض ایسے لوگ ہیں، اِس میں مرد بھی شامل ہیں، جن کو خدا تعالیٰ کی طرف وہ توجہ نہیں پیدا ہوئی جو ہونی چاہئے۔ اُنہیں اپنے دلوں کی تسکین، اپنے شوق اور اپنے حقوق کو حاصل کرنے سے ہی فرصت نہیں ہے۔ بعض یا تو نمازیں چھوڑ دیتی ہیں یا قضاء کر کے نمازیں پڑھتی ہیں۔ نمازیں توجہ سے نہیں پڑھی جاتیں۔ ایک بوجھ سمجھ کر گلے سے اتارا جاتا ہے۔ پس اگر اللہ تعالیٰ کا حق بندگی ادا کرنا ہے تو سب سے پہلے اپنی نمازوں کی حفاظت اور اپنے بچوں کی نمازوں کی حفاظت ضروری ہے۔ جب نمازوں کی طرف توجہ پیدا ہوگی تو دنیا داری اور کھیل کود اور اپنی خواہشات کی تکمیل میں خود بخود کمی آ جائے گی۔

اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اخلاص میں بڑھنے والی اور حق بندگی ادا کرنے کی کوشش کرنے والی اور جماعت کی خاطر ہر قسم کی قربانی کرنے والی مومنات بھی اللہ تعالیٰ نے جماعت کو بہت عطا فرمائی ہیں اور پاکستان کے مشکل حالات میں وہاں کی عورتیں بھی مختلف جگہوں پر کسی ایک جگہ میں نہیں قربانیاں پیش کرنے کے لئے اپنے عہدیداران کو بھی کہتی ہیں، مجھے بھی لکھتی ہیں اور مختلف شہروں میں ایسے واقعات ہوئے ہیں کہ حالات کی وجہ سے جماعت کی مساجد میں جمعہ پر عورتوں کو جانا منع کیا گیا ہے تو عورتیں یہ لکھتی ہیں کہ ہمیں اجازت دیں کہ ہم بھی مسجد میں جائیں۔ بڑا درد ہوتا ہے اُن کے الفاظ میں کہ اگر اللہ تعالیٰ نے جماعت سے مزید قربانیاں لینی ہیں تو ہم بھی شہادت کا رتبہ پانے والوں میں شامل ہونا چاہتی ہیں۔ اپنے نوجوان بچوں کو نمازوں اور مساجد کی حفاظت کے لئے مسجدوں میں بھجواتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک بہت بڑا طبقہ ایسا بھی ہے جو اپنی نیکیوں میں آگے بڑھ رہا ہے۔ پس ایسی مائیں، ایسی مومنات ہیں جو اللہ تعالیٰ کی بندگی کا حق بھی ادا کرنے والی ہیں اور قربانیوں کی معراج حاصل کرنے کی خواہشمند ہیں اور کوشش کرتی ہیں۔ لیکن بعض ایسی ہیں جن کے خاندانوں میں دینی ماحول تھا۔ جن سے توقع کی جاتی ہے کہ اُن کی دینی حالت بہت بہتر ہونی چاہئے لیکن مالی کشائش اور دولت نے اُنہیں اپنا حق بندگی ادا کرنے سے دُور کر دیا ہے۔ ایسی عورتوں کے حالات جب مجھ تک پہنچتے ہیں تو جہاں تکلیف کا باعث ہوتے ہیں وہاں فکر بھی ہوتی ہے۔ اور اُن بزرگوں کے تعلق کی وجہ سے اُن کے لئے دُعائیں بھی نکلتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی حالت کو سدھارے، اللہ تعالیٰ ان کو عقل دے۔

پھر ایک اہم بات جو مومنہ کی شان ہے اور جس کے بغیر تقویٰ ہو ہی نہیں سکتا اور خدا تعالیٰ نے عورتوں کو دیئے گئے احکامات میں اس بات کو خاص اہمیت دی ہے اور اگر اِس خصوصیت کا ایک عورت صحیح ادراک اور فہم حاصل کر لے، اِس کی گہرائی کو سمجھ لے تو نہ صرف معاشرہ کے بہت سے مسائل حل ہو جائیں بلکہ دنیا و آخرت کی جنت کی وہ وارث بھی بن جائیں۔ سورۃ النساء میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ (النساء: 35) کہ غیب میں بھی حفاظت کرنے والی ہیں۔ ایسی حفاظت کہ جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ آجکل کے آزاد معاشرے میں یہ غیب میں حفاظت کا حق نہ ادا کرنا ہی ہے جس نے غلط قسم کی آزادی اور بے حیائی کو فروغ دیا ہے۔

اگر ہر عورت اس بات کو سمجھ لے کہ اُس کی کیا ذمہ داریاں ہیں اور اُن کی بجا آوری اس نے اس لئے نہیں کرنی کہ کہیں خاوند، باپ یا بھائی کی نظر میں آ کر اُن کی طرف سے کسی سزا کی سزاوار نہ بن جائے بلکہ ان ذمہ داریوں کو ادا کرنے کا احساس اس لئے ہمیشہ دلوں میں رکھنا ہے اور اُسے پختہ کرنا ہے کہ ایک خدا ہے جو عالم الغیب ہے، جو غیب کا علم رکھتا ہے، جو ہماری ہر حرکت و سکون کو دیکھ رہا ہے، ہر وقت اُس کی نظر اپنی مخلوق پر پڑ رہی ہے۔ ہر ایک کا عمل اُس کے سامنے

باقی صفحہ نمبر 13 پر ملاحظہ فرمائیں

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،

گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر135

گزشتہ قسط میں ہم نے جماعت احمدیہ کی خلافت جوبلی کے حوالے سے بعض عرب مخالفین کے حاسدانہ اور معاندانہ رویّوں کی ایک جھلک پیش کی تھی۔ خلافت کے قیام کا وعدہ تو قرآن کریم میں بھی موجود ہے۔ (سورۃ النور آیت:) اور خلافت علیٰ منہاج نبوت کی پیشگوئی کا ذکر حدیث شریف میں ہے۔ پھر یہ لوگ خلافت کی اہمیت اور افادیت سے تو منکر نہیں ہوسکتے۔ لیکن یہ لوگ کس قسم کی خلافت کے قائل ہیں؟ اس لئے اس قسط میں خلافت کے بارہ میں ان لوگوں کا نقطہ نظر پیش کر کے اس کا تجزیہ قارئین کرام کی دلچسپی کے لئے پیش ہے۔

خلافت کی اہمیت اور افادیت کا اعتراف

❁......القاہرہ یونیورسٹی میں اسلامی تاریخ کے سابق لیکچرار ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب اپنی کتاب (الإسلام والخلافة فی العصر الحاضر) میں لکھتے ہیں:

''خلافت کا قیام فرض کفایہ ہے......پھر دین کے اس سب سے بڑے فرض کی ادائیگی سے غفلت اور پہلوتہی کی حد تک کوتاہی اختیار کرنے کا کیا جواز ہوسکتا ہے......اُمّت مسلمہ کی کمزوری، ناکامی، انحطاط اور باہمی روابط کے ختم ہونے کے اسباب میں سب سے بڑا سبب اس فرض سے غفلت ہے......صرف اور صرف خلافت سے ہی امت مسلمہ کو یکجا کیا جاسکتا ہے۔ اسی سے ہی ناامیدی کے مارے ہوئے نفوس کے لئے امید کی کوئی کرن پیدا ہوسکتی ہے اور اسی کے ذریعہ ہی عزت اور وقار کی منزل کی طرف بڑھا جاسکتا ہے۔ کیونکہ عالم اسلامی میں ایسی کوئی طاقت یا حکومت یا لیڈرشپ نہیں ہے جس سے مذکورہ بالا اہداف کی تکمیل ہوسکے، خصوصًا ایسی حالت میں جبکہ ہم آپس کے لڑائی جھگڑے، باہمی پھوٹ، انحطاط اور ذلت کا شکار ہیں۔''

(الإسلام والخلافة فی العصر الحاضر ص 296 القاہرہ 1973ء)

❁......ایک اور مسلمان مفکر سعید حوا صاحب اپنی کتاب (الإسلام، دراسات منهجية) کے صفحہ 377 پر لکھتے ہیں:۔

''بہت سے شرعی واجبات کی ادائیگی کا تعلق خلیفہ اور امام سے ہے اور ان کی انجام دہی خلیفہ کے علاوہ ممکن نہیں......تجربہ گواہ ہے کہ خلیفہ کی عدم تقرری دین کے کاموں کو معطل کرنے اور دین کے خلاف بغاوت کے مترادف اور مسلمانوں کے تفرقہ کا موجب ہے جیسا کہ آج کل ہو رہا ہے۔''

❁...... "حزب التحرير" کی ویب سائٹ پر آج سے پانچ سال قبل خلافت کے موضوع پر ایک طویل مضمون موجود تھا جس میں سے ایک پیرے کا خلاصہ یہ ہے:

''امت مسلمہ کی زندگی اور موت کا مسئلہ دین اسلامی کا مکمل طور پر قیام اور اس کے پیغام کو تمام دنیا تک پہنچانا ہے۔ دوسرے لفظوں میں اس کا نام اسلامی خلافت کا قیام اور شریعت کا نفاذ اور تمام لوگوں تک اسلام کا پیغام پہنچانا ہے۔ اسی سے ہی امت مسلمہ اپنے اس وصف کی مصداق ہوسکتی ہے جس کا ذکر اس آیت میں ہے: كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ (آل عمران:111)۔ خلافت کا قائم کرنا مسلمانوں پر فرض ہے بلکہ یہ تمام فرائض سے بڑا فرض ہے......خلافت کے قیام کے لئے صرف انفرادی کوشش ہی کافی نہیں ہے بلکہ اس کے لئے لوگوں کے ایک بڑے پرعزم گروہ کے کھڑے ہونے کی ضرورت ہے جو ایسا کرنے پر قادر ہو۔''

(http://www.hizb-ut-tahrir.org/arabic/welayat/htm/01ramdan.htm)

قیام خلافت کی امیدیں

❁......ایک عربی ماہنامہ (الوَعی) نے اپنے شمارہ نمبر 197، بابت ماہ اگست 2003ء میں (الخلافة أمنية) کے عنوان سے ایک مضمون شائع کیا جس میں قرآنی آیات اور احادیث سے ثابت کیا گیا ہے کہ خلافت کا قیام لازمی امر ہے۔ اس کے بعد لکھتے ہیں:

'' خلافت علی منہاج النبوۃ صرف ایک تمنا ہی نہیں بلکہ یہ اللہ کا وعدہ ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کیا کرتا......رسول اللہ ﷺ نے بھی آخری زمانے میں خلافت کے قیام کی خوشخبری دی ہوئی ہے......پھر کس طرح کہا جاسکتا ہے کہ خلافت محض ایک تمنا ہے۔ خدا کی قسم اللہ کی بات سچی ہے اور اس کا وعدہ سچا ہے اور خلافت کا قیام ہونے ہی والا ہے انشاء اللہ۔

(http://www.al-waie.org/home/issue/197/htm/197w09.htm)

نبوت کے بغیر خلافت علیٰ منہاج نبوت!!

❁......خلافت نامی ایک ویب سائٹ پر ایک لمبا مضمون موجود ہے جس میں ایک جگہ لکھا ہے کہ:

'' خلیفہ کا بنانا تمام دنیا کے مسلمانوں پر دوسرے فرائض کی طرح ایک عظیم فرض ہے۔ اور یہ ایسا فرض ہے جس سے غفلت بہت بڑا گناہ ہے جس پر اللہ تعالیٰ شدید ترین عذاب دے گا۔''

(http://khilafah.net/main/index.php/default/khilafah/)

اس ویب سائٹ کے مین پیج پر بھی جلی حروف سے حدیث نبوی کے یہ الفاظ لکھے ہیں: ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَة عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّة۔ لیکن تعجب ہے کہ وہ یہ نہیں سمجھتے کہ منہاج نبوت پر قائم ہونے والی خلافت کے لئے پہلے نبوت ضروری ہے اور اس کو منہاج نبوت پر قائم ہونے والی خلافت راشدہ سے ایک نسبت ہے جسے خود خدا نے قائم فرمایا تھا۔ چنانچہ ایسی خلافت لوگ خود قائم نہیں کرسکتے بلکہ خدا کی طرف سے انعام ہوتی ہے۔

خود خلیفہ بنانے کے نظریہ کے منطقی نتائج

1۔ اگر لوگوں میں خلافت کو خود قائم کرنے کی باتیں ہوں گی تو یہ سوالات بھی پیدا ہوں گے کہ کون خلیفہ بننے کے لائق ہے۔ چنانچہ کئی ویب سائٹس پر یہ سوال بھی پوچھا گیا ہے جس کے کئی جواب دیئے گئے ان میں سے دو تین نمونے کے طور پر یہاں پیش ہیں۔

❁......ایک ممبر نے لکھا کہ اگر آپ کسی ایک شخص کو مسلمانوں کے خلیفہ بننے کا اہل قرار دیں گے تو دیگر مسلمان اس بات پر بھی آپ کے دشمن ہو جائیں گے کیوں کہ وہ ان کی نظر میں اس منصب کا اہل نہیں ہوگا۔ بلکہ ہمارا حال یہ ہے کہ ہم کسی بات پر اتفاق نہیں کرسکتے۔ ہم صرف ایک ہی بات پر متفق ہیں اور وہ یہ کہ ہم کبھی کسی بات پر اتفاق نہیں کریں گے۔

❁......ایک اور ممبر نے لکھا کہ مجھے افسوس ہے کہ آج کے زمانے میں کوئی شخص بھی اس لقب کا اہل نہیں ہے۔

❁......ایک شخص نے لکھا کہ سابقہ خلفاء میں سے ہر ایک خلیفہ مختلف صفات کی بنا پر معروف و مشہور ہوا لیکن افسوس کہ آج ان کی صفات کا حامل کوئی بھی نہیں ہے۔

(http://www.ibnsina4s.com/vb/showthread.php?4070)

2۔ جب خود خلیفۃ المسلمین بنانے کے نظریے پیش کئے جانے لگے تو اس کا اگلا منطقی قدم یہ تھا کہ خلیفہ کی اہلیت کے قوانین وضع کئے جائیں جس کے لئے ہر فرقہ نے اپنے عقائد کے مطابق خلیفہ کے اوصاف وقواعد کا ذکر کیا۔ ان قوانین کے مطابق کوئی شخص اس معین فرقہ کا خلیفہ تو ہوسکتا ہے باقی فرقوں کے نزدیک قابل قبول نہ ہوگا۔

3۔ جب خلیفہ کی اہلیت کے قانون بنانے تک نوبت پہنچ گئی تو یہ خیال بھی گزرا کہ اگر خلیفہ کبھی ان قوانینِ اہلیت کی پاسداری سے عاری ہو جائے تو کیا کرنا چاہئے؟ چنانچہ خود خلیفہ بنانے والوں کو اس سوچ کے آتے ہی یہ بھی قانون بنانا پڑا کہ مذکورہ حالت میں خلیفہ کو معزول بھی کیا جاسکتا ہے۔ اور پھر اس کے بھی قواعد وضع کئے گئے اور معزول کرنے کے طریق پر بحث کی گئی۔

ان کی سوچ کا سقم

اس سارے مضمون پر یکجائی نظر سے ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ ان کی یہ بات تو درست ہے کہ خلافت کے بغیر مسلمان اپنی موجودہ مشکلات سے نہیں نکل سکتے اور خلافت ہی سارے مسائل کا حل ہے۔ لیکن انسانی کوششوں سے یا تحریکوں سے اس کے قیام کا نظریہ درست نہیں ہے۔ ایک تنظیم کی ویب سائٹ پر نشر ہونے والی اسی طرح کی ایک رائے پر تبصرہ کرتے ہوئے امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے 25 فروری 2011ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا:

''مسلمانوں کو ایک کرنے کے لئے، انصاف قائم کرنے کے لئے، دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے یقیناً نظامِ خلافت ہی ہے جو صحیح رہنمائی کرسکتا ہے۔ حکمرانوں اور عوام کے حقوق کی نشاندہی اور اس پر عمل کروانے کی توجہ یقیناً خلافت کے ذریعے ہی مؤثر طور پر دلوائی جاسکتی ہے۔ یہ لکھنے والے نے بالکل صحیح لکھا ہے، لیکن جو سوچ اس کے پیچھے ہے وہ غلط ہے۔ جو طریق انہوں نے بتایا ہے کہ عوام اٹھ کھڑے ہوں اور نظامِ خلافت کا قیام کردیں، یہ بالکل غلط ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ نظامِ خلافت سے وابستگی سے ہی اب مسلم اُمّہ کی بقاء ہے۔ پس جیسا کہ مَیں نے کہا اس تنظیم نے بہت صحیح حل مسلمانوں کی حیثیت منوانے اور اُن کو صحیح راستے پر چلانے کے لئے بتایا ہے، لیکن اس کا حصول عوام اور انسانوں کی کوششوں سے نہیں ہوسکتا۔ کیا خلافتِ راشدہ انسانی کوششوں سے قائم ہوئی تھی؟ باوجود انتہائی خوف اور بے بسی کے حالات کے، اللہ تعالیٰ نے مؤمنین کے دل پر تصرف کر کے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خلافت کے لئے کھڑا کر دیا تھا۔ پس خلافت خدا تعالیٰ کی عنایت ہے۔ مومنین کے لئے ایک انعام ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعد کچھ عرصہ تک خلافتِ راشدہ کے قائم ہونے کی پیشگوئی فرمائی تھی۔ اور اس کے بعد ہر آنے والا اگلا دور ظلم کا دور ہی بیان فرمایا تھا۔ پھر ایک امید کی کرن دکھائی جو قرآنی پیشگوئی وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ (الجمعة:4) میں نظر آتی ہے، اور اس کی وضاحت آنحضرتؐ نے مسیح و مہدی کے ظہور سے فرمائی، جو غیر عرب اور فارسی الاصل ہوگا۔ جس کا مقام آنحضرتؐ کی غلامی اور مُہر کے تحت غیر تشریعی نبوت کا مقام ہوگا۔ پس اگر مسلمانوں نے خلافت کے قیام کی کوشش کرنی ہے تو اِس رہنما اصول کو سامنے رکھتے ہوئے کریں۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 25فروری 2011ء)

تاریخ سے سبق سیکھیں

چنانچہ مسیح محمدی اور امام مہدی کی آمد کے ذریعہ جس خلافت علی منہاج النبوۃ کے قیام کی پیشگوئی تھی اس کا پورا ہونا کسی انسانی ہاتھ کا مرہون منت نہ تھا بلکہ یہ کام صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کا ہے کہ کسے یہ تاج پہناتا ہے اور کس کو اس عظیم کام کے لئے چنتا ہے۔ پھر جو کام خدا کا ہے اور اس نے اپنے ہاتھ میں لیا ہوا ہے اس کو دنیا والے کس طرح اپنی کمزور تدبیروں سے سرانجام دے سکتے ہیں۔ بلکہ ایسے امور میں دخل اندازی باعث غضب الٰہی ہوا کرتی ہے۔ اور ایسی تدبیروں کا نصیب

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

ناکامی اور صرف ناکامی کے علاوہ کچھ نہیں ہوا کرتا۔

کئی دہائیاں پہلے مصر میں خلافت کے قیام کے لئے اٹھنے والی تحریک کا بھی یہی مآل ہوا۔ پھر جب الشریف حسین کو الحجاز میں خلافت کا منصب دینے کی کوشش کی گئی کیونکہ ان کا نسب بنی ہاشم سے ملتا تھا تو اس کا انجام بھی یہ ہوا کہ الشریف حسین کو ہی ملک بدر کر دیا گیا۔ پھر مصر کے شاہ فاروق کو خلیفۃ المسلمین بنانے کی کوششیں کی گئیں لیکن آخر کار یہ کوشش بھی دین کے ساتھ کسی مذاق سے کم ثابت نہ ہوئی۔ پھر 1974ء میں پاکستان میں ہونے والی اسلامی سربراہی کانفرنس میں شاہ فیصل کو خلیفہ بنانے کیلئے سرتوڑ کوششیں کی گئیں لیکن ان کوششوں کا انجام بھی کسی پر پوشیدہ نہیں ہے۔

ایسی تدابیر کا یہ انجام ماضی میں بھی سامنے آیا اور مستقبل میں بھی آتا رہے گا اور کوئی ایسی کوشش اور کوئی ایسی تدبیر اور کوئی ایسا اقدام کامیابی سے ہمکنار نہیں ہوگا۔ کیونکہ ان لوگوں نے خدا کے بھیجے ہوئے کا انکار کر دیا جو بالکل درست وقت پر آیا جبکہ یہ لوگ بزبان حال اس کے ظاہر ہونے کے متمنی تھے۔ لیکن جب وہ موعود حضرت مرزا غلام احمد قادیانی ؑ کی شکل میں ظاہر ہوگیا تو انہوں نے نہ صرف اس کا انکار کیا بلکہ اس کی مخالفت پر بھی کمربستہ ہوگئے۔ اب وہ امام کامگار آ کر رخصت بھی ہو چکا ہے اور اس کے بعد منہاج نبوت پر خلافت کا نظام قائم و دائم ہے اور اللہ تعالیٰ اس خلافت کی حقانیت اور برکات دن بدن نہایت زور آور حملوں سے اس طرح ظاہر فرما رہا ہے کہ ایک عالم اس کا گواہ بنتا چلا رہا ہے۔ لیکن افسوس کہ یہ لوگ چڑھے ہوئے سورج سے منہ موڑ کر روشنی کی تلاش میں مارے مارے پھر رہے ہیں۔ چشمہ حیات روحانی پھوٹ پھوٹ کر آبیاریاں کر رہا ہے اور یہ دو بوند پانی کی تلاش میں ٹھوکریں کھا رہے ہیں۔ مسیحا چل کے ان بیماروں کے پاس آیا ہے مگر یہ اس سے آنکھیں چرا رہے ہیں۔

کاش کہ یہ لوگ آتے تو دیکھتے کہ فتوحات کے کتنے ابواب اس زمانے کی خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ کے ساتھ کھلے ہیں اور کھلتے چلے جا رہے ہیں۔ اخوت اسلامیہ کا عالمگیر معاشرہ قائم ہو چکا ہے اور یکجان ہو کر ایک امام کی آواز پر لبیک کہنے والوں کی تعداد کروڑوں سے تجاوز کرتی جا رہی ہے اور خدا تعالیٰ کے افضال اور اسکی خاص نصرتیں موسلا دھار بارشوں کی طرح نازل ہو رہے ہیں۔ ہم آج بھی ان کو وہی صدا دیتے ہیں جو اس زمانے کے امام علیہ السلام نے دی تھی کہ

قوم کے لوگو ادھر آؤ کہ نکلا آفتاب
وادئ ظلمت میں کیا بیٹھے ہو تم لیل و نہار
ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج
جس کی فطرت نیک ہے وہ آئے گا انجام کار

(باقی آئندہ)

نماز جنازہ حاضر و غائب

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 4 رجنوری 2011ء قبل از نماز ظہر و عصر مسجد فضل لندن کے احاطہ میں **مکرم بشیر الدین احمد صاحب (ابن مکرم چوہدری قطب الدین صاحب آف جلنگھم)** کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

مرحوم 31 دسمبر کو 84 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم مخلص اور سلسلہ کا درد رکھنے والے نیک انسان تھے۔ 30 سال کا لمبا عرصہ برسٹل جماعت کے صدر رہے اور اب جلنگھم میں رہائش پذیر تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 12 رجنوری 2011ء قبل از نماز ظہر و عصر مسجد فضل لندن کے احاطہ میں **مکرمہ سلطانہ بٹ صاحبہ (بنت مکرم محمد اشرف بٹ صاحب مرحوم آف مورڈن)** کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔ مرحومہ 9 رجنوری 2011ء کو وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت محمد بخش صاحب رضی اللہ عنہ آف کڑیانوالہ کی پڑنواسی تھیں۔ جماعت کے ساتھ اخلاص کا تعلق رکھنے والی نیک خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

نماز جنازہ غائب

اس کے ساتھ ہی درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی گئی۔

(1) مکرم مخدوم حسین صاحب (ابن مکرم دلاور خان صاحب۔ آف امبر گڑھ کرناٹک۔ حال قادیان)

مرحوم 2 رجنوری 2011ء کو 100 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ 1931ء میں بیعت کر کے جماعت میں داخل ہوئے۔ 1939ء کے جلسہ قادیان میں شمولیت کے بعد اپنے علاقہ میں احمدیت کی تبلیغ کی اور بڑے ذوق و شوق کے ساتھ اس فریضہ کو سرانجام دیتے رہے۔ 1964ء میں اپنی بیٹی کی شادی کے لئے قادیان آئے اور پھر واپس نہیں گئے۔ آپ نے مسجد مبارک اور مسجد اقصیٰ قادیان میں خادم کی حیثیت سے لمبا عرصہ خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کو خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خاص محبت تھی۔ صوم و صلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، نہایت نیک اور مخلص انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ قادیان میں ہوئی۔

(2) مکرم محمود خان صاحب (ابن مکرم عبدالسمیع خان صاحب آف یو ایس اے)

مرحوم 24 ستمبر 2010ء کو وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم نیک، مخلص اور جماعتی خدمات کا والہانہ شوق رکھنے والے فدائی احمدی تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا یادگار چھوڑا ہے۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 18 رجنوری 2011ء قبل از نماز ظہر و عصر مسجد فضل لندن کے احاطہ میں **مکرم محمد لقمان چوہدری صاحب (ابن مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب آف گرین فورڈ۔ یوکے)** کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

مرحوم 14 رجنوری 2011 کو 70 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ حضرت چوہدری گوہر دین صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے تھے۔ نہایت نیک، صالح اور خدمت کا بھرپور جذبہ رکھنے والے مخلص انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

اس کے ساتھ ہی درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی گئی۔

(1) مکرم رشید احمد صاحب طارق (معلم وقف جدید ربوہ)

مرحوم 13 رجنوری 2011ء کو وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ نے وقف جدید اور نظارت اصلاح و ارشاد مقامی میں معلم کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ نیز دفاتر انصار اللہ پاکستان اور محلہ ناصر آباد ربوہ میں بھی مختلف خدمات بجالاتے رہے۔ سلسلہ کا درد رکھنے والے باوفا، غیرت مند اور خلافت کے فدائی وجود تھے۔ قرآن کریم کی تلاوت میں باقاعدہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا بڑے شوق سے مطالعہ کرتے تھے۔ آپ کبڈی اور رسہ کشی کے بہترین کھلاڑی تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے تین بیٹے مربی سلسلہ ہیں جن میں سے مکرم مظفر احمد صاحب خالد ملتان میں، مکرم طارق احمد رشید صاحب فجی میں اور مکرم ناصر احمد محمود طاہر صاحب بینن میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(2) مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم غلام نبی صاحب۔ ندیم آباد ڈسکہ۔ حال ربوہ)

مرحومہ 5 رجنوری 2011ء کو 70 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ نے ندیم آباد (ڈسکہ) میں لجنہ اماء اللہ کی جنرل سیکرٹری اور صدر لجنہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ نمازوں کی پابند، تہجد گزار اور چندوں میں باقاعدہ، انتہائی مخلص اور نیک خاتون تھیں۔ آپ کو اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کے علاوہ دیگر احمدی اور غیر احمدی بچوں کو بھی قرآن مجید پڑھانے کا موقعہ ملا۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم ضیاء الرحمان طیب صاحب مربی سلسلہ ریجن لیو (برکینا فاسو) کی والدہ تھیں۔

(3) مکرم چوہدری عطا محمد صاحب۔ (ریٹائرڈ ٹیچر۔ کھاریاں کینٹ)

مرحوم 31 دسمبر 2010ء کو 80 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ نے 1958 سے 1974 تک دارالذکر لاہور میں جماعت کے مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ نمازوں کے پابند، خدمت دین کے جذبہ سے سرشار، جماعت اور خلافت کے ساتھ بہت ہی اخلاص و وفا کا تعلق رکھنے والے نیک فطرت انسان تھے۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم وسیم احمد صاحب شمس مربی سلسلہ آج کل اٹک میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 19 رجنوری 2011ء قبل از نماز ظہر و عصر مسجد فضل لندن کے احاطہ میں **مکرم مرزا سعید احمد صاحب (آف کرائیڈن)** کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

مرحوم 16 رجنوری 2011ء کو 67 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ نے نارتھ ایمپٹن جماعت میں 11 سال صدر جماعت کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ انتہائی نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے اور اپنے تمام چندہ جات بروقت ادا کیا کرتے تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم فرید احمد صاحب (کارکن ایم ٹی اے لندن) کے والد تھے۔

نماز جنازہ غائب

اس کے ساتھ ہی درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی گئی۔

(1) مکرم محمد یوسف خان صاحب (آف ٹورانٹو)

مرحوم 8 دسمبر 2010ء کو وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ کا ابتدائی تعلق کیانہ سے تھا۔ 19 سال کی عمر میں مکرم بشیر احمد صاحب آرچرڈ کے ذریعہ احمدیت قبول کی اور تمام زندگی جماعت سے گہرا تعلق رکھا۔ 1970ء میں کینیڈا چلے گئے اور جماعت احمدیہ کینیڈا میں نیشنل اور لوکل سطح پر مختلف حیثیتوں سے خدمت کی توفیق پائی۔ مخلص اور باوفا انسان تھے۔ مالی قربانی میں بھی ہمیشہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ آپ کو مسجد بشارت سپین کے سنگ بنیاد کے موقعہ پر جماعت کینیڈا کی نمائندگی کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔

(2) مکرم عبدالسمیع نون صاحب ایڈووکیٹ (آف سرگودھا)

8 رجنوری 2011ء کو وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ حضرت حافظ میاں عبدالعزیز صاحب نون صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیٹے تھے۔ آپ نے ممبر قضاء بورڈ اور وقتاً فوقتاً قائمقام امیر ضلع سرگودھا کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ صوم و صلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، خلافت اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے نہایت اخلاص و وفا کا تعلق رکھتے تھے۔ مالی قربانی میں ہمیشہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے اور تحریک جدید کے صف اول کے مجاہدین میں شامل تھے۔ انتہائی بہادر اور احمدیت کے لئے غیرت رکھنے والے نیک انسان تھے۔ 1965ء میں سخت مخالفت کے باوجود اپنے گاؤں ہلال پور میں مسجد تعمیر کروانے کی توفیق پائی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(3) مکرمہ عتیقہ اے شاہ صاحبہ (آف یو ایس اے)

مرحومہ 30 دسمبر 2010ء کو راچسٹر (نیویارک) میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ نے ایک رؤیا کی بناء پر 2005ء میں 65 سال کی عمر میں احمدیت قبول کی۔ نہایت نیک مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ آپ مکرم ضیاء حسین شاہ صاحب (ایڈیٹر الاسلام۔ ای گزٹ) کی والدہ تھیں۔

(4) مکرم سید مبشرات احمد صاحب (ابن مکرم ڈاکٹر سید شفیع احمد صاحب محقق دہلوی) کینیڈا۔

مرحوم 14 رجنوری 2011ء کو کینیڈا میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ چھوٹی عمر میں نظام وصیت میں شمولیت کی سعادت پائی۔ اسی طرح چھوٹی عمر میں ہی آپ نے اپنی والدہ کے ساتھ تحریک پاکستان میں بھی خدمت کی توفیق پائی۔ اس کے علاوہ فرقان فورس میں بھی خدمت کا موقع ملا۔ آپ بڑے نڈر اور کامیاب داعی الی اللہ تھے۔ 1953ء کے فسادات میں جب لاہور کے تمام پریسوں نے الفضل شائع کرنے سے انکار کر دیا تھا تو آپ اپنی والدہ کے دستکاری پریس میں رات کے وقت اپنی نگرانی میں الفضل تیار کروایا کرتے تھے۔ جماعتی کاموں میں ہمیشہ پیش پیش رہتے اور ہر مالی تحریک میں دل کھول کر چندہ پیش کرتے۔ آپ کو قرآن کریم سے بڑی محبت تھی اور روزانہ صبح باقاعدگی سے اس کی تلاوت کیا کرتے تھے۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں جو جرمنی میں مقیم ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

خطبہ جمعہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ ایک بیٹا عطا فرمائے گا جو مصلح موعود ہوگا اور اس کی تفصیل میں آپؑ نے بہت ساری خصوصیات بیان فرمائی تھیں۔

یہ پیشگوئی جو اسلام کی نشأۃ ثانیہ سے تعلق رکھتی ہے، گو تفصیل کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق اور مسیح و مہدی کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے اب دوبارہ کی لیکن اس کی بنیاد تو آج سے چودہ سو سال بلکہ اس سے بھی زائد عرصہ پہلے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی پر ہے۔

اس سال پیشگوئی مصلح موعودؓ کے 125 سال پورے ہو رہے ہیں۔

ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اس پیشگوئی کے پورا ہونے کا تعلق صرف ایک شخص کے پیدا ہونے اور کام کر جانے کے ساتھ نہیں ہے۔ اس پیشگوئی کی حقیقت تو تب روشن تر ہوگی جب ہم میں بھی اس کام کو آگے بڑھانے والے پیدا ہوں گے جس کام کو لے کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام آئے تھے اور جس کی تائید اور نصرت کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو مصلح موعود عطا فرمایا تھا جس نے دنیا میں تبلیغِ اسلام اور اصلاح کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتیں لگا دیں۔

پس آج ہمارا بھی کام ہے کہ اپنے اپنے دائرے میں مصلح بننے کی کوشش کریں۔ اپنے علم سے، اپنے قول سے، اپنے عمل سے اسلام کے خوبصورت پیغام کو ہر طرف پھیلا دیں۔ اگر ہم اس سوچ کے ساتھ اپنی زندگیاں گزارنے والے ہوں گے تو یومِ مصلح موعود کا حق ادا کرنے والے ہوں گے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ 18 ر فروری 2011ء بمطابق 18 تبلیغ 1390 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ- اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ- مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ-

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ- صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

دو تین دن ہوئے مجھے ہمارے یہاں کے مشنری انچارج عطاء المجیب راشد صاحب نے لکھا کہ اس سال پیشگوئی مصلح موعود کے ایک سو پچیس سال پورے ہو رہے ہیں۔ مجھے اُن کے خط کی طرز سے یہ لگا کہ وہ یہ چاہتے ہیں کہ میں اس موضوع پر ایک خطبہ دوں، گو کہ انہوں نے واضح طور پر تو نہیں لکھا تھا۔ اس موضوع پر ہر سال جلسے بھی منعقد ہوتے ہیں۔ دو سال پہلے میں ایک خطبہ بھی دے چکا ہوں۔ گو کہ ایک خطبہ میں اس موضوع کا پوری طرح احاطہ نہیں ہو سکتا۔ پہلے تو مَیں اس طرف مائل نہیں تھا لیکن پھر طبیعت اس طرف مائل ہوئی کہ یہ ایک عظیم پیشگوئی ہے جو کسی شخص کی ذات سے وابستہ نہیں ہے بلکہ یہ پیشگوئی اسلام کی نشأۃ ثانیہ سے تعلق رکھتی ہے۔ اور اس پیشگوئی کی اصل تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی ہے۔ اس لئے اس کا تذکرہ ضروری ہے۔ اور پھر اس لئے بھی کہ گو جماعتی طور پر جہاں آزادی ہے وہاں تو جلسے بھی ہو جاتے ہیں۔ مختلف موضوع ہیں۔ پیشگوئی کے مختلف پہلو ہیں۔ اُن کو مختلف مقررین بیان کرنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن پاکستان میں تو ویسے ہی جلسوں پر پابندی ہے۔ اُن کے لئے بھی یہ موضوع ایسا ہے کہ نئی نسل کے لئے بھی ضروری ہے۔ نوجوانوں کو بھی اس بارے میں علم ہونا چاہئے۔ نئے آنے والوں کو بھی علم ہونا چاہئے۔ پھر صرف نئے آنے والوں کو ہی نہیں بلکہ انسان کی طبیعت میں جو اتار چڑھاؤ رہتا ہے اُس کی وجہ سے بعید نہیں کہ بعض بڑی عمر کے لوگ بھی اتنا زیادہ اس موضوع کو نہ جانتے ہوں۔ اس پر غور نہ کیا ہو اور آج اُن کی طبیعت اس طرف مائل ہوئی ہو۔ بہرحال اس وجہ سے یہ موضوع چاہے کچھ حد تک ہی ہو، بیان کرنا ضروری ہے۔ باتوں کو بار بار دہرائے جانے سے نئے ہوں یا پرانے ہوں، اُن کے علم اور ایمان اور عرفان میں اضافہ ہوتا ہے۔ پھر یہ بھی ہے کہ جماعت جس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے تیزی سے نئے ملکوں میں، نئی جگہوں پر پھیل رہی ہے۔ وہاں جو مقررین ہیں یا جو معلمین مقرر ہیں، اُن کو ہر بات کا اتنا علم نہیں ہوتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جو پیشگوئیاں ہیں ان کا نہ صحیح طرح سے علم ہے، نہ اتنی گہرائی میں جا کر بیان کر سکتے ہیں۔ تو اس پہلو سے بھی مَیں نے اس کا بیان کرنا ضروری سمجھا۔ بہرحال جیسا کہ مَیں نے کہا، گو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ اللہ تعالیٰ ایک بیٹا عطا فرمائے گا جو مصلح موعود ہوگا اور اس کی تفصیل میں آپ نے اس کی بہت ساری خصوصیات بیان فرمائی تھیں۔ لیکن یہ پیشگوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ الفاظ بیان فرما کر چودہ سو سال پہلے بیان فرما دی تھی کہ یَنْزِلُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ اِلَی الْاَرْضِ فَیَتَزَوَّجُ وَیُوْلَدُ لَهٗ کہ عیسیٰ ابن مریم جب زمین پر نزول فرما ہوں گے تو شادی کریں گے اور اُن کی اولاد ہوگی۔ (مشکاۃ المصابیح کتاب الرقاق باب نزول عیسیٰ الفصل الثالث حدیث نمبر 5508 دارالکتب العلمیۃ ایڈیشن 2003)۔ (الوفاء باحوال المصطفیٰؐ لابن جوزی مترجم محمد اشرف سیالوی صفحہ 843 ناشر فرید بک سٹال لاہور)

اور جیسا کہ ہم جانتے ہیں، عیسیٰ ابن مریم کی وضاحت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری احادیث میں فرمائی ہے کہ وہ کون ہیں؟ بخاری کی حدیث ہے۔ مسلم نے بھی اور حدیثوں کی کتب نے بھی اس کو درج کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کَیْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْیَمَ فِیْکُمْ وَاِمَامُکُمْ مِنْکُمْ، اور فَاَمَّکُمْ مِنْکُمْ۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہاری کیا حالت ہوگی جب ابن مریم مبعوث ہوگا جو تمہارا امام اور تم میں سے ہوگا۔ اور پھر یہ بھی روایت میں ہے کہ یہ تم میں سے ہونے کی وجہ سے تمہاری امامت کے فرائض بھی سرانجام دے گا۔

(صحیح مسلم کتاب الایمان باب نزول عیسیٰ ابن مریم حاکما بشریۃ...... حدیث 392,394)

پھر ایک حدیث میں ہے کہ تم میں سے جو زندہ رہے گا وہ عیسیٰ ابن مریم کا زمانہ پائے گا اور وہی امام مہدی اور حَکم و عدل ہوگا جو صلیب کو توڑے گا اور خنزیر کو قتل کرے گا۔ یہ مسند احمد کی حدیث ہے۔ (مسند احمد بن حنبل جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 479 مسند أبی هریرة حدیث نمبر 9312 عالم الکتب بیروت 1998)

پس یہ پیشگوئی جو اسلام کی نشأۃ ثانیہ سے تعلق رکھتی ہے گو تفصیل کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق اور مسیح و مہدی کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے اب دوبارہ کی لیکن اس کی بنیاد تو آج سے چودہ سو سال بلکہ اس سے بھی زائد عرصہ پہلے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی پر ہے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی پیشگوئیاں اور اللہ تعالیٰ کے آپ پر انعامات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی بڑائی کے لئے نہیں ہیں بلکہ یہ تو آپ کے آقا و مطاع، سید و مولا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بلند کرنے کے لئے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دنیا میں گاڑنے کے لئے ہیں۔ یہ تائیدی نشانات جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے حق میں اللہ تعالیٰ دکھاتا ہے یہ درحقیقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بلند کرنے کے لئے ہیں۔ اسلام کا زندہ خدا اور زندہ رسول ہونے کی دلیل کے طور پر یہ پیشگوئیاں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ذریعہ سے کروائی ہیں۔ پس احمدیت اسلام سے کوئی علیحدہ چیز نہیں ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے بڑھ کر دنیا میں آنحضرتؐ کا عاشق کوئی نہیں ہے۔ آپ ایک جگہ فرماتے ہیں۔

"اب آسمان کے نیچے فقط ایک ہی نبی اور ایک ہی کتاب ہے یعنی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو

اعلیٰ وافضل سب نبیوں سے اور اتم واکمل سب رسولوں سے اور خاتم الانبیاء اور خیر النّاس ہیں جن کی پیروی سے خدائے تعالیٰ ملتا ہے اور ظلماتی پردے اٹھتے ہیں اور اسی جہان میں سچّی نجات کے آثار نمایاں ہوتے ہیں اور قرآن شریف جو سچّی اور کامل ہدایتوں اور تاثیروں پر مشتمل ہے جس کے ذریعہ سے حقّانی علوم اور معارف حاصل ہوتے ہیں اور بشری آلودگیوں سے دل پاک ہوتا ہے اور انسان جہل اور غفلت اور شبہات کے حجابوں سے نجات پاکر حق الیقین کے مقام تک پہنچ جاتا ہے''۔

(براہین احمدیہ، روحانی خزائن جلد اوّل صفحہ558,557حاشیہ درحاشیہ نمبر3)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی کوئی بات لے لیں۔ آپ کی زندگی کے کسی عمل کی طرف نظر کر لیں، آپ کی کسی تحریر کو لے لیں، ان سب کا رُخ اللہ تعالیٰ، قرآنِ مجید اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہی نظر آئے گا۔ آپ علیہ السلام نے دنیا کو بتادیا اور ببانگ دُہل یہ اعلان کیا کہ آج اگر کوئی زندہ مذہب ہے تو وہ اسلام ہے۔ آج اگر کوئی زندہ رسول ہے جو خدا سے ملاتا ہے تو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جن کی پیروی سے خدا ملتا ہے۔ اور آج اگر کوئی کامل کتاب ہے جو تمام قسم کی تحریفوں اور آلائشوں سے پاک ہے اور اپنی اصل حالت میں ہے، جس کے پڑھنے سے حقانی علوم و معارف حاصل ہوتے ہیں، جس کے پڑھنے سے انسان کا دل پاک ہوتا ہے۔ یعنی خالص ہوکر پڑھنے سے، ورنہ تو جو پاک نہیں ہے، خالص نہیں ہے اُس کو تو قرآن پڑھنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ یہی اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں بھی فرمایا ہے۔ پس آپ علیہ السلام نے ہمیں اس سوچ سے پُر کیا۔ ہمارے دل و دماغ کو یہ عرفان عطا فرمایا کہ آج اگر کوئی زندہ نبی ہے تو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے جنہوں نے ہمیں خدا سے ملایا۔ ایک براہِ راست تعلق اللہ تعالیٰ سے پیدا کرنے کی طرف رہنمائی فرمائی تا کہ دلوں کے اندھیرے دور ہوں اور بندے اور خدا میں ایک تعلق پیدا ہو۔ آپ کی کتاب ہی وہ زندہ کتاب ہے جس میں قیامت تک کے لئے وہ تمام احکام، اوامر ونواہی اور خدا تعالیٰ تک پہنچنے کے طریقے بیان ہوگئے ہیں جن سے باہر سوچنے کی کوئی گنجائش ہی نہیں، نہ انسان میں طاقت ہے کہ سوچ سکے۔

اس عظیم اور ہمیشہ زندہ رہنے والے نبی نے اپنی پیروی کرنے والے کا خدا تعالیٰ سے تعلق جس طرح آج سے چودہ سو سال سے زائد عرصہ پہلے سے جوڑا تھا، ویسا تعلق آج چودہ سو سال گزرنے کے بعد بھی اُسی تروتازگی کے ساتھ جوڑا ہے۔ بلکہ جب وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ (الجمعة:4) کی قرآنی پیشگوئی کے پورا ہونے کا زمانہ آیا تو اس عشق و محبت کی وجہ سے جو غلام کو اپنے آقا سے تھا مسیح موعود کی بعثت ایمان کو ثریا سے زمین پر لانے کا باعث بن گئی۔ اور ایک نئی شان سے دینِ محمدیؐ دنیا میں دوبارہ مسیح موعود کے ذریعے سے قائم ہوگیا۔ آخرین جو ہیں وہ اوّلین سے جوڑ دیئے گئے۔ حدیث میں ایمان کو ثریا سے لانے کا یوں ذکر ملتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ آپؐ پر سورۃ جمعہ نازل ہوئی۔ جب آپؐ نے اُس کی آیت وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ (الجمعة:4) پڑھی، جس کے معنی یہ ہیں کہ کچھ بعد میں آنے والے لوگ بھی اُن صحابہ میں شامل ہوں گے جو ابھی ان کے ساتھ نہیں ملے۔ تو ایک آدمی نے پوچھا۔ یارسول اللہ! یہ کون لوگ ہیں؟ جو درجہ تو صحابہ کا رکھتے ہیں لیکن ابھی اُن میں شامل نہیں ہوئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سوال کا کوئی جواب نہیں دیا۔ اُس شخص نے تین دفعہ یہ سوال دہرایا۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہم میں بیٹھے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اُن کے کندھے پر رکھا اور فرمایا کہ لَوْ كَانَ الْإِيْمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهٗ رِجَالٌ مِنْ هٰؤُلَاءِ کہ اگر ایمان ثریا کے پاس بھی پہنچ گیا (یعنی زمین سے اُٹھ گیا) تو ان لوگوں میں سے کچھ لوگ اُس کو واپس لائیں گے۔ رَجُلٌ اور رِجَالٌ دونوں طرح کی روایتیں ہیں۔

(صحیح بخاری کتاب التفسیر تفسیر سورۃالجمعۃ باب قولہ و آخرین منھم......حدیث نمبر4897)

بہرحال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا مسیح و مہدی ہونے کا دعویٰ تو بعد کا ہے لیکن اس سے پہلے بھی آپ اسلام کی خدمت پر کمر بستہ تھے۔ اور جب آپ کو الہامِ الٰہی کے تحت صدی کا مجدد ہونے کا علم ہوا تو آپ نے ایک اشتہار انگریزی اور اردو میں شائع فرمایا اور اعلان فرمایا کہ مجھے خدا تعالیٰ نے اس صدی کا مجدد مقرر فرمایا ہے اور مَیں اس کام پر مامور کیا گیا ہوں کہ مَیں اسلام کی صداقت تمام دوسرے دینوں پر ثابت کروں اور دنیا کو دکھاؤں کہ زندہ مذہب، زندہ کتاب اور زندہ رسول اب اسلام اور قرآن اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ میرے اندر روحانی طور پر مسیح ابن مریم کے کمالات ودیعت کئے گئے ہیں۔ اور آپ نے تمام دنیا کے مذاہب کو دعوت دی اور چیلنج کیا کہ وہ آپ کے سامنے آکر اسلام کی صداقت کا بیشک امتحان لے لیں۔ اور اب اسلام ہی ہے جو روحانی امراض سے شفا کا ذریعہ بن سکتا ہے، نہ کہ کوئی اور دین۔

THOMPSON & CO SOLICITORS
New Office in Morden

Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality, Conveyancing, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Wills & Probate, Criminal Litigation.

Contact: Anas A. Khan, John Thompson, Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panel) **& David Wilson.**

Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel: 020 8767 5005
Branch Office: 14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040
Morden Branch: 164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697
Mobile: 07702896350 -- 24hrs Crime Line: 07533667921

اس اعلان نے ہندوستان کے مختلف مذاہب میں ایک زلزلہ سا پیدا کر دیا مگر کسی میں جرأت نہیں ہوئی کہ آپ کے اعلان کے مطابق اسلام کی صداقت کا تجربہ کرے۔ بڑے بڑے پادری جو اسلام چھوڑ کر عیسائیت کی آغوش میں چلے گئے تھے۔ جیسے عماد الدین وغیرہ، انہوں نے یہی فیصلہ کیا کہ کسی قسم کے مقابلے کی یا نشان مانگنے کی ضرورت نہیں۔ لیکن ایک پادری سِوِفٹ (Swift) اور لیکھرام وغیرہ جنہوں نے گو بظاہر آمادگی ظاہر کی لیکن بعد کے واقعات نے ان کی آمادگی کو بھی واضح کر دیا کہ یہ صرف دکھاوا تھا۔ اس سب کی تفصیل جماعت کے لٹریچر میں موجود ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی کتب میں موجود ہے۔ تاریخِ احمدیت میں موجود ہے۔ اس وقت بیان تو نہیں ہوسکتی۔ بہرحال اس دعوت نے جو اسلام کی صداقت کے لئے آپ نے دی تھی اور جو اشتہار آپ نے شائع فرمایا تھا، اس کا ازالہ اوہام میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے خود بھی یوں ذکر فرمایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

''یہ عاجز اسی قوتِ ایمانی کے جوش سے عام طور پر دعوتِ اسلام کے لئے کھڑا ہوا اور بارہ ہزار کے قریب اشتہارات دعوتِ اسلام رجسٹری کرا کر تمام قوموں کے پیشواؤں اور امیروں اور والیانِ ملک کے نام روانہ کئے۔ یہانتک کہ ایک خط اور ایک اشتہار بذریعہ رجسٹری گورنمنٹ برطانیہ کے شہزادہ ولی عہد کے نام بھی روانہ کیا اور وزیراعظم تخت انگلستان گلیڈسٹون کے نام بھی ایک پرچہ اشتہار اور خط روانہ کیا گیا۔ ایسا ہی شہزادہ بسمارک کے نام اور دوسرے نامی امراء کے نام مختلف ملکوں میں اشتہارات و خطوط روانہ کئے گئے جن سے ایک صندوق پُر ہے۔ اور ظاہر ہے کہ یہ کام بجُز قوتِ ایمانی کے انجام پذیر نہیں ہوسکتا۔ یہ بات خودستائی کے طور پر نہیں بلکہ حقیقت نمائی کے طور پر ہے تا حق کے طالبوں پر کوئی بات مشتبہ نہ رہے''۔

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد 3صفحہ 156۔حاشیہ)

بہرحال اسلام کی تمام ادیان پر برتری کا کام تو آپ کرتے چلے گئے۔ اور خاص طور پر عیسائیت کے اُمڈتے ہوئے سیلاب کو روکنے کے لئے اس کے آگے ایک بند باندھ دیا۔ اس دوران آپ کے دل میں دعاؤں کی طرف توجہ دینے کے لئے خاص طور پر چِلّہ کاٹنے کی تحریک پیدا ہوئی۔ تو اس کے لئے آپ نے قادیان سے باہر جا کر چلّہ کاٹنے کا ارادہ کیا۔ تو اسی دوران اللہ تعالیٰ نے آپ کو الہاماً بتایا کہ آپ کی عقدہ کشائی ہوشیارپور میں ہوگی۔

چنانچہ آپ نے 22/جنوری 1886ء کو ہوشیار پور کا سفر اختیار کیا اور چلّہ کشی کی جس میں اللہ تعالیٰ نے اسلام کی ترقی اور بہت سی بشارات آپ کو دیں۔ چنانچہ جب چلّہ ختم ہوا ❁ تو حضور علیہ السلام نے اپنے قلم سے 20/فروری 1886ء کو ایک اشتہار ''رسالہ سراجِ منیر برنشانہائے ربّ قدیر'' کے نام سے تحریر فرمایا، جو اخبار ریاضِ ہند امرتسر یکم مارچ 1886ء میں بطورِ ضمیمہ شائع ہوا۔ اس میں آپ نے لکھا کہ:

''ان ہر سہ قسم کی پیشگوئیوں میں سے جو انشاء اللہ رسالے میں بہ بسط تمام درج ہوں گی'' (یعنی تفصیل سے بعد میں رسالہ میں درج ہوں گی) ''پہلی پیشگوئی جو خود اس احقر سے متعلق ہے۔ آج 20 فروری 1886ء میں جو مطابق پندرہ جمادی الاوّل ہے برعایت ایجاز و اختصارِ کلمات الہامیہ نمونہ کے طور پر لکھی جاتی ہے'' (کہ مختصر طور پر میں نمونہ کے طور پر لکھتا ہوں) ''اور مفصل رسالہ میں درج ہوگی، انشاء اللہ تعالیٰ''۔ فرماتے ہیں کہ

''پہلی پیشگوئی بالہام اللہ تعالیٰ واعلامہ عزّوجل خدائے رحیم و کریم بزرگ و برتر نے جو ہر چیز پر قادر ہے (جلّشانہٗ وعزّ اسمہٗ) مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو مَیں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بہ پایۂ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجے سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تا لوگ سمجھیں کہ مَیں قادر ہوں جو چاہتا ہوں سو کرتا ہوں اور تا وہ یقین لائیں کہ مَیں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہوجائے۔ سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس روح دی گئی ہے اور وہ رِجس سے پاک ہے اور وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علومِ ظاہری و باطنی سے پُر

❁ اس بارہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ کے بعد حسب ذیل وضاحت فرمائی جو آپ کی ہدایت پر یہاں درج کی جارہی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ:۔
''گویا یہ چالیس دن پورے نہیں۔ اغلباً اس دوران یہ اشتہار دیا ہے۔ بہرحال یہ حوالہ تاریخ احمدیت کے مطابق دیا گیا ہے''۔

کیا جائے گا اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا''۔ آپ نے لکھا کہ "(اس کے معنے سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند، گرامی ارجمند، مَظْهَرُ الْاَوَّلِ وَالْآخِرِ، مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعُلَاءِ، كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا۔

(اشتہار 20/فروری 1886ء۔مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 102,100 مطبوعہ لندن)

فرماتے ہیں: "پھر خدائے کریم جَلَّ شَانُہٗ نے مجھے بشارت دے کر کہا کہ تیرا گھر برکت سے بھرے گا اور مَیں اپنی نعمتیں تجھ پر پوری کروں گا اور خواتین مبارکہ سے جن میں سے تو بعض کو اس کے بعد پائے گا تیری نسل بہت ہوگی اور میں تیری ذریت کو بہت بڑھاؤں گا اور برکت دوں گا مگر بعض ان میں سے کم عمری میں فوت بھی ہوں گے اور تیری نسل کثرت سے ملکوں میں پھیل جائے گی اور ہر ایک شاخ تیرے جدّی بھائیوں کی کاٹی جائے گی" (یا دوسری جو شاخ تھی) "اور وہ جلد لاولد رہ کر ختم ہو جائے گی۔ اگر وہ توبہ نہ کریں گے تو خدا ان پر بلا پر بلا نازل کرے گا یہاں تک کہ وہ نابود ہو جائیں گے۔ ان کے گھر بیواؤں سے بھر جائیں گے اور ان کی دیواروں پر غضب نازل ہوگا۔ لیکن اگر وہ رجوع کریں گے تو خدا رحم کے ساتھ رجوع کرے گا۔ خدا تیری برکتیں اردگرد پھیلائے گا اور ایک اجڑا ہوا گھر تجھ سے آباد کرے گا۔ اور ایک ڈراؤنا گھر برکتوں سے بھر دے گا۔ تیری ذریت منقطع نہیں ہوگی اور آخری دنوں تک سرسبز رہے گی۔ خدا تیرے نام کو اس روز تک جو دنیا منقطع ہو جائے، عزت کے ساتھ قائم رکھے گا اور تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دے گا۔ میں تجھے اٹھاؤں گا اور اپنی طرف بلالوں گا۔ پر تیرا نام صفحہ زمین سے کبھی نہیں اٹھے گا اور ایسا ہوگا کہ سب وہ لوگ جو تیری ذلت کی فکر میں لگے ہوئے ہیں اور تیرے ناکام رہنے کے درپے اور تیرے نابود کرنے کے خیال میں ہیں وہ خود ناکام رہیں گے اور ناکامی اور نامرادی میں مریں گے لیکن خدا تجھے بکلّی کامیاب کرے گا اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا۔ میں تیرے خالص اور دلی محبوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا اور ان کے نفوس و اموال میں برکت دوں گا اور ان میں کثرت بخشوں گا اور وہ مسلمانوں کے اس دوسرے گروہ پر تا بروز قیامت غالب رہیں گے جو حاسدوں اور معاندوں کا گروہ ہے۔ خدا انہیں نہیں بھولے گا اور فراموش نہیں کرے گا اور وہ علیٰ حسب الاخلاص اپنا اپنا اجر پائیں گے۔ تُو مجھ سے ایسا ہے جیسے انبیائے بنی اسرائیل (یعنی ظلّی طور پر ان سے مشابہت رکھتا ہے)۔ تُو مجھ سے ایسا ہے جیسی میری توحید۔ تُو مجھ سے اور مَیں تجھ سے ہوں اور وہ وقت آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا بادشاہوں اور امیروں کے دل میں تیری محبت ڈالے گا یہاں تک کہ وہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ اے منکرو اور حق کے مخالفو! اگر تم میرے بندے کی نسبت شک میں ہو۔ اگر تمہیں اس فضل و احسان سے کچھ انکار ہے جو ہم نے اپنے بندے پر کیا تو اس نشان رحمت کی مانند تم بھی اپنی نسبت کوئی سچا نشان پیش کرو اگر تم سچے ہو اور اگر تم پیش نہ کرسکو (اور یاد رکھو کہ ہرگز پیش نہ کرسکو گے) تو اس آگ سے ڈرو کہ جو نافرمانوں اور جھوٹوں اور حد سے بڑھنے والوں کیلئے تیار ہے"۔

(اشتہار 20/فروری 1886ء۔مجموعہ اشتہارات۔جلد اول۔صفحہ 103,102 مطبوعہ لندن)

آپ نے ضمیمہ اخبار ریاضِ ہند میں یہ اشتہار دیا تھا۔ پس اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُس چلّہ کشی کے نتیجہ میں آپ کو جو بشارتیں دی گئی تھیں یہ اُن کا کچھ ذکر ہے۔ اور اس میں ایک بیٹے کی بشارت بھی دی گئی جس کی مختلف خصوصیات ہیں، جس کا تفصیلی جائزہ لیں تو یہ باون خصوصیات بنتی ہیں۔ بلکہ ایک جگہ حضرت مصلح موعودؓ نے اٹھاون بھی بیان فرمائی ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ مسیح آئے گا تو اُس کی اولاد ہوگی جیسا کہ میں نے ابھی پڑھ کے سنایا۔ اب اولاد تو اکثر لوگوں کی ہوتی ہے۔ اس میں کیا خاص بات ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر پیشگوئی فرمائی تھی تو یقیناً کسی اہم بات کی اور وہ یہی بات تھی کہ اُس کی اولاد ہوگی اور وہ ایسی خصوصیات کی حامل ہوگی جو دین کے پھیلانے کا باعث بنے گی، جو توحید کے پھیلانے کا باعث بنے گی، جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کو دنیا پر ظاہر کرنے کا باعث بنے گی۔

اب اس پیشگوئی کے مطابق جس سال میں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی پیدا ہوئے ہیں یعنی 1889ء میں، اسی سال میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیعت بھی لی۔ اُسی سال اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ حکم دیا کہ بیعت بھی لے لو۔ اور یوں اس سال میں باقاعدہ طور پر اُس جماعت کی بنیاد ڈالی گئی جس نے اسلام کی تبلیغ کا کام بھی کرنا تھا، اپنی حالتوں کو بھی سنوارنا تھا اور مسیح و مہدی کی بیعت میں آ کر آنحضرتؐ کی پیشگوئی کو پورا کرنے والا بننا تھا اور آپ کے جماعت قائم کرنے کا یہی مقصد تھا۔

بہرحال اب میں دوبارہ اُن نشانوں کی طرف آتا ہوں جو مصلح موعود کے نشان کے طور پر بیان کئے گئے ہیں۔ یا وہ خصوصیات یا علامات جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر اس موعود بیٹے کے متعلق فرمائی تھیں۔ وہ بیٹا جس کے ذریعے دنیا میں دین کی تبلیغ ہوگی اور دنیا میں اصلاح کا کام ہوگا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جس سال خدا تعالیٰ سے اطلاع پا کر اپنے مصلح موعود ہونے کا اعلان فرمایا ہے، اُسی سال کے جلسہ سالانہ میں تقریر فرماتے ہوئے یہ باون علامات بیان فرمائی تھیں جن کا مَیں مختصر آپ کے الفاظ میں ہی ذکر کر دیتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں:

"چنانچہ اگر اس پیشگوئی کا غور سے مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس پیشگوئی میں آنے والے موعود کی یہ یہ علامتیں بیان کی گئی ہیں۔ پہلی علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ قدرت کا نشان ہوگا۔ دوسری علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ رحمت کا نشان ہوگا۔ تیسری علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ قربت کا نشان ہوگا۔ چوتھی علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ فضل کا نشان ہوگا۔ پانچویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ احسان کا نشان ہوگا۔ چھٹی علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ صاحبِ شکوہ ہوگا۔ ساتویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ صاحبِ عظمت ہوگا۔ آٹھویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ صاحبِ دولت ہوگا۔ نویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ مسیحی نفس ہوگا۔ دسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ گیارھویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ کلمۃ اللہ ہوگا۔ بارھویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ خدا تعالیٰ کی رحمت اور غیوری نے اسے اپنے کلمہ تمجید سے بھیجا ہوگا۔ تیرھویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ سخت ذہین ہوگا۔ چودھویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ سخت فہیم ہوگا۔ پندرھویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ دل کا حلیم ہوگا۔ سولہویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ علومِ ظاہری سے پُر کیا جائے گا۔ سترھویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ علومِ باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ اٹھارویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ انیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ دوشنبہ کا اس کے ساتھ خاص تعلق ہوگا۔ بیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ فرزندِ دلبند ہوگا۔ اکیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ گرامی ارجمند ہوگا۔ بائیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ مظہر الاول ہوگا۔ تیئسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ مَظْهَرُ الْآخِرِ ہوگا۔ چوبیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ مَظْهَرُ الْحق ہوگا۔ پچیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ مَظْهَرُ الْعُلَاءِ ہوگا۔ چھبیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ کا مصداق ہوگا۔ ستائیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ اس کا نزول بہت مبارک ہوگا۔ اٹھائیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ اس کا نزول جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ انتیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ نور ہوگا۔ اور تیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ خدا کی رضامندی کے عطر سے ممسوح ہوگا۔ اکتیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ خدا اس میں اپنی روح ڈالے گا۔ بتیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ تینتیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ جلد جلد بڑھے گا۔ چونتیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ پینتیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ چھتیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ سینتیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ اڑتیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ دیر سے آنے والا ہوگا۔ انتالیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ دور سے آنے والا ہوگا۔ چالیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ فخرِ رسل ہوگا۔ اکتالیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ اس کی ظاہری برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی۔ بیالیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ اُس کی باطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی۔ تینتالیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ یوسف کی طرح اس کے بڑے بھائی اس کی مخالفت کریں گے۔ چوالیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ بشیر الدولہ ہوگا۔ پینتالیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ شادی خاں ہوگا۔ چھیالیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ عالمِ کباب ہوگا۔ سینتالیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ حسن و احسان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نظیر ہوگا۔ اڑتالیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ کلمۃ العزیز ہوگا۔ انچاسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے وہ کلمۃ اللّٰہ خان ہوگا۔ پچاسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ ناصر الدین ہوگا۔ اکیاونویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ فاتح الدین ہوگا اور باونویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ بشیرِ ثانی ہوگا۔"

(الموعود۔ انوار العلوم جلد نمبر 17 صفحہ نمبر 562 تا 565 مطبوعہ ربوہ)

تو یہ علامتیں ہیں جن میں سے ہر ایک علامت جو ہے وہ ایک علیحدہ تقریر کا موضوع بن سکتا ہے، جس کا اس وقت وقت نہیں۔ بہرحال یہ علامتیں تھیں۔ اگر ہم حضرت مصلح موعود کی زندگی کا جائزہ اگر لیں اور اُس کا مطالعہ کریں، آپ کے باون سالہ دورِ خلافت کو دیکھیں تو ہر علامت جو ہے آپ میں نظر آتی ہے۔ اس کی تفصیل میں جانے کا جیسا کہ میں نے کہا وقت نہیں ہے۔ بعض باتوں کا تذکرہ میں آگے کروں گا اور یہ تفصیل جو ہے جماعتی لٹریچر میں موجود بھی ہے۔

یہاں یہ بھی بتا دوں کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیشگوئی شائع فرمائی تو اُس وقت پنڈت لیکھرام نے نہایت گھٹیا زبان استعمال کرتے ہوئے ہر پیشگوئی کے مقابلے پر اپنی دریدہ دہنی اور اخلاقی گراوٹ کا مظاہرہ کیا۔ پنڈت لیکھرام کی اخلاقی حالت اور پیشگوئی پر اس کی جو غیظ و غضب کی حالت تھی اُس کے چند نمونے پیش کرتا ہوں۔ اس کو سارا بیان کرنا بھی مشکل ہے۔ ایک دو مثالیں دے دیتا ہوں۔

پنڈت لیکھرام نے 18 مارچ 1886ء کو نہایت گستاخانہ لب و لہجے میں ایک مفتریانہ اشتہار شائع کیا جس میں حرف بحرف خدا تعالیٰ کے حکم سے لکھنے کا ادّعا کر کے جواب دیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا نا کہ مَیں تیری ذرّیت کو بہت بڑھاؤں گا تو وہ لکھتا ہے کہ "آپ کی ذرّیت بہت جلد منقطع ہو جائے گی۔ غایت درجہ تین سال تک شہرت رہے گی" (زیادہ سے زیادہ تین سال تک شہرت رہے گی)۔ نیز کہا کہ اگر کوئی لڑکا پیدا بھی ہوا تو وہ آپ کی پیشگوئی میں بیان شدہ صفات سے برعکس رحمت کا نشان نہیں، زحمت کا نشان ثابت ہوگا۔ وہ مصلح موعود نہیں ہوگا (نعوذ باللہ) مفسد موعود ہوگا۔

چنانچہ اس بدزبان نے پسرِ موعود سے متعلق پیشگوئی کی ایک ایک صفت کو اپنے تجویز کردہ الفاظ کے سانچے میں ڈھال کر پوری بے حجابی سے لکھا (اور یہاں تک لکھ دیا کہ) خدا کہتا ہے کہ جھوٹوں کا جھوٹا ہے۔ مَیں نے کبھی اس کی دعا نہیں سنی اور نہ قبول کی''۔ (بحوالہ تاریخ احمدیت جلد 1 صفحہ 280 مطبوعہ ربوہ)

اور پھر جب اس کا انجام ہوا وہ تو ساری دنیا کو معلوم ہے۔

اس قسم کی دریدہ دہنی اور مفتریانہ باتوں سے اس کا اشتہار بھرا پڑا ہے۔ یہ تو ہندو تھا جس کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے چیلنج دیا تھا۔ اسی طرح کچھ عیسائی پادریوں نے بھی جو اسلام کے مخالف تھے، اس قسم کی باتیں کیں۔ لیکن بعض مسلمان کہلانے والوں نے بھی اپنی دریدہ دہنی کا مظاہرہ کیا۔ ان لوگوں کی باتوں کو سن کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ایک اشتہار شائع فرمایا۔ اُس میں آپ نے اس موعود بیٹے کی پیشگوئی کی عظمت کے بارہ میں بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ''آنکھیں کھول کر دیکھ لینا چاہئے کہ یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان نشانِ آسمانی ہے جس کو خدائے کریم جلّ شانہ نے ہمارے نبی کریم رؤوف و رحیم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی صداقت وعظمت ظاہر کرنے کے لئے ظاہر فرمایا ہے۔ اور درحقیقت یہ نشان ایک مُردہ کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ اعلیٰ واولیٰ واکمل وافضل واتمّ ہے کیونکہ مُردہ کے زندہ کرنے کی حقیقت یہی ہے کہ جنابِ الٰہی میں دعا کر کے ایک روح واپس منگوایا جاوے .... اس جگہ بفضلہٖ تعالیٰ و احسانہٖ و ببرکتِ حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خداوند کریم نے اس عاجز کی دعا کو قبول کر کے ایسی بابرکت روح بھیجنے کا وعدہ فرمایا جس کی ظاہری و باطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی۔ سو اگرچہ بظاہر یہ نشان احیاءِ موتیٰ کے برابر معلوم ہوتا ہے مگر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ یہ نشان مُردوں کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ بہتر ہے۔ مُردے کی بھی روح ہی دعا سے واپس آتی ہے اور اس جگہ بھی دعا سے ایک روح ہی منگائی گئی ہے۔ مگر ان روحوں اور اس روح میں لاکھوں کوسوں کا فرق ہے۔ جو لوگ مسلمانوں میں چھپے ہوئے مرتد ہیں وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کا ظہور دیکھ کر خوش نہیں ہوتے بلکہ ان کو بڑا رنج پہنچتا ہے کہ ایسا کیوں ہوا؟''۔

(اشتہار واجب الاظہار 22 مارچ 1886ء مجموعہ اشتہارات۔ جلد اول صفحہ 99 تا 100 مطبوعہ ربوہ۔ صفحہ 114-115 مطبوعہ لندن)

بہرحال یہ پُرشوکت پیشگوئی تھی جس نے حضرت مصلح موعود کی خلافت کے باون سالہ دور میں ثابت کر دیا کہ کس طرح وہ شخص جلد جلد بڑھا؟ کس طرح اُس نے دنیا میں اسلام کے کام کو تیزی سے پھیلایا؟ مشن قائم کئے، مساجد بنائیں۔ آپ کے وقت میں باوجود اس کے کہ وسائل بہت کم تھے، مالی کشائش جماعت کو نہیں تھی، دنیا کے چونتیس پینتیس ممالک میں جماعت کا قیام ہو چکا تھا۔ کئی زبانوں میں قرآنِ کریم کا ترجمہ شائع ہو چکا تھا۔ مشن کھولے جا چکے تھے۔ اسی طرح جماعتی نظام کا یہ ڈھانچہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہی بنایا تھا جو آج تک چل رہا ہے اور اس سے بہتر کوئی ڈھانچہ بن ہی نہیں سکتا تھا۔ اسی طرح ذیلی تنظیمیں ہیں اُس وقت کی بنائی ہوئی ہیں وہ بھی آج تک چل رہی ہیں۔ ہر کام آپ کی ذہانت اور فہم کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ قرآنِ کریم کی تفسیر ہے اور دوسرے علمی کارنامے ہیں جو آپ کے علومِ ظاہری و باطنی سے پُر ہونے کا ثبوت ہیں۔

یہاں یہ بھی واضح کر دوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے خود بھی اپنے اس بیٹے کو جس کا نام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد تھا، مصلح موعود ہی سمجھا۔ چنانچہ حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحب سرساوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے بارہا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے سنا ہوا ہے کہ ایک دفعہ نہیں بلکہ بار بار سُنا کہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ وہ لڑکا جس کا پیشگوئی میں ذکر ہے وہ میاں محمود ہی ہیں۔ اور ہم نے آپ سے یہ بھی سنا کہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ میاں محمود میں اس قدر دینی جوش پایا جاتا ہے کہ مَیں بعض اوقات ان کے لئے خاص طور پر دعا کرتا ہوں''۔

(الحکم جوبلی نمبر 28 دسمبر 1939ء جلد 42 شمارہ 31 تا 40 صفحہ 80 کالم نمبر 3)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے آپ کو اس وقت تک اس پیشگوئی کا مصداق نہیں ٹھہرایا جبتک خدا تعالیٰ نے آپ کو بتا نہیں دیا۔ یہ ایک لمبی رؤیا ہے جس کے بارہ میں آپ نے فرمایا کہ اس میں کشف اور الہام کا بھی حصہ ہے (جو آپ نے دیکھی تھی) اُس کے آخر میں آپ نے فرمایا کہ: ''مَیں خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت قسم کھا کر یہ اعلان کرتا ہوں کہ خدا نے مجھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی پیشگوئی کے مطابق آپ کا وہ موعود بیٹا قرار دیا ہے جس نے زمین کے کناروں تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا نام پہنچانا ہے۔''

(دعوی مصلح الموعود کے متعلق پر شوکت اعلان۔ انوار العلوم جلد 17 صفحہ 161 مطبوعہ ربوہ)

اور آپ نے یہ رؤیا دیکھ کے 1944ء میں بیان کیا۔

اب مَیں بعض غیر از جماعت احباب جو ہیں اُن کی آپ کے بارے میں کچھ شہادتیں پیش کرنا چاہتا ہوں۔

ایک معزز غیر احمدی عالم مولوی سمیع اللہ خان صاحب فاروقی نے قیامِ پاکستان سے قبل ''اظہارِ حق'' کے عنوان سے ایک ٹریکٹ میں لکھا کہ آپ کو (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو) اطلاع ملتی ہے کہ مَیں تیری جماعت کے لئے تیری ہی ذرّیت سے ایک شخص کو قائم کروں گا اور اس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کروں گا۔ اور اس کے ذریعے سے حق ترقی کرے گا۔ اور بہت سے لوگ سچائی قبول کریں گے۔ اس پیشگوئی کو پڑھو اور بار بار پڑھو (وہ آگے لکھتے ہیں) کہ اس پیشگوئی کو پڑھو اور بار بار پڑھو اور پھر ایمان سے کہو کہ کیا یہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی؟ جس وقت یہ پیشگوئی کی گئی ہے اُس وقت موجودہ خلیفہ ابھی بچے ہی تھے اور مرزا صاحب کی جانب سے (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے) انہیں خلیفہ مقرر کرانے کے لئے کسی قسم کی وصیت بھی نہ کی گئی تھی۔ بلکہ خلافت کا انتخاب رائے عامہ پر چھوڑ دیا گیا تھا۔ چنانچہ اُس وقت اکثریت نے حکیم نورالدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفہ تسلیم کر لیا جس پر مخالفین نے محولہ صدر پیشگوئی کا مذاق بھی اڑایا۔ لیکن حکیم صاحب کی وفات کے بعد مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفہ مقرر ہوئے۔ اور یہ حقیقت ہے کہ آپ کے زمانہ میں احمدیت نے جس قدر ترقی کی وہ حیرت انگیز ہے۔ (یہ غیر از جماعت لکھ رہے ہیں)۔

پھر آگے لکھتے ہیں کہ خود مرزا صاحب (یعنی حضرت مسیح موعودؑ) کے وقت میں احمدیوں کی تعداد بہت تھوڑی تھی۔ خلیفہ نورالدین صاحب کے وقت میں بھی خاص ترقی نہ ہوئی تھی لیکن موجودہ خلیفہ کے وقت میں مرزائیت قریباً دنیا کے ہر خطے تک پہنچ گئی اور حالات یہ بتلاتے ہیں کہ آئندہ مردم شماری میں مرزائیوں کی تعداد 1931ء کی نسبت دوگنی سے بھی زیادہ ہوگی۔ بحالیکہ اس عہد میں مخالفین کی جانب سے مرزائیت کے استیصال کے لئے جس قدر منظّم کوششیں ہوئی ہیں پہلے کبھی نہیں ہوئی تھیں۔ الغرض آپ کی ذریت میں سے ایک شخص پیشگوئی کے مطابق جماعت کے لئے قائم کیا گیا اور اس کے ذریعہ جماعت کو حیرت انگیز ترقی ہوئی جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کی یہ پیشگوئی من وعن پوری ہوئی (یہ انہوں نے بیان دیا)۔

(''اظہار الحق'' صفحہ 16، 17 مطبوعہ نذیر پرنٹنگ پریس امرتسر باہتمام سید مسلم حسن صاحب زیدی۔ بحوالہ تاریخ احمدیت جلد اول صفحہ 286-287 مطبوعہ ربوہ)

پھر ہندوستان کے غیر مسلم سکھ صحافی ارجن سنگھ ایڈیٹر ''رنگین'' امرتسر نے تسلیم کیا کہ مرزا صاحب نے 1901ء میں جبکہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب موجودہ خلیفہ ابھی بچہ ہی تھے یہ پیشگوئی کی تھی۔ (اُس نے شعر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے لکھے ہیں) کہ ؎

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا — جو ہو گا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دُور اس مہ سے اندھیرا — دکھاؤں گا کہ اک عالَم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اِک دل کی غذا دی — فَسُبْحٰنَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِی

(یہ شعر) لکھنے کے بعد لکھتے ہیں کہ یہ پیشگوئی بیشک حیرت پیدا کرنے والی ہے۔ 1901ء میں نہ میرزا بشیر الدین محمود کوئی بڑے عالم و فاضل تھے اور نہ آپ کی سیاسی قابلیت کے جوہر کھلے تھے۔ اُس وقت یہ کہنا کہ تیرا ایک بیٹا ایسا اور ایسا ہوگا، ضرور کسی روحانی قوت کی دلیل ہے۔ یہ کہا جا سکتا ہے کہ چونکہ میرزا صاحب نے ایک دعویٰ کر کے گدی کی بنیاد رکھ دی تھی اس لئے آپ کو یہ گمان ہو سکتا تھا کہ میرے بعد میری جانشینی کا سہرا میرے لڑکے کے سر پر رہے گا، لیکن یہ خیال باطل ہے۔ اس لئے کہ میرزا صاحب نے خلافت کی شرط نہیں رکھی تھی کہ وہ ضرور مرزا صاحب کے خاندان سے اور آپ کی اولاد سے ہی ہو۔ چنانچہ خلیفہ اوّل ایک ایسے صاحب ہوئے جن کا میرزا صاحب کے خاندان سے کوئی واسطہ نہ تھا۔ پھر بہت ممکن تھا کہ مولوی حکیم نورالدین صاحب خلیفہ اول کے بعد بھی کوئی اور صاحب خلیفہ ہو جاتے''۔

پھر یہ لکھتے ہیں کہ ''چنانچہ اس موقعہ پر بھی مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت لاہور خلافت کے لئے امیدوار تھے لیکن اکثریت نے میرزا بشیر الدین صاحب کا ساتھ دیا اور اس طرح آپ خلیفہ مقرر ہو گئے''۔

لکھتے ہیں ''اب سوال یہ ہے کہ اگر بڑے میرزا صاحب کے اندر کوئی روحانی قوت کام نہ کر رہی تھی تو پھر آخر آپ یہ کس طرح جان گئے کہ میرا ایک بیٹا ایسا ہوگا۔ جس وقت مرزا صاحب نے مندرجہ بالا اعلان کیا ہے، اُس وقت آپ کے تین بیٹے تھے۔ آپ تینوں کے لئے دعائیں بھی کرتے تھے لیکن پیشگوئی صرف ایک کے متعلق ہے۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ وہ ایک فی الواقع ایسا ثابت ہوا ہے کہ اُس نے ایک عالم میں تغیر پیدا کر دیا ہے''۔

(رسالہ ''خلیفہ قادیان'' طبع اول صفحہ 7-8۔ از ارجن سنگھ ایڈیٹر ''رنگین'' امرتسر۔ بحوالہ تاریخ احمدیت جلد اول صفحہ 287-288 مطبوعہ ربوہ)

پسرِ موعود سے متعلق وعدہ الٰہی تھا کہ ''وہ اولوالعزم ہوگا'' اور یہ کہ ''وہ علومِ ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا''۔ چنانچہ ہندوستان کے نامور صحافی خواجہ حسن نظامی دہلوی (1878-1955) اپنی قلمی تصویر کھینچتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:

''اکثر بیمار رہتے ہیں مگر بیماریاں اُن کی عملی مستعدی میں رخنہ نہیں ڈال سکتیں۔ انہوں نے مخالفت کی آندھیوں میں اطمینان کے ساتھ کام کر کے اپنی مغلئی جواں مردی کو ثابت کر دیا۔ اور یہ بھی کہ مغل ذات کارفرمائی کا خاص سلیقہ رکھتی ہے۔ سیاسی سمجھ بھی رکھتے ہیں اور مذہبی عقل و فہم میں بھی قوی ہیں اور جنگی ہنر بھی جانتے ہیں، یعنی دماغی اور قلمی جنگ کے ماہر ہیں''۔ (اخبار ''عادل'' دہلی۔ 24/اپریل 1933ء بحوالہ تاریخ احمدیت جلد اول صفحہ 288 مطبوعہ ربوہ)

پھر پسرِ موعود کے متعلق ایک اہم خبر یہ دی گئی تھی کہ ''وہ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا''۔ یہ پیشگوئی جس حیرت انگیز رنگ میں پوری ہوئی اُس نے انسانی عقل کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا ہے اور تحریکِ آزادی کشمیر اس پر گواہ ہے کیونکہ اس تحریک کو کامیاب بنانے کا سہرا آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے سر ہے۔ یہ مشہور کمیٹی حضور کی تحریک اور ہندو پاکستان کے بڑے بڑے مسلم زعماء مثلاً سر ذوالفقار علی خان، علامہ سر ڈاکٹر محمد اقبال، خواجہ حسن نظامی دہلوی، سید حبیب مدیر اخبار سیاست وغیرہ کے مشوروں سے 25/جولائی 1931ء کو شملہ میں قائم ہوئی۔ اور اس کی صدارت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو سونپی گئی تھی اور آپ کی کامیاب قیادت کا نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمانانِ کشمیر جو مدتوں سے انسانیت کے ادنیٰ حقوق سے بھی محروم ہو کر غلامی کی زندگی بسر کر رہے تھے، ایک نہایت قلیل عرصے میں آزادی

کی فضا میں سانس لینے لگے۔ اُن کے سیاسی اور معاشی حقوق تسلیم کئے گئے۔ ریاست میں پہلی دفعہ اسمبلی قائم ہوئی اور تقریر و تحریر کی آزادی کے ساتھ انہیں اس میں مناسب نمائندگی ملی، جس پر مسلم پریس نے حضرت مصلح موعود کے شاندار کارناموں کا اقرار کرتے ہوئے آپ کو خراجِ تحسین ادا کرتے ہوئے یہاں تک لکھا کہ:

’’جس زمانہ میں کشمیر کی حالت نازک تھی اور اُس زمانہ میں جن لوگوں نے اختلافِ عقائد کے باوجود مرزا صاحب کو صدر منتخب کیا تھا، انہوں نے کام کی کامیابی کو زیرِ نگاہ رکھ کر بہترین انتخاب کیا تھا۔ اُس وقت اگر اختلافِ عقائد کی وجہ سے مرزا صاحب کو منتخب نہ کیا جاتا تو تحریک بالکل ناکام رہتی اور اُمّتِ مرحومہ کو سخت نقصان پہنچتا‘‘۔

(سرگزشت صفحہ 293 از عبدالمجید سالک۔ اخبار ’’سیاست‘‘ 18/مئی 1933ء۔ بحوالہ تاریخ احمدیت جلد اول صفحہ 289 مطبوعہ ربوہ)

عبدالمجید سالک صاحب تحریکِ آزادیٔ کشمیر کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

’’شیخ محمد عبداللہ (شیرِ کشمیر) اور دوسرے کارکنانِ کشمیر مرزا محمود احمد صاحب اور اُن کے بعض کارپردازوں کے ساتھ ...... اعلانیہ روابط رکھتے تھے۔ اور ان روابط ...... کی بنا محض یہ تھی کہ مرزا صاحب کثیرالوسائل ہونے کی وجہ سے تحریکِ کشمیر کی امدادکئی پہلوؤں سے کر رہے تھے اور کارکنانِ کشمیر طبعاً اُن کے ممنون تھے‘‘۔

(’’ذکرِ اقبال‘‘ صفحہ 188۔ بحوالہ تاریخ احمدیت جلد اول صفحہ 289 مطبوعہ ربوہ)

علامہ نیاز فتح پوری صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کی مشہور تفسیر کبیر کا جب مطالعہ کیا تو آپ کی خدمت میں خط لکھا کہ:

’’تفسیر کبیر جلد سوم آج کل میرے سامنے ہے اور مَیں اسے بڑی نگاہ غائر سے دیکھ رہا ہوں۔ اس میں شک نہیں کہ مطالعہ قرآن کا ایک نیا زاویہ فکر آپ نے پیدا کیا ہے اور یہ تفسیر اپنی نوعیت کے لحاظ سے بالکل پہلی تفسیر ہے جس میں عقل و نقل کو بڑے حُسن سے ہم آہنگ دکھایا گیا ہے۔ آپ کی تبحرِ علمی، آپ کی وسعتِ نظر، آپ کی غیر معمولی فکر و فراست، آپ کا حسنِ استدلال اس کے ایک ایک لفظ سے نمایاں ہے اور مجھے افسوس ہے کہ مَیں کیوں اس وقت تک بے خبر رہا۔ کاش کہ مَیں اس کی تمام جلدیں دیکھ سکتا۔ کل سورۃ ہود کی تفسیر میں حضرت لوط علیہ السلام پر آپ کے خیالات معلوم کر کے جی پھڑک گیا اور بے اختیار یہ خط لکھنے پر مجبور ہو گیا کہ آپ نے ھٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِیْ کی تفسیر کرتے ہوئے عام مفسرین سے جدا بحث کا جو پہلو اختیار کیا ہے، اُس کی داد دینا میرے امکان میں نہیں۔ خدا آپ کو تادیر سلامت رکھے‘‘۔ (یہ 1963ء میں لکھا ہے)

(الفضل 17/ نومبر 1963ء۔ صفحہ 3۔ بحوالہ ماہنامہ خالد سیدنا مصلح موعود نمبر جون، جولائی 2008ء صفحہ 324-325)

مولانا عبدالماجد دریا آبادی جو خود بھی مفسرِ قرآن تھے اور ’’صدقِ جدید‘‘ کے مدیر تھے۔ حضور کی وفات پر انہوں نے لکھا کہ:

’’قرآن اور علومِ قرآن کی عالمگیر اشاعت اور اسلام کی آفاق گیر تبلیغ میں جو کوششیں انہوں نے سرگرمی، اولوالعزمی سے اپنی طویل عمر میں جاری رکھیں، اُن کا اللہ انہیں صلہ دے۔ علمی حیثیت سے قرآنی حقائق و معارف کی جو تشریح، تبیین اور ترجمانی وہ کر گئے ہیں اس کا بھی ایک بلند و ممتاز مرتبہ ہے‘‘۔

(بحوالہ ماہنامہ خالد سیدنا مصلح موعود نمبر جون، جولائی 2008ء، صفحہ 325)

پس یہ مَیں نے پیشگوئی کے پس منظر کا، پیشگوئی کا اور اس کا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی کے بارے میں پورا ہونے کا مختصر بیان کیا ہے۔

آپ کے علمی کارنامے ایسے ہیں جو دنیا کو نیا انداز دینے والے ہیں، جس کا دنیا نے اقرار کیا، جس کے چند نمونے میں نے پیش کئے ہیں۔ معاشی، اقتصادی، سیاسی، دینی، روحانی سب پہلوؤں پر آپ نے جب بھی قلم اٹھایا ہے یا تقریر کے لئے کھڑے ہوئے ہیں، یا مشوروں سے امتِ مسلمہ یا دنیا کی رہنمائی فرمائی تو کوئی بھی آپ کے تبحرِ علمی اور فراست اور ذہانت اور روحانیت سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ آپ مصلح موعودؓ تھے، دنیا کی اصلاح کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو بھیجا تھا، جس میں روحانی، اخلاقی اور ہر طرح کی اصلاح شامل تھی۔

جیسا کہ مَیں نے کہا کہ آپ کا باون سالہ دورِ خلافت تھا اور آپ نے خطباتِ جمعہ کے علاوہ بے شمار کتب بھی تحریر فرمائی ہیں۔ تقاریر بھی فرمائی ہیں، جن کو جب تحریر میں لایا گیا یا لایا جا رہا ہے تو ایک عظیم علمی اور روحانی خزانہ بن گیا ہے اور بن رہا ہے۔ فضلِ عمر فاؤنڈیشن جو آپ کی وفات کے بعد قائم کی گئی تھی، خلیفۃ المسیح الثالث نے قائم فرمائی تھی۔ وہ آپ کا سب مواد جو ہے کتب کی صورت میں شائع کر رہی ہے اور آج تک اس پر کام ہو رہا ہے۔ اب تک خطبات کے علاوہ اکیس جلدیں آ چکی ہیں جو انوار العلوم کے نام سے مشہور ہیں۔ اور یہ ہر جلد جو ہے کم از کم چھ سو، سات سو صفحات پر مشتمل ہے۔

فضلِ عمر فاؤنڈیشن کو بھی اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مَیں کہتا ہوں کہ اپنے کام میں تیزی پیدا کریں۔ ان کو اشاعت کے اس کام کو جو وہ اردو میں اکٹھا جمع کر رہے ہیں، جلد از جلد ختم کرنا چاہئے پھر اس کا ترجمہ بھی مختلف زبانوں میں شائع کرنا ہے۔

حضرت مصلح موعود نے ایک جگہ فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کی تمام زبانوں کو چند زبانوں میں جمع کر کے ہمارے لئے کام آسان کر دیا ہے۔ بے شمار زبانیں ہیں لیکن چند مشہور زبانوں نے تقریباً دنیا پر قبضہ کر لیا ہے۔ آپ کی مراد تھی کہ اردو عربی کے علاوہ انگلش، جرمن اور فرنچ زبانیں جو ہیں وہ مختلف علاقوں میں تقریباً دنیا میں اکثر بولی اور سمجھی جاتی ہیں۔ تو اگر ان میں ترجمہ ہو جائے تو نوّے فیصد آبادی تک ہمارا پیغام پہنچ سکتا ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ کی بعض کتب کا ترجمہ ہو چکا ہے، لیکن ابھی بہت سی کتب ایسی ہیں جن کا دنیا کی علمی، روحانی پیاس بجھانے کے لئے دنیا تک پہنچنا ضروری ہے۔ ابھی تک تو یہ ترجمہ جو ہے وہ دوسرے ادارے کر رہے ہیں، فضلِ عمر فاؤنڈیشن نہیں کر رہی۔ لیکن اصل کام تو یہ فضلِ عمر فاؤنڈیشن کا ہے۔ اگر پہلے نہیں بھی تھا تو مَیں اب ان کو اس طرف توجہ کرواتا ہوں۔ کیونکہ جماعت کے دوسرے ادارے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کی طرف پہلے توجہ کریں گے اور کر رہے ہیں۔ ساتھ ساتھ جس حد تک ممکن ہوتا ہے حضرت مصلح موعود کی کتب بھی ترجمہ ہو رہی ہیں اور جماعتی لٹریچر بھی ترجمہ ہو رہا ہے۔ بہر حال فضلِ عمر فاؤنڈیشن کو بھی اپنے کام میں وسعت پیدا کرنی چاہئے۔ حضرت مصلح موعود کی ان کتابوں کے ترجمے نہ ہونے کی وجہ سے، بعض لوگوں نے سرقہ بھی کر لیا۔ آپ کی کتب لے کے نقل کر لیں۔ اپنے نام سے ترجمہ کر کے شائع کر دیں۔ چنانچہ ابھی مجھے عربی ڈیسک کے ہمارے ایک مربی صاحب نے بتایا کہ منہاج الطالبین جو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک کتاب ہے جو اخلاقیات اور تربیت پر ایک معرکۃ الآراء کتاب ہے، اس سے مواد لے کر ایک صاحب نے اس کو عربی میں اپنی کاوش کے نام سے شائع کر دیا جن کو اردو بھی آتی تھی۔ جبکہ اس کے بارے میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریر فرمایا ہے کہ ’’مَیں نے اس مضمون پر غور کیا اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ایسا جدید مضمون میری سمجھ میں آیا ہے جس نے اخلاق کے مسئلے کی کایا پلٹ دی ہے‘‘۔ (منہاج الطالبین انوار العلوم جلد 9 صفحہ 179 مطبوعہ ربوہ)

پس آپ کے کام کو دیکھ کر حضرت مصلح موعودؓ کی پیشگوئی کی شوکت اور روشن تر ہو کر ہمارے سامنے آتی ہے اور جیسا کہ مَیں نے کہا اصل میں تو یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی ہے، جس سے ہمارے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلیٰ اور دائمی مرتبے کی شان ظاہر ہوتی ہے۔ لیکن ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اس پیشگوئی کے پورا ہونے کا تعلق صرف ایک شخص کے پیدا ہونے اور کام کر جانے کے ساتھ نہیں ہے۔ اس پیشگوئی کی حقیقت تو تب روشن تر ہو گی جب ہم میں بھی اُس کام کو آگے بڑھانے والے پیدا ہوں گے جس کام کو لے کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آئے تھے اور جس کی تائید اور نصرت کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو مصلح موعود عطا فرمایا تھا جس نے دنیا میں تبلیغِ اسلام اور اصلاح کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتیں لگا دیں۔

پس آج ہمارا بھی کام ہے کہ اپنے اپنے دائرے میں مصلح بننے کی کوشش کریں۔ اپنے علم سے، اپنے قول سے، اپنے عمل سے اسلام کے خوبصورت پیغام کو ہر طرف پھیلا دیں۔ اصلاحِ نفس کی طرف بھی توجہ دیں۔ اصلاحِ اولاد کی طرف بھی توجہ دیں اور اصلاحِ معاشرہ کی طرف بھی توجہ دیں۔ اور اس اصلاح اور پیغام کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے بھرپور کوشش کریں جس کو منبع اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بنایا تھا۔ پس اگر ہم اس سوچ کے ساتھ اپنی زندگیاں گزارنے والے ہوں گے تو یوم مصلح موعود کا حق ادا کرنے والے ہوں گے، ورنہ تو ہماری صرف کھوکھلی تقریریں ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

جمعہ کے بعد مَیں ایک حاضر جنازہ بھی پڑھاؤں گا جو مکرمہ قانتہ آرچرڈ صاحبہ اہلیہ مکرم مولانا بشیر احمد صاحب آرچرڈ مرحوم کا ہے جو 16/ فروری 2011ء کو اکاسی سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پوتی، حضرت خلیفہ علیم الدین صاحب کی بیٹی اور حضرت امّ ناصر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بھتیجی تھیں جو حضرت امّ ناصر خلیفۃ المسیح الثانی کی پہلی حرم تھیں۔ صوم و صلوٰۃ کی پابند، بہت سادہ مزاج اور صابر شاکر خاتون تھیں۔ یہ غریب پرور تھیں۔ مہمان نواز تھیں۔ خلافت سے انتہا محبت رکھنے والی تھیں۔ مخلص خاتون تھیں۔ تعلق باللہ اور توکل الی اللہ آپ کی نمایاں خوبیاں تھیں۔ آپ نے اپنے واقفِ زندگی شوہر کے شانہ بشانہ بھرپور خدمت کی توفیق پائی۔ ٹرینیڈاڈ اور گیانا میں لجنہ کی سرگرم رُکن اور لجنہ اماء اللہ سکاٹ لینڈ کی دس سال سے زائد صدر لجنہ رہیں۔ لجنہ اور ناصرات کی تعلیم و تربیت کے لئے ہمیشہ کوشاں رہتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ ان کے پسماندگان میں دو بیٹیاں اور تین بیٹے ہیں۔ چار بچے تو مَیں جانتا ہوں جماعتی خدمات میں پیش پیش ہیں۔ اور کافی حد تک جماعتی خدمت کرنے والے ہیں۔

بشیر آرچرڈ صاحب نے انڈیا میں ملٹری ڈیوٹی کے دوران اسلام قبول کیا تھا اور پھر 1945ء میں قادیان میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات کی اور جماعت میں شامل ہوئے۔ 1946ء میں زندگی وقف کر کے پہلے انگریز مبلغ بننے کا شرف حاصل کیا تھا۔ ان کی اہلیہ کا انتخاب بھی حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بذاتِ خود فرمایا تھا۔ ویسٹ انڈیز اور سکاٹ لینڈ، آکسفورڈ میں بطور مبلغ خدمات سرانجام دیں۔ جب آپ احمدی ہوئے ہیں تو اس وقت حضرت مصلح موعود نے فرمایا تھا کہ پہلے تو میرا خیال نہیں تھا کہ انگریزوں میں اسلام کی طرف رجحان ہو گا لیکن ان کو دیکھ کر مجھے خیال پیدا ہوا ہے اور مَیں امید رکھتا ہوں کہ انگریزوں میں بھی اسلام کی طرف توجہ پیدا ہو گی اور وہ اسلام قبول کریں گے، انشاء اللہ۔ بہر حال اپنے میاں کے ساتھ انہوں نے بڑی وفا کے ساتھ ہر جگہ جماعتی خدمات ادا کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے۔ ان کے سب بچوں کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔

خطبہ ثانیہ کے بعد حضور انور نے فرمایا:

یہ جنازہ کیونکہ حاضر ہے اس لئے نماز کے بعد مَیں جنازہ پڑھانے کے لئے باہر جاؤں گا۔ احباب یہیں صفوں میں کھڑے رہیں۔

امریکہ کے ساؤتھ ریجن میں
بعض تعلیمی، تبلیغی اور تربیتی مساعی کا تذکرہ

(رپورٹ: محمد ظفراللہ ھنجرا۔ مبلغ ساؤتھ ریجن۔ امریکہ)

ہیوسٹن انٹرفیتھ کانفرنس

8 جنوری کو ہیوسٹن میں ایک انٹرفیتھ کانفرنس جس کا عنوان ''اپنے ملک سے وفاداری'' (Loyalty to one's country) تھا کا انعقاد کیا گیا۔ اس عنوان کی اہمیت کے پیش نظر اس کانفرنس میں صرف یہود اور عیسائی مقررین کو اپنے اپنے نکتہ نظر پیش کرنے کی دعوت دی گئی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ آج کل امریکہ اور دوسرے یورپی ممالک میں ایک مسلمان کے برے فعل کو اسلام کے ساتھ وابستہ کردیا جاتا ہے اور پھر یہ موضوع میڈیا کی زینت بنا رہتا ہے جو اسلام اور بانیٔ اسلام کے خلاف زہر اگلتا رہتا ہے۔ ان غلط فہمیوں کو دور کرنے اور اصل حقیقت کو واضح کرنے کیلئے ایسی کانفرنسز بہت ضروری ہیں تاکہ پرسکون اور غیر متعصب فضا میں بیٹھ کر دوسروں کے دلوں میں حقیقی اسلام کا تصور اجاگر کیا جاسکے۔ اس پس منظر میں اس کانفرنس کا انعقاد ہیوسٹن جماعت کی طرف سے اسلام کی خدمت کی ایک ادنیٰ سی کوشش تھی۔

اس کانفرنس کے پہلے مقرر Rabbi Robert Haas تھے جو یہودی مذہب سے وابستہ ہیں۔ انہوں نے اپنی تقریر میں خصوصیت سے اس بات کا تذکرہ کیا کہ یہود ہمیشہ اپنے اپنے ملکوں میں حکومت کے وفادار رہے ہیں۔ اپنی تقریر کے آخر پر جارج واشنگٹن کے اس خط کا ذکر کیا جس میں ایک فاضل یہودی کی اپنے ملک کی خاطر کی گئی مالی امداد کو خراجِ تحسین پیش کیا گیا ہے۔ Rice یونیورسٹی کے پروفیسر Dr. Lynn Mitchel نے حب الوطنی کے حوالہ سے عیسائیت کی تعلیم کا نکتہ نظر واضح کیا نیز تاریخ کے حوالے سے عیسائیوں کی وطن کیلئے جانی قربانی، فوجی خدمات، فوج میں شمولیت اور ملک میں قیامِ امن کی کاوشوں کو خلاصۃً ان کی وفاداری کے ثبوت کے طور پر پیش کیا۔

مکرم مولانا اظہر حنیف صاحب نائب امیر امریکہ نے اسلام کے نقطۂ نظر سے قرآن و حدیث اور آنحضرت ﷺ کے اپنے نمونوں سے اس مضمون پر تفصیل سے بات کی کہ سامعین اور مقررین بھی اسلام کی عمدہ تعلیم سے متاثر نظر آئے اور انہوں نے اس بات کا برملا اظہار کیا کہ میڈیا کو بھی اس نقطۂ نظر کو پیش کرنا چاہئے۔ ان سب شکوک و شبہات اور سوالات کے جواب دیئے جو میڈیا نے مسلمانوں اور اسلام کے خلاف پیدا کئے ہوئے ہیں کہ مسلمان امریکہ اور یورپ کے وفادار نہیں ہیں۔

کانگرس کی ممبر Sheila Jackson Lee نے بذریعہ ٹیلیفون ایڈریس کیا اور جماعت احمدیہ ہیوسٹن کی اس تعلیمی کانفرنس کے انعقاد اور محبت اور بھائی چارہ کے فروغ کی کوشش کو سراہا۔

آخر پر معزز مہمان جج Ed Emmett نے اپنے خیالات کا اظہار ان الفاظ سے کیا کہ کاش میڈیا اس کو نشر کرے تو اسلام کے متعلق بہت سارے شکوک و شبہات دور ہوجائیں۔ آپ نے مزید کہا کہ اس کانفرنس میں مثبت انداز میں عمدہ تعلیمات پیش کی گئی ہیں جو میرے لئے بھی ازدیادِ علم کا موجب بنی ہیں۔

خدا کے فضل سے 90 سے زائد مہمان تھے اور ان میں سے بعض ایسے بھی تھے جنہیں پہلی بار مسجد میں آنے کا اتفاق ہوا تھا۔

Houston میں میڈیا ٹریننگ کانفرنس

اس زمانے میں تبلیغ اور تربیت میں میڈیا ایک اہم کردار ادا کررہا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اس اہمیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے MTA کا اجرا فرمایا تھا اور جماعت کی تربیت اور تبلیغ میں اس کا ایک اہم کردار ہے۔ دوسرے TV چینلز پر اسلام کی تصویر ایک منفی انداز میں پیش ہوتی ہے اور بعض اوقات بروقت جواب کیلئے فراست اور ہوشیاری کی ضرورت ہوتی ہے اور لوگ TV کو انٹرویو دینے سے گھبراتے ہیں کہ کہیں غلط جواب منہ سے نہ نکل جائے ورنہ جگ ہنسائی ہوگی۔ اس اہمیت اور ضرورت کو سامنے رکھتے ہوئے احباب جماعت کو سکھانے کیلئے مکرم ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب اور آپ کی ٹیم بڑی محنت اور جانفشانی سے کام کررہی ہے گزشتہ سال Houston میں یہ ٹریننگ کلاس رکھی گئی۔ اس وقت وہ صرف گنتی کے چند لوگوں تک محدود تھی لیکن افادیت کی وجہ سے یہ فیصلہ کیا گیا کہ اس کلاس کو پھیلا کر سب کیلئے عام کردیا جائے۔ چنانچہ اس دفعہ دوبارہ 16 جنوری کو ہیوسٹن میں اس کا انعقاد کیا گیا جس میں ڈاکٹر صاحب نے اس موضوع سے متعلق ہدایات دیں اور اس کی ضرورت اور اہمیت پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد مکرم محمد احمد چودھری صاحب نے اس کلاس کو جاری رکھا اور شام 5 بجے تک کلاس جاری رہی۔ جس میں ان سوالات کے جوابات بھی دیئے گئے جو کہ آج کل امریکن TV چینلز پر زبان زدِ عام ہیں۔ خدام، اطفال اور لجنات کی پریکٹس کروائی گئی۔ انہوں نے خوب دلچسپی سے اس پروگرام کو سنا اور اس میں حصہ لیا۔

Dallas میڈیا ٹریننگ کلاس

15 جنوری بروز ہفتہ صبح نو بجے ڈیلس میں ایسی ہی ٹریننگ کلاس شروع ہوئی۔ ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب نے اپنے ابتدائی خطاب میں اس کلاس کی ضرورت اور اہمیت بیان کی کہ اس وقت ہر احمدی کو اسلام کے دفاع کیلئے سینہ سپر ہوجانا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام وہ کامیاب جرنیل تھے جنہوں نے اسلام اور حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ پر اٹھنے والے ہر اعتراض کو اپنے سینے پر لیا اور اس کا جواب دیا۔ اور آج مسلمان سکالر بھی گواہی دیتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانیؑ نے اسلام کے دفاع کا حق ادا کردیا جبکہ دوسرے علماء باہم دست و گریبان تھے اور عیسائیت کے اعتراضات کے جوابات دینے کا حوصلہ ہی نہیں تھا۔

اس کے بعد ٹیم کے دوسرے ممبران نے ہر زاویے سے رہنمائی کی۔ یہ کلاس حاضرین کیلئے بڑی کشش کا موجب رہی اور انہوں نے بہت کچھ سیکھا اور اس کی پریکٹس بھی کروائی گئی۔ آخر پر ڈاکٹر صاحب نے ان سوالات کے جوابات دیئے جو آج کل اسلام کے خلاف پیش کئے جاتے ہیں۔

اطفال، خدام تربیتی کیمپ

گرمیوں کی چھٹیوں میں عموماً تربیتی کیمپ منعقد کئے جاتے ہیں۔ اسی طریق پر اس دفعہ دسمبر کی چھٹیوں میں بھی ڈیلس میں 17 سے 19 دسمبر تک ایک تربیتی کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ Houston میں تین دن کیلئے مسجد میں کیمپ تھا جس میں قیام و طعام کا انتظام کیا گیا تھا۔ دورانِ کیمپ خدام کو نمازِ تہجد و فجر کی امامت اور درس القرآن کریم کی سعادت ملتی رہی۔ 8 گھنٹے کی تربیتی کلاس میں دینی معلومات، نماز، عقائد اور دوسرے اسلامی مسائل سکھائے گئے۔ سوال و جواب کے سیشن بھی ہوئے۔ دو گھنٹے سپورٹس کروائی جاتی رہیں اور تقریری مقابلے بھی ہوئے۔ خدا کے فضل سے 35 خدام و اطفال نے باقاعدگی سے شمولیت کی اور اس سے خوب فائدہ اٹھایا اور آئندہ بھی ایسے پروگرام کرنے کی خواہش ظاہر کی۔

سالِ نَو کے آغاز پر اجتماعی تہجد

خدا کے فضل سے ساؤتھ ریجن میں ڈیلس، آسٹن اور ہیوسٹن میں نئے سال کی آمد پر مسجد میں باجماعت نماز تہجد اور فجر کا انتظام ہمیشہ دستور رہا ہے۔ اس سال بھی رات قیام مسجدوں میں رہا۔ نوافل اور دعاؤں سے نئے سال کا استقبال کیا گیا۔ Houston میں صبح باجماعت نماز تہجد اور فجر کے بعد درس قرآن کریم ہوا جس میں جماعت کی کثیر تعداد موجود تھی۔ خدا کرے یہ سال جماعت کی مزید ترقی کا پیش خیمہ ہو، آمین۔ بعد ازاں لجنہ اماء اللہ نے سب کیلئے لذیذ ناشتے کا انتظام کیا ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔ آمین۔

Austin, Dallas تربیتی سیمینار

مورخہ 15 جنوری کو آسٹن جماعت میں تربیتی سیمینار منعقد کیا گیا اور اگلے دن Dallas میں یہ سیمینار ہوا۔ اس کا موضوع تھا ''امن کس طرح حاصل کیا جاتا ہے؟''

اس میں پوری جماعت کے ممبران کو مدعو کیا گیا تھا اور Interactive ہونے کی وجہ سے شروع سے آخر تک یہ سیمینار انتہائی دلچسپی سے اٹینڈ کیا گیا۔ سیکرٹری صاحب نے سلائیڈز کی مدد سے درجہ بدرجہ ان عناصر کی وضاحت کی جو ایک متوازن شخصیت میں ہونے چاہئیں یعنی فکر، عقل اور عمل۔ ان اجزائے ترکیبی سے ایک فرد متوازن شخصیت کے طور پر ابھر کر سامنے آتا ہے۔ ایسے افراد سے پُرامن گھر تشکیل پاتے ہیں اور جب ایک گھر امن کا گہوارہ ہوگا تو جماعتوں میں اور معاشروں میں بھی امن ہوگا۔ اس موضوع کو مزید آگے بڑھاتے ہوئے آپ نے خالص اسلامی نقطہ نگاہ سے 'امن' کی وضاحت کی۔ ایک گھر میں امن کی بنیاد کا انحصار بچوں کی تربیت پر ہوتا ہے۔

اگر ایک بچے کو شروع سے پرامن ماحول میں، متوکل و پرسکون ماں باپ کی طرف سے خالص مذہبی ماحول کے تحت تربیت ملے گی تو وہ بچہ بڑا ہوکر اپنے خاندان، معاشرہ اور جماعت کیلئے ایک پُرامن فرد ثابت ہوگا۔ صرف اپنے گھر کی حد تک ہی نہیں بلکہ ایک عظیم تبلیغی ذمہ داری جو آج ہم پر ہے اس کیلئے ہمیں اپنے تعلیمی معیار کو بڑھانے، اسلامی روایات کا گہرا علم رکھنے اور ہر طرح کے حالات میں خود کو ایک مضبوط کردار کے طور پر پیش کرنے کی ضرورت ہے۔ بنیادی مذہبی ارکان کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ ان تعلیمات سے دُوری ہی آج دنیا کیلئے بے چینی اور بے یقینی کی فضا پیدا کررہی ہے۔

اپنے نفس کے محاسبہ اور روحانی ترقی کے جائزہ کیلئے مکرم سیکرٹری صاحب نے ایک Handout سب میں تقسیم کیا جو دس شرائط بیعت، روحانی ترقی کے ضامن بنیادی ارکان کی پاسداری یعنی نماز، اطاعت، سچائی، توکل، حیا وغیرہ امور کے ذاتی تجزیہ پر مشتمل تھا۔ اس Handout کا مقصد یہ اندازہ لگانا تھا کہ خدا اور رسول کے احکام کی روشنی میں ہم کس حد تک اپنے عہد کو پورا کررہے ہیں۔ اپنی کمزوریوں پر قابو پانے کیلئے کیا اقدامات کئے جاسکتے ہیں۔ اس سیمینار کے آخر پر ممبرات و ممبران کی جانب سے سیکرٹری صاحب سے سوالات پوچھے گئے۔

آسٹن کی طرح اگلے روز ڈیلس میں یہی پروگرام تھا، وہاں بھی جماعت کی کثیر تعداد اس تربیتی سیمینار سے مستفید ہوئی۔

اس کے علاوہ ساؤتھ ریجن میں معمول کے مطابق قرآن کریم، وقف نو، خدام اور اطفال کی کلاسز جاری ہیں۔ جماعت کے تعارفی پمفلٹ کی تقسیم اور معززین شہر سے ملاقات کی بھی کوششیں جاری ہیں۔ Katy کے میئر سے مورخہ 13 جنوری سائپرس ہیوسٹن کے صدر صاحب نے ملاقات کی، جماعت کا تعارف ہوا اور جماعت کا سووینیئر Mosques around the world تحفۃً پیش کیا گیا۔ انہوں نے آئندہ کیلئے بھی ملاقات اور محبت کا یقین دلایا ہے۔

ریڈیو پروگرام

ہر ہفتہ اور اتوار ہیوسٹن میں ریڈیو کا ایک گھنٹہ روزانہ پروگرام ہوتا ہے۔ فروری سے ہر شام 6 سے 7 بجے تک 1320 AM-WWW.KXYZ بذریعہ انٹرنیٹ دنیا کے ہر کنارے میں اس کو سن سکتے ہیں، انشاءاللہ۔

چرچ میں تبلیغ

22 جنوری کو ایک چرچ کی طرف سے ہمیں ناشتہ کی دعوت دی گئی تھی۔ خاکسار، مرزا مظفر احمد صاحب سیکرٹری تبلیغ کے ساتھ وہاں گیا۔ سب کے ساتھ تعارف اور ناشتے کے بعد چرچ کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ پادری صاحب نے میرا اور جماعت احمدیہ کا تعارف کروایا۔ خاکسار کو سٹیج پر اظہارِ خیال کی دعوت دی گئی۔ خاکسار نے جماعت احمدیہ کا تعارف کروانے کے بعد انٹرفیتھ میٹنگ کی اہمیت بیان کی نیز حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دوبارہ آمد کے عقیدہ کی وضاحت کی۔ دلائل کی رو سے ثابت کیا کہ اسلام ایک زندہ، صلح و آشتی پھیلانے والا مذہب ہے۔ سامعین کو اپنے تعاون کا یقین دلایا جس کے جواب میں ان سب نے مسجد کی زیارت کے لئے آنے اور اپنی محبت و اخوت اور تعاون کا یقین دلایا۔ اس موقعہ پر 50 کے قریب حاضری تھی۔

قارئین سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری ناچیز مساعی میں بہت برکت ڈالے اور ان کے شیریں ثمرات ظاہر ہوں۔

خریداران الفضل انٹرنیشنل سے گزارش

الفضل انٹرنیشنل کے ہر خریدار کو ایک AFC نمبر دیا جاتا ہے جو آپ کے ایڈریس لیبل کے ساتھ درج ہوتا ہے۔ یہ آپ کا خریداری نمبر ہے۔ براہ کرم یہ نمبر محفوظ رکھیں اور دفتر سے خط و کتابت اور رابطہ کے وقت اس نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء (مینیجر)

ہو فضل تیرا یا ربّ یا کوئی ابتلا ہو راضی ہیں ہم اُسی میں جس میں تیری رضا ہو

الٰہی جماعتوں پر آنے والے ابتلا ان کی سچائی کی دلیل ہیں

(انجینئر) محمد ایوب۔ سوئٹزر لینڈ

(دوسری اور آخری قسط)

حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل

ہم احمدی مسلمانوں کو دعویٰ ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے غلام اور سپاہی ہونے کے ناطے تبلیغ کرنا ہمارا جزوِ ایمان ہے۔ ہمیں قطعاً کوئی ڈر نہیں کیونکہ احمدی تو ڈرنے کے لئے پیدا ہی نہیں کیا گیا۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ کا حوالہ پیشِ خدمت ہے۔ آپ نے فرمایا:

''اور یہ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ (آل عمران :174) کا دل سے نکلا ہوا نعرہ ہے جو مسلمانوں کو ہمیشہ قوی تر کرتا چلا جاتا ہے۔ یہ کوئی ایک دو واقعات نہیں ہیں بلکہ صحابہ کی تاریخ اس سے بھری پڑی ہے کہ دشمن کا ایک ہونا اور مومنین کو یا صحابہ کو خوفزدہ کرنے کی کوشش کرنا کبھی کامیاب نہیں ہو سکا۔

آج بھی یہی اعلان اور جواب ہے جو ایک حقیقی مومن کا ہونا چاہئے۔ آج مسیحِ محمدی کی جماعت کے افراد کو بھی اسی طرح خوف دلانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ لیکن مومنوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ کسی گروہ، کسی ٹولے، کسی اسمبلی یا کسی تنظیم کے ڈرانے سے نہیں ڈرتے۔ بلکہ ہمیشہ صبر اور استقامت دکھاتے ہوئے اپنے ایمان میں پختگی پیدا کرتے چلے جاتے ہیں۔ ماریں کھاتے ہیں، صبر کرتے ہیں۔ مالی نقصان اٹھاتے ہیں لیکن ایمان میں لغزش نہیں آنے دیتے۔ شہید کئے جاتے ہیں کہ اس طرح ان کے عزیز، بیوی، بچے، ماں باپ، بہن بھائی خوفزدہ ہو کر دین چھوڑ دیں گے لیکن مومنین کے خلاف یہ سب منظّم سازشیں انہیں مخالفین کے گروہ کے رعب میں نہیں آنے دیتیں بلکہ ان کا جواب ہمیشہ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ (آل عمران:174) ہوتا ہے۔ ہمیشہ ان کی نظر خدا تعالیٰ پر ہوتی ہے۔ دشمن جب شور وفغاں میں بڑھتا ہے تو وہ یارِ نہاں میں اور زیادہ ڈوبنے کی کوشش کرتے ہیں۔

پس آج دنیا کے بعض ممالک میں احمدیت کی مخالفت ہے تو یہ احمدیت کی سچائی کی دلیل ہے۔ یہ بات ہمیں پہلے سے زیادہ دعاؤں کی طرف متوجہ کرنے والی ہوتی ہے اور ہونی چاہئے۔ اس مخالفت نے اور گروہ بندی نے، بلکہ تمام 72 فرقوں نے جمع ہو کر، مخالفت میں پورا زور لگا کر پاکستان میں احمدیوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچایا نہ پہنچا سکتے ہیں۔ مومن کے نزدیک ظاہری نقصان کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔ اصل چیز ایمان کی دولت ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر شہید کی شہادت کے بعد ان کے بیوی بچوں، ماں باپ اور عزیزوں کی طرف سے مَیں ایمان میں مضبوطی اور پہلے سے بڑھ کر اخلاص و وفا کے اظہار کے خطوط وصول کرتا ہوں۔ یہی حال مخالفت کا آج کل ہندوستان کے بعض علاقوں میں ہے۔ تمام مولوی ٹولے جمع ہو گئے ہیں اور احمدیوں کو، نومبائعین کو تکلیف پہنچانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اپنے دین سے پھیرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہی حال بنگلہ دیش میں تھا اور اب بھی جب ان کو موقع ملتا ہے کہیں کہیں ہو جاتا ہے۔ یہی حال عرب کے بعض ممالک میں ہے۔ شام ہو یا مصر ہو یا کوئی اور دوسرا علاقہ ہو جہاں احمدیوں کا پتا چلتا ہے، حکومتی ادارے انہیں خوفزدہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہی حال بلغاریہ میں احمدیوں سے کیا جا رہا ہے تا کہ وہ احمدیت چھوڑ دیں۔ سرکاری مفتی پولیس کے ذریعہ دباؤ ڈلواتا ہے۔ یہی حال روس کی بعض مسلمان ریاستوں میں ہے۔ وہاں کا جو مرکزی مفتی ہے وہ حکومتی ایجنسیوں کے ذریعہ سے ہمارے مبلغین اور افرادِ جماعت پر دباؤ ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ غرض دنیا کے مختلف ممالک میں مسیح محمدی کی جماعت کی مخالفت اس کی عالمگیریت ثابت کرتی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی صفتِ حسیب کو سمجھنے والے ہمیشہ، ہر جگہ یہی جواب دیتے ہیں کہ جتنی چاہے گروہ بندیاں کر کے مخالفتیں کر لو۔ ہمارا ہمیشہ یہ جواب ہے کہ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ (آل عمران:174) کیونکہ ہم نے اپنے آقا ومطاع حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ سے یہی سیکھا ہے۔ پس احمدیوں کو ہمیشہ صبر اور برداشت سے بغیر کسی خوف کے ان تکلیفوں کو برداشت کرتے چلے جانا چاہئے۔ اور اپنے ایمانوں میں مضبوطی پیدا کرتے چلے جانا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اس بات کی اس طرح بھی وضاحت فرمائی ہے۔ فرمایا کہ:

''اس آیت میں یہ سمجھایا گیا ہے کہ حقیقی شجاعت کی جڑ صبر اور ثابت قدمی ہے۔ اور ہر ایک جذبہ نفسانی یا بلا جو دشمنوں کی طرح حملہ کرے اس کے مقابل ثابت قدم رہنا اور بزدل ہو کر بھاگ نہ جانا، یہی شجاعت ہے''۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 359)

پس یہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس آیت کا ایک اور مضمون کھولا ہے کہ ظاہری دشمنی کے علاوہ بھی ایک دشمنی ہے اور وہ دشمن ہے جو نفسانی جذبہ ہے۔ اور یہ بھی ایک بلا ہے جو دشمن کی طرح حملہ کرتی ہے۔ اس کے مقابل پر بھی ثابت قدم رہنا کہ یہی مومنانہ شان ہے۔ ظاہری دشمن کے مقابلے کی طاقت تو تب پیدا ہو گی جب نفسانی جذبے کے حملے کا مقابلہ کر سکو گے۔ ایمان میں ترقی اس وقت ہوتی ہے جب یہ خیال دل میں رہے کہ سب کچھ خدا کا ہے اور اس کی خاطر ہمارا اٹھنا بیٹھنا ہے۔ اگر زمانے کی ہوا وہوس سے مرعوب ہو گئے اور اس رَو میں بہ گئے جس میں زمانہ چل رہا ہے تو مخالفین کے ٹولوں اور جان مال کے نقصان کی برداشت کی طاقت بھی نہیں رہے گی۔ پس نفسانی دشمن پر بھی قابو پانا اور اس کے سامنے ثابت قدمی دکھانا مومن کے لئے انتہائی ضروری ہے۔ اور پھر یہی چیز جیسا کہ مَیں نے کہا، ظاہری دشمن کے مقابلے کے لئے بھی طاقت بخشے گی۔ اور حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ (آل عمران:174) کا نعرہ دل سے اٹھے گا اور عرش پر پہنچے گا۔ اور پھر اللہ تعالیٰ کے حسیب ہونے کے وہ نظارے نظر آئیں گے جس کا تصور بھی انسانی سوچ سے باہر ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:۔

''اس جماعت میں جب داخل ہوئے ہو تو اس کی تعلیم پر عمل کرو۔ اگر تکالیف نہ پہنچیں تو پھر ثواب کیونکر ہو۔ پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں تیرہ برس دکھ اٹھائے۔ تم لوگوں کو اس زمانے کی تکالیف کی خبر نہیں اور نہ وہ تم کو پہنچیں ہیں۔ مگر آپ نے صحابہ (رضوان اللہ علیھم) کو صبر ہی کی تعلیم دی۔ آخر کار سب دشمن فنا ہو گئے۔ ایک زمانہ قریب ہے کہ تم دیکھو گے کہ یہ شریر لوگ بھی نظر نہ آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا ہے کہ اس پاک جماعت کو دنیا میں پھیلائے۔ اب اس وقت یہ لوگ تمہیں تھوڑے دیکھ کر دکھ دیتے ہیں۔ مگر جب یہ جماعت کثیر ہو جائے گی تو یہ سب خود ہی چُپ ہو جائیں گے۔ اگر خدا تعالیٰ چاہتا تو یہ لوگ دُکھ نہ دیتے اور دکھ دینے والے پیدا نہ ہوتے مگر خدا تعالیٰ ان کے ذریعہ سے صبر کی تعلیم دینا چاہتا ہے۔ تھوڑی مدت صبر کے بعد دیکھو گے کہ کچھ بھی نہیں ہے۔ جو شخص دکھ دیتا ہے، یا تو وہ توبہ کر لیتا ہے، یا فنا ہو جاتا ہے''۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 5 مارچ 2010ء از حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ)

ہمیں اپنا جائزہ لینے کی ہر روز ضرورت ہے۔ توبہ کرتے ہوئے صحابہ کرام رضوان اللّٰہ علیھم اجمعین کا اسوہ اپنانے کی دلی خواہش ہونی چاہئے۔ صحابہ نے تنگی وعسرت میں آنحضور ﷺ کا ساتھ دیا، بمطابق قرآنِ مجید: اَلَّذِیْنَ اتَّبَعُوْہُ فِیْ سَاعَۃِ الْعُسْرَۃِ (التوبۃ: 117) جنہوں نے تنگی کے وقت اس کی پیروی کی تھی۔ اور ارشادِ ربانی ہے: وَالَّذِیْنَ اتَّبَعُوْھُمْ بِاِحْسَانٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ (التوبۃ:100) اور وہ لوگ جنہوں نے حسنِ عمل کے ساتھ ان کی پیروی کی، اللہ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اس سے راضی ہو گئے۔ سبحان اللہ! کیا اعلیٰ مقام نصیب ہوا۔ اللہ کرے کہ ہمیں بھی یہ مقام نصیب ہو سکے۔ آمین۔

مظلوم احمدیوں پر برکتوں کے دروازے کھولے جائیں گے

مسلم جماعتِ احمدیہ کو حضرت مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یہ پاکیزہ کلمات ہمیشہ یاد رکھنے چاہئیں۔ آپؑ فرماتے ہیں:

''تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے۔ ہر ایک قوم دنیا سے پیار کر رہی ہے اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو اس کی طرف دنیا کو توجہ نہیں۔ وہ لوگ جو زور سے اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں ان کے لئے موقع ہے کہ اپنے جوہر دکھلائیں اور خدا سے خاص انعام پائیں۔ یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعویٰ بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے۔ وہ جو کسی ابتلا سے لغزش کھائے گا وہ کچھ بھی خدا کا نقصان نہیں کرے گا اور بدبختی اس کو جہنم تک پہنچائے گی۔ اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو اس کے لئے اچھا تھا۔ مگر وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کریں گے اور ان پر مصائب کے زلزلے آئیں گے اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی اور دنیا ان سے سخت کراہت کے ساتھ پیش آئے گی۔ وہ آخر فتح یاب ہوں گے اور برکتوں کے دروازے ان پر کھولے جائیں گے۔ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے، ایسا ایمان جو اس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں اور وہ ایمان نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں۔ ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں اور خدا فرماتا ہے کہ وہی ہیں جن کا قدم صدق کا قدم ہے۔''

(رسالہ الوصیت۔روحانی خزائن جلد نمبر20، صفحہ308,309)

بہرحال اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ وہ اپنے بندوں کو پہلے ابتلاؤں کے دریاؤں میں سے گزارتا ہے تب انہیں اپنے قرب سے مشرف کرتا ہے۔ یہ بزدلوں اور منافقوں کا کام ہوتا ہے کہ وہ مصائب کے آنے پر گھبرا جاتے ہیں۔ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ نے سورۃ بقرہ کے ابتداء میں ہی منافق کی یہ علامت بیان فرمائی ہے کہ جب کوئی مصیبت آتی ہے تو وہ ٹھہر جاتا ہے اور جب آرام اور راحت کا وقت آتا ہے تو چل پڑتا ہے۔ مومن وہ ہوتا ہے جو مصائب کے وقت اور بھی مضبوط ہو جاتا ہے۔ چنانچہ غزوہ احزاب کے موقعہ پر جب مسلمانوں سے کہا گیا کہ لوگ اکٹھے ہو رہے ہیں اور وہ تمہیں مارنے کی فکر میں ہیں۔ تو ان کا جواب تھا۔ ھٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰہُ وَ رَسُوْلُہٗ یعنی یہ تو وہی لشکر ہیں جن کا اللہ اور اس کے رسول نے ہم سے وعدہ کیا تھا۔ ان لشکروں سے ہمارے ایمان متزلزل نہیں ہوں گے بلکہ وہ تو اور بڑھیں گے اور ترقی کریں گے۔ پس ایسے امور سے مومنوں کو یہ سمجھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے مدارج کو بلند کرنے کے سامان پیدا کر رہا ہے۔ ہم میں سے کون ہے جس نے ایک دن مرنا نہیں۔ مگر ایک موت کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ طبعی موت ہوتی ہے۔ اور دوسری موت کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ایسے مرنے والے ہمیشہ کے لئے زندہ ہیں۔ بلکہ فرماتا ہے کہ تم ان کو مردہ مت کہو۔ وہ زندہ ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کو رزق مل رہا ہے۔ یعنی ان کی روحانی

MOT
CLASS IV: £48
CLASS VII: £56
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

ترقیات کے سامان متواتر ہوتے چلے جائیں گے۔ دشمن تو یہی چاہتا ہے کہ وہ مومنوں کو مٹا دے اور انہیں غمگین بنا دے۔ مگر جب وہ دیکھتا ہے کہ انہیں مارا جاتا ہے تو یہ اور بھی زیادہ دلیر ہو جاتے ہیں، اور کہتے ہیں کہ خدا نے ہماری ترقی کے کیسے سامان پیدا کیے ہیں تو دشمن کا حوصلہ پست ہو جاتا ہے۔

جب حضرت مسیحِ موعودؑ سیالکوٹ تشریف لے گئے۔ مولویوں نے فساد کیا۔ آپ کی روانگی کے بعد پیچھے رہ جانے والے کچھ احمدی دوستوں پر حملہ کر دیا گیا۔ ان میں سے ایک حضرت مولوی برہان الدین جہلمیؓ بھی تھے۔ ان کو مارا اور منہ میں گوبر ڈال دیا۔ جب شر پسند گوبر آپ کے منہ میں ڈالنے کی کوشش کر رہے تھے تو بجائے اس کے کہ مولوی صاحب انہیں گالیاں دیتے یا شور مچاتے، آپ بڑے اطمینان اور خوشی سے یہ کہتے جاتے تھے کہ سبحان اللہ! یہ دن کسے نصیب ہوتا ہے۔ یہ دن تو اللہ تعالیٰ کے نبیوں کے آنے پر ہی نصیب ہوتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے جس نے مجھے یہ دن دکھایا۔ حضرت مولوی صاحب کا یہ واقعہ اس بات کا بین ثبوت ہے کہ الٰہی جماعتوں پر آنے والے ابتلا ان کی سچائی کی دلیل ہوتے ہیں۔

جماعت نظام الدین کے گھر میں داخل ہوگی

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے تفسیرِ کبیر میں تحریر فرمایا ہے کہ:

''حضرت مسیحِ موعودؑ کو بھی اللہ تعالیٰ نے متواتر بتایا کہ جماعت احمدیہ کو بھی ویسی ہی قربانیاں کرنی پڑیں گی جیسی پہلے انبیاء کی جماعتوں کو کرنی پڑیں۔ چنانچہ ایک دفعہ آپ نے رؤیا میں دیکھا کہ میں نظام الدین کے گھر میں داخل ہوا ہوں۔ نظام الدین کے معنے ہیں ''دین کا نظام'' اور اس رؤیا کا مطلب یہ ہے کہ آخر احمدیہ جماعت ایک دن نظامِ دین بن جائے گی۔ اور دنیا کے تمام نظاموں پر غالب آ جائے گی۔ مگر یہ غلبہ کس طرح ہوگا۔ اس کے متعلق آپؑ رؤیا میں فرماتے ہیں۔ ہم اس گھر میں کچھ حسنی طریق پر داخل ہوں گے اور کچھ حسینی طریق پر داخل ہوں گے۔

(تذکرہ ایڈیشن دوم، صفحہ289)

یہ سب لوگ جانتے ہیں کہ حضرت حسنؓ نے جو کامیابی حاصل کی وہ صلح سے کی اور حضرت حسینؓ نے جو کامیابی حاصل کی وہ شہادت سے حاصل کی۔ پس حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام کو بتایا گیا کہ نظام الدین کے مقام پر جماعت پہنچے گی تو سہی۔ مگر کچھ صلح، محبت اور پیار سے اور کچھ شہادتوں اور قربانیوں کے ذریعہ۔ اگر ہم میں سے کوئی شخص سمجھتا ہے کہ بغیر صلح اور محبت کے اور پیار کے یہ سلسلہ ترقی کرے گا تو وہ بھی غلطی کرتا ہے۔ ہمیں کبھی صلح اور آشتی کی طرف جانا پڑے گا اور کبھی حسینی طریق اختیار کرنا پڑے گا۔ جس کے معنے یہ ہیں کہ ہم نے دشمن کے سامنے مرجانا ہے مگر اس کی بات نہیں ماننی۔ یہ دونوں طریق ہمارے لئے مقدر ہیں۔ نہ خالی مسیحیت والا سلوک ہمارے لئے مقدر ہے نہ خالی مہدویت والا سلوک ہمارے لئے مقدر ہے۔ ایک درمیانی راستہ ہے جس پر ہمیں چلنا پڑے گا۔ ایک غلبہ ہوگا صلح اور محبت اور پیار کے ساتھ اور ایک غلبہ ہوگا قربانیوں کے ساتھ۔ اس کے بعد جماعت نظام الدین کے گھر میں داخل ہوگی اور اسے کامیابی حاصل ہوگی۔''

حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:

''مجھے اس کی عزت اور جلال کی قسم ہے کہ مجھے دنیا اور آخرت میں اس سے زیادہ کوئی چیز بھی پیاری نہیں کہ اس کے دین کی عظمت ظاہر ہو۔ اس کا جلال چمکے اور اس کا بول بالا ہو۔ کسی ابتلا سے اس کے فضل کے ساتھ مجھے خوف نہیں اگرچہ ایک ابتلا نہیں کروڑ ابتلا ہو۔ ابتلاؤں کے میدان میں اور دکھوں کے جنگل میں مجھے طاقت دی گئی ہے۔

من نہ آنستم کہ روزِ جنگ بینی پُشتِ من
آں منم کاندرمیانِ خاک و خون بینی سرے

پس اگر کوئی میرے قدم پر چلنا نہیں چاہتا تو مجھ سے الگ ہو جائے۔ مجھے کیا معلوم کہ ابھی کون کون سے ہولناک جنگل اور پُرخار بادیہ درپیش ہیں جن کو میں نے طے کرنا ہے۔ پس جن لوگوں کے نازک پیر ہیں وہ کیوں میرے ساتھ مصیبت اٹھاتے ہیں۔ جو میرے ہیں وہ مجھ سے جدا نہیں ہو سکتے نہ مصیبتوں سے نہ لوگوں کے سبّ وشتم سے۔ نہ آسمانی ابتلاؤں سے اور آزمائشوں سے اور جو میرے نہیں وہ عبث دوستی کا دم مارتے ہیں کیونکہ وہ عنقریب الگ کئے جائیں گے اور ان کا پچھلا حال ان کے پہلے حال سے بدتر ہوگا۔

(انوار السلام، روحانی خزائن جلد 9۔صفحہ22)

''اسی طرح خداوند کریم نے بارہا مجھے سمجھایا کہ ہنسی ہوگی اور ٹھٹھا ہوگا اور لعنتیں کریں گے اور بہت ستائیں گے۔ لیکن آخر نصرتِ الٰہی تیرے شاملِ حال ہوگی۔ اور خدا دشمنوں کو مغلوب اور شرمندہ کرے گا۔''

(انوار الاسلام۔روحانی خزائن جلد نہم، صفحہ53)

بات یہ ہے کہ ناکامی ہماری سرشت میں نہیں ہے۔ مخالفین اپنی توانائیاں فضول میں ضائع کر رہے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے امریکہ میں پہلی شہادت کے موقع پر خطبہ جمعہ فرمودہ 22اپریل1983 میں فرمایا تھا:

''اے اسلام کے مقابلہ پر اٹھنے والی ظاہری اور مخفی، عیاں اور باطنی قوتو! سنو کہ تمہارے مقدر میں ناکامی اور پھر ناکامی اور پھر ناکامی کے سوا کچھ نہیں لکھا گیا۔ اور دیکھو اسلام کے جانثار فدائی ہم وہ لوگ ہیں، ہم وہ مردانِ حق ہیں جن کی سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں۔ اللہ تعالیٰ دکھائے گا۔ وہ دن دور نہیں کہ ہر وہ لفظ جو آج مَیں نے بیان کیا ہے سچا ثابت ہوگا کیونکہ یہ میرے منہ کی بات نہیں، یہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر کا اٹل فیصلہ ہے جو کبھی تبدیل نہیں اور کبھی تبدیل نہیں ہوگا۔ احمدیت نے کبھی ناکام نہیں ہونا۔ کسی منزل پر ناکام نہیں ہونا۔ آگے سے آگے بڑھنا ہے اور جتنی شہادتیں توفیق پاؤ گے اتنی ہی زیادہ کامیابیاں اور فتح تمہارے مقدر میں لکھی جائیں گی۔ اللہ کرے ایسا ہی ہو اور اسلام کی فتح کو ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں۔''

جماعتِ احمدیہ پر انعاماتِ الٰہیہ کی بارش

جماعت احمدیہ عالمگیر کے ساتھ اللہ سبحانہ تعالیٰ کا جو خاص فضل اور احسان کا غیر معمولی سلوک ہے اور نصرتِ الٰہی کے نشانوں کا ایک ٹھاٹھیں مارتا سمندر اور انعامات کی ایک موسلا دھار بارش ہے۔ اس کا احاطہ اب کسی احمدی یا معاند کے بس کی بات نہیں رہی۔ اہلِ پیغام قادیان میں چند سکّے چھوڑ گئے تھے۔ آج مبائعین کا برصغیر اور دیگر ممالک کا بجٹ حیران کن حد تک کروڑوں سے متجاوز ہے۔ تحریک جدید، وقف جدید کے بجٹ ان کے علاوہ ہیں۔ قادیان میں ایک گمنام فرد سے شروع ہونے والی تحریک کروڑوں افراد کی جماعت بن کر 198 ممالک میں پھیل چکی ہے۔ پاکستان، ہندوستان کے علاوہ شمالی امریکہ، یورپ اور افریقہ میں احمدیہ جامعات مبلغین تیار کرنے میں مصروف ہیں۔ وقفِ نو، MTA کی سکیمیں تو غیروں کے لئے بھی حیرانگی کا موجب ہیں۔ بڑی تعداد میں قرآنِ کریم کے تراجم، لائبریریاں، سکول، ہسپتال، Humanity First، مساجد اور مشن ہاؤسز وغیرہ اللہ تعالیٰ کی تائید کے واقعاتی ثبوت ہیں۔ یہ سکون اور اطمینان کی باتیں اور اس کے بے پایاں فضل محض ابتلاؤں میں ثابت قدمی کی لاج رکھتے ہوئے عنایاتِ الٰہی ہیں۔ اور یقیناً یہ روز روشن کی طرح اس بات کو ثابت کرتے ہیں کہ واقعتاً الٰہی جماعتوں پر آنے والے ابتلا ان کی سچائی کی دلیل ہیں۔ ان تکالیف کا نتیجہ یہ ہے کہ جماعتِ احمدیہ پر انعاماتِ الٰہیہ کی بارش نازل ہوتی رہی ہے اور ہو رہی ہے اور انشاء اللہ ہوتی رہے گی۔

ابتلا کے ایسے مواقع پر افرادِ جماعت کو حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی یاد دہانی ذہن نشین کرتے ہوئے، دشمن کے شر سے بچنے کی دعا بھی کرتے رہنا چاہئے۔ رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ۔ (تذکرہ، صفحہ 485)۔

یہ دعا حضرت مسیحِ موعودؑ کو 1902ء میں القاء ہوئی تھی۔ حضرت میر ناصر نواب صاحب کے پوچھنے پر فرمایا کہ جمع متکلم کے صیغہ سے پڑھنے میں بھی حرج نہیں۔ نمازِ مغرب میں دعا کے طور پر پڑھنے کی تحریک فرمائی۔

(ملفوظات جلد4، صفحہ269)

ابھی ابتلا کا دور ختم نہیں ہوا، پاکستان میں احمدیوں پر لاتعداد جھوٹے مقدمات قائم ہیں۔ ڈکٹیٹر ضیاء الحق کی لٹکتی تلوار Ordinance XX کو حالیہ 18ویں ترمیم کے باوجود آئین میں جوں کا توں رہنے دیا گیا ہے۔ حکمرانوں کی ناپائیدار کرسی کی اپنی مجبوریاں ہیں۔ قرآنی روشنی کے برخلاف مُلّائیت کی تاریکی کے آگے سرنگوں ہو کر نہ تو کرسی پہلے بچ سکی تھی نہ آج بچ سکے گی۔ خدا کے چنیدوں سے مخالفت پر بھلا امن وسکون کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔ عالمی سازشیں اپنا کردار روزِ اول سے جاری رکھے ہوئے ہیں۔ ان مشکلات اور ابتلا کے دنوں میں اپنی عبادتوں کو بہتر بنانے کی جتنی ضرورت آج ہے، پہلے نہ تھی۔ آپس میں پیار محبت بڑھتے رہنا چاہئے۔ مغربی ممالک میں مقیم احمدیوں کو پاکستان اور دیگر ممالک میں محصور اور خوف کے سائے تلے زندگی بسر کرنے والے مجبور احمدیوں کی مدد کرنے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہئے۔ سیدنا بلالؓ فنڈ، مریم شادی فنڈ اور یتامیٰ فنڈ آج ہر احمدی کے لئے متعین راہ ہیں۔ ذاتی طور پر کی گئی مدد کسی غریب احمدی یا رشتہ دار کی زندگی بدل سکتی ہے۔ اب تو انڈونیشیا، بنگلہ دیش، کرغستان، بلغاریہ اور مصر تک احمدیوں کو غیر ضروری تنگ کیا جا رہا ہے۔ پس ان حالات میں بہت پہلے سے خلفاء کرام کی طرف سے اپنے بچاؤ کے لئے خاص طور پر۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ کی دعا کی تکرار کی نصیحت کو مت بھولیں۔

ابتلاؤں میں صبر کرنے والوں کو بشارت

اَلَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْھُمْ مُّصِیْبَۃٌ قَالُوْآ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اُوْلٰئِکَ عَلَیْھِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّھِمْ وَرَحْمَۃٌ۔ وَاُوْلٰئِکَ ھُمُ الْمُھْتَدُوْنَ۔ (سورۃ البقرہ آیات 157تا 158) ان لوگوں کو جن پر کوئی مصیبت آتی ہے تو وہ کہتے ہیں ہم یقیناً اللہ ہی کے ہیں اور ہم یقیناً اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی طرف سے برکتیں ہیں اور رحمت ہے اور یہی وہ لوگ ہیں جو ہدایت پانے والے ہیں۔

ہمارے حوصلے اپنے خلیفہ وقت کی راہنمائی میں بہت بلند ہیں اور قرآن نے عہد بیعت وفا کرنے والوں کو بشارت یعنی جنت کی خوشخبری دے رکھی ہو تو گھبرانے کی چنداں ضرورت نہیں۔ یہ ابتلا تو ہماری ترقی اور بالآخر منزل پانے کا زینہ ہیں۔ اور یہی ابتلا ہماری سچائی کی دلیل ہیں۔ خدا نے مومنین کو کن مسحور کن الفاظ میں حوصلہ دیا ہے۔ ارشادِ ربانی ہے: اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ (التوبۃ:111) یقیناً اللہ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور ان کے اموال خرید لئے ہیں تاکہ اس کے بدلہ میں انہیں جنت ملے۔

اللہ کرے کہ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قیادت میں ہم ابتلا کے اس دور میں آخرین سے متوقع کردار کا نمونہ پیش کرنے والے ثابت ہوں تاکہ امن اور توحید کا پیغام لئے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا جھنڈا جلد تر بڑی شان اور شوکت سے اکنافِ عالم میں ہماری ہی زندگیوں میں لہراتا نظر آئے۔ آمین۔

دکھ درد سے ہی زندگی پاتی رہی جلا
''پرنم ہوئی جو آنکھ نگاہیں بدل گئیں''
اک دوسرے کا ہم نے سہارا کیا قبول
یوں مشکلاتِ زیست کی گھڑیاں گزر گئیں
اس رحمتِ اتم کا درِ مغفرت کھلا
آہیں جو عرش پر مری شام و سحر گئیں

(کلام مکرمہ صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ، ہے دراز دستِ دعا)

دوا تدبیر ہے اور دُعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو مذب کرتی ہے
مرضِ اٹھراء کا علاج اور اولادِ نرینہ کیلئے
مطب ناصر دواخانہ
گولبازار ربوہ ۔ پاکستان
رابطہ برائے مشورہ (بروز اتوار)
+92-332-7051909, Fax: +92-47-6213966
3 بجے سے 4 بجے تک (لندن وقت کے مطابق)

خدا کے فضل اور رحم کیساتھ
1954 NASIR ناصر 2011
دنیائے طب کی خدمات کے 57 سال
ہمدردانہ مشورہ ✪ کامیاب علاج
حکیم میاں محمد رفیع ناصر

بقیہ:خطاب حضور انور از صفحہ نمبر 2

ایک کھلی کتاب کی طرح ہے۔ پس جب یہ احساس رہے تو کوئی عورت ایسا عمل نہیں کرسکتی جو اُسے تقویٰ سے دُور ہٹا دے۔ ایک بیوی کی حیثیت سے وہ اپنے خاوند سے کامل وفا کرنے والی ہوگی۔ خاوند کے گھر کی نگران ہوگی۔ اس کے مال کو ضائع کرنے کی بجائے اس کا صحیح مصرف کرنے والی ہوگی۔ کئی ایسی عورتیں ہیں جو تقویٰ پر چلنے والی ہیں یا تقویٰ کے ساتھ ساتھ عقل سے بھی چلنے والی ہیں، جو باوجود تھوڑی آمد کے اپنے خاوند سے ملنے والی رقم میں سے کچھ نہ کچھ بچا لیتی ہیں اور جمع کرتی جاتی ہیں اور بعض دفعہ مشکل حالات میں خاوند کو دے دیتی ہیں۔ خاوند کو تو نہیں پتہ ہوتا کہ کیا بچت ہو رہی ہے؟ اب وہ اُس کے مال کی اِس طرح غیب میں حفاظت کررہی ہیں۔ یا اگر اُن کو ضرورت ہے تو خاوند کو بتا کر اُس کا استعمال کرلیتی ہیں۔ اپنی اولاد کی صحیح نگرانی کرتی ہیں۔ اور یہ اولاد کی نگرانی صرف خاوند کی اولاد ہونے کی وجہ سے نہیں ہو رہی ہوتی بلکہ اِس لئے ہو رہی ہوتی ہے اور یہ بھی ایک بہت بڑی وجہ ہوتی ہے کہ یہ قوم کی امانت ہیں۔ یہ جماعت کی امانت ہیں۔ پھر وہ اپنی دوستیں اور سہیلیاں بھی ایسی عورتوں کو بناتی ہیں جو اعلیٰ اخلاق کی ہیں۔ ایک خاوند کی وفادار عورت کبھی غلط قسم کی سہیلیاں نہیں بناتی جو اِس کو اُس ڈگر پر ڈالیں جو غلط ہو کہ خاوند کا پیسہ جتنا نچوڑ سکتی ہو نچوڑ لو۔ خاوند کے بغیر سیریں کرنے کے لئے آزادی سے جاؤ آخر تمہارا بھی آزادی کا حق ہے۔ جس سے چاہو جس طرح کے چاہو تعلقات رکھو۔ نہ ہی ایسی مشورہ دینے والی عورتیں غیب میں حفاظت کرنے والی کہلا سکتی ہیں اور نہ ہی ایسی عورتوں سے دوستیاں رکھنے والی اور باتوں پر عمل کرنے والی غیب میں حفاظت کرنے والی کہلا سکتی ہیں۔

اِسی طرح بیٹی ہے تو وہ اپنے تقدس اور عصمت کی حفاظت کرنے والی ہو۔ اپنی عزت کی حفاظت کرنے والی ہو اور کوئی ایسی دوستی، ایسے طبقے میں اٹھنا بیٹھنا، ایسی حرکت نہ کرے جو اُسے اپنے ماں باپ سے چھپانی پڑے۔ ہمیشہ یاد رکھے کہ عالم الغیب خدا ہے جو اُسے دیکھ رہا ہے۔ غلط قسم کے لڑکے لڑکیوں سے دوستیوں کو وہ اپنے ماں باپ سے تو پردے میں رکھ سکتی ہے لیکن خدا تعالیٰ سے نہیں جو ہر حرکت وسکون کو ہر وقت دیکھ رہا ہے۔ اسی طرح مختلف رشتوں کے حوالے سے عورت کی حیثیت ہے۔ ہر حیثیت میں اگر عورت یہ سوچ لے کہ میری کیا ذمہ داریاں ہیں، میرے کیا فرائض ہیں اور دوسروں کے مجھ پر کیا حق ہیں اور ان کو نہ بجالانے کی وجہ سے میں ایک عالم الغیب خدا کی پکڑ میں آسکتی ہوں تو بہت سی برائیاں جن کو معاشرے میں عورت کی طرف منسوب کیا جاتا ہے، بہت سے گھروں کی بے چینیاں جو عورتوں کے عمل سے گھروں میں پیدا ہوتی ہیں، بہت سے بچوں کا ضائع ہونا جو عورتوں کی عدم توجہگی یا بے توجہگی کی وجہ سے یا غلط تربیت یا بے جا لاڈ کی وجہ سے ہوتا ہے، کبھی نہ ہو۔ لیکن یہ سب باتیں اور یہ غیب کا صحیح ادراک صرف ایک مومنہ کو ہوسکتا ہے۔ ایک دنیادار کو نہیں ہوسکتا۔ ایک تقویٰ سے عاری عورت کو نہیں ہوسکتا۔

پس ایک احمدی عورت جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کا دعویٰ کرتی ہے یہ اعلان کرتی ہے کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآنی تعلیم کو اپنے پر لاگو کرنے کی ہر ممکن کوشش کروں گی۔ وہ اگر غیب میں اپنی ذمہ داریوں کی حفاظت کا حق ادا نہیں کرتی تو اپنے خدا کو ناراض کرنے والی بھی بن رہی ہوگی۔

بعض کو شاید خیال آئے کہ غیب میں جو حفاظت ہے یہ صرف عورتوں سے کیوں خاص ہے۔ مردوں کو کیوں حکم نہیں ہے۔ دیکھنے میں آتا ہے کہ مرد بھی آزادی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی حدود کی حفاظت نہیں کر رہے ہوتے۔ وہ بھی غیب میں بعض اوقات بیوی سے بے وفائی کے مرتکب ہو رہے ہوتے ہیں۔ تو اِس بات کے لئے اللہ تعالیٰ نے جب عورتوں کو حفاظت کا حکم دیا ہے یا توجہ دلائی ہے تو اِس بات کو شروع ہی اِس طرح فرمایا ہے کہ اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ (النساء:35) کہ مردوں کو قوام بنایا گیا ہے۔ اُن پر سب سے اول فرض ہے کہ احکام شریعت کی پابندی کریں اور کوئی ایسی حرکت اُن سے سرزد نہ ہو جو اُن پر یہ الزام لائے کہ وہ تقویٰ پر چلنے والے نہیں ہیں۔ مرد کا اثر عموماً عورت پر پڑتا ہے۔ نیک مرد کا اثر عورت پر نیک پڑے گا اور جو غلط کام کرنے والے مرد ہیں اُن کا بد اثر عورت پر پڑے گا۔ اس لئے مرد کو پہلے قوّام بنا کر کہا کہ اگر تم تقویٰ پر چلنے والے ہو تو عورت بھی تقویٰ پر قدم مارے گی سوائے استثناء کے اور اُس صورت میں کچھ سزا بھی رکھی ہے۔ عموماً نیک مردوں کی عورتیں نیکی کی طرف ہی چلنے والی ہوتی ہیں۔ مرد کو قوّام بنا کر تمام باتوں کا سب سے پہلے ذمہ دار بنایا گیا ہے اور یہ کہا گیا ہے کہ اے عورتو! جب تمہارے مرد نیکیوں پر قائم ہیں تو تمہارا بھی فرض ہے کہ نیکی میں آگے بڑھو۔ فرمانبرداری اختیار کرو اور صرف سامنے ہی نہیں بلکہ غیب میں بھی اپنی ذمہ داریاں ادا کرو۔ غیب خدا تمہارا نگران ہے اس لئے اگر مومن ہونے کا دعویٰ ہے تو شریعت نے جو ذمہ داری تمہارے ذمہ لگائی ہے اُسے ادا کرو۔ آزادی کی رَو میں اور حقوق کے حاصل کرنے کی رَو میں بہہ کر اپنا مقام اور اپنی ذمہ داریاں بھول نہ جانا۔ پس ایک مومنہ کا کام ہے کہ ظاہر میں بھی اور غیب میں بھی اپنے آپ کو شریعت کے احکام کی کامل فرمانبردار اور صالحہ بنائے۔

پھر اللہ تعالیٰ مومن مردوں اور عورتوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ اِجْتَنِبُوْا کَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ (الحجرات:13) بہت سے ظنوں سے بچتے رہا کرو کیونکہ یہ ظن جو بدظنی پر مبنی ہوتے ہیں معاشرے میں فساد کا باعث بنتے ہیں۔ اِس لئے کسی قسم کی رائے قائم کرنے سے پہلے تحقیق کرنے کا حکم ہے کیونکہ بعض دفعہ بغیر کسی حقیقت کے بدظنی کرتے ہوئے الزام تراشی کی عادت ہوتی ہے، اپنے ذاتی اختلافات کی وجہ سے دوسرے کو جماعتی نظام اور خلیفۂ وقت کی نظروں میں گرانے کی کوشش ہوتی ہے۔ بعض واقعات سامنے آتے رہتے ہیں۔ کچھ عرصہ ہوا میں نے ایک ملک کی صدر لجنہ کو نامزد کیا تو اُس کی انتظامی صلاحیتوں کو نشانہ بنایا گیا اور ایسی ایسی شکایتیں کی گئیں جو بالکل غلط ثابت ہوئیں۔ خیر یہ تو ہوا۔ لیکن اُس کی بہن پر بھی بعض انتہائی غلط الزامات لگا دیئے گئے جو نہ صرف بدظنی تھی بلکہ ایک شریف عورت پر تہمت بھی تھی۔ تو اللہ تعالیٰ ایسی عورتوں کو بھی عقل دے۔

پھر اللہ تعالیٰ کا ہی حکم ہے اور اِس پر مَیں اکثر زور دیتا رہتا ہوں۔ عورت کے تقدس اور حیا کے لئے بڑا ضروری ہے کہ غضّ بصر سے کام لیں اپنی نظروں کو نیچی رکھا کریں۔ اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں اور اپنی اوڑھنیاں اپنے گریبانوں پر ڈالیں۔ بعض غیر احمدی مسلمان علماء جو ہیں وہ شاید نوجوان نسل کو اپنے زیر اثر کرنا چاہتے ہیں یا اُنہیں یہ خوف ہے کہ اگر اِس حکم پر عمل کرنے کا کہا جائے گا تو جو نوجوان مسلمان نسل ہے وہ شاید دین سے بالکل ہی نہ ہٹ جائے۔ اِن احکامات کی تشریح کرتے ہوئے پردے کو ضروری خیال نہیں کرتے حالانکہ یہ تمام باتیں جو مَیں نے ابھی اوپر بیان کی ہیں اور جن کا سورۃ نور میں ذکر بھی ہے یعنی حیا، زینت کو رکھنا، غضِ بصر سے کام لینا، یہ عورت کی حفاظت اور پردے کا حکم دیتی ہیں۔ اس سے پہلی آیت میں مردوں کو بھی غض بصر سے کام لینے کا حکم ہے۔ صرف اس لئے کہ عورت کے تقدس کی حفاظت رہے۔ اور عورت کو اِس لئے کہ تمہاری حیا اور تقدس محفوظ رہے۔ بہرحال ایک غیر احمدی مسلمان کو تو خوف ہوسکتا ہے کہ اِن احکامات کی پابندی شاید دین سے دُور نہ کر دے لیکن ایک احمدی مسلمان عورت پر یہ بدظنی نہیں کی جاسکتی۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی اور خلفاء بھی ہمیشہ عورتوں کو لباس اور پردے کی طرف توجہ دلاتے رہے ہیں۔ گوکہ آجکل پردے کے خلاف مغرب میں جو مہم چل رہی ہے، اس مہم کو چلانے کی وجہ سے مسلمانوں میں ایک ردّ عمل پیدا ہو رہا ہے اور بعض نے ایسے برقعے بھی بنا لئے ہیں جو واقعی ایسے خوفناک لگتے ہیں اور جن کو دیکھ کر اُن ملکوں کی جو انتظامیہ ہے اُن کو بہرحال دیکھنا پڑتا ہے، بعض جگہوں پر جانے کے لئے چیک کرنا پڑتا ہے۔ لیکن یہ ایک ردّ عمل ہے۔ فرانس وغیرہ میں جو قانون بنے ہیں جہاں تک میرے علم میں یہ بات ہے وہ بھی اِس قسم کے برقعے کے خلاف بنے ہیں۔ جو عام حجاب ہے اُس کے خلاف نہیں ہے۔ لیکن قابلِ فکر بات یہ ہے کہ ایک مسلمان ملک نے بھی غالباً سیریا نے اپنی یونیورسٹیوں میں پردے یا حجاب پر پابندی لگا دی ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمان ملکوں پر بھی، اُن کی حالتوں پر رحم کرے۔ یہ صاف مغرب سے خوفزدہ ہو کر یا دجالی چال کے زیر اثر آکر کرنے والا کام ہے۔

بہرحال اللہ تعالیٰ کے جو احکامات ہیں اُن میں نہ ہی افراط کا حکم ہے نہ ہی تفریط کا حکم ہے۔ نہ اِس طرف جھکو نہ اُس طرف جھکو۔ اور یہی اصل چیز ہے۔ اب بھی غیر از جماعت مسلمان عورتوں، لڑکیوں میں دیکھنے میں آتا ہے، شاید اِن میں چند احمدی لڑکیاں بھی شامل ہوں کہ جینز اور چھوٹی قمیص پہن کر (پھرتی ہیں) جس میں جسم کی نمائش ہو رہی ہوتی ہے اور اوپر حجاب لیا ہوتا ہے۔ اِس قسم کا پردہ تو اسلام کا حکم نہیں ہے۔ یہ شاید اُن لڑکیوں میں بھی مغرب کے قانون کا ردّ عمل ہے کہ اچھا تم ہمیں روکتے ہو تو ہم حجاب لے لیتی ہیں۔ اس سے اُن کو کوئی غرض نہیں ہوتی کہ پردے کی رُوح کیا ہے۔ تو یہ جو ردّ عمل ہے یہ بھی غلط ہے۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات میں تو یہ ہے جیسا کہ میں نے بیان کیا کہ نظریں نیچی رکھو، بے محابا عورت اور مرد آپس میں ایک دوسرے سے نظریں نہ ٹکرائیں۔ ایک حیا اُن میں ہونی چاہئے۔ دوسرے اپنی زینت چھپاؤ۔ ایسا لباس ہو جس سے جسم کی نمائش نہ ہوتی ہو اور تیسرے یہ کہ اپنی زینت چھپانے کے لئے اپنے گریبانوں، سر، گردن اور سامنے کے حصوں کو ڈھانپ کر رکھو۔ جو برقعہ پہننا ہے وہ ڈھیلا ڈھالا ہو۔ جو میک اَپ کر کے چہرہ ننگا کر کے پھرتی ہیں وہ بھی زینت ظاہر کرنے کے زمرے میں آتی ہیں۔ اسی طرح بالوں کی نمائش جو کرتی ہیں وہ بھی زینت ظاہر کرنے کے زمرے میں آتی ہیں کیونکہ وہ خود اپنے بالوں کی نمائش اِسی لئے کر رہی ہوتی ہیں کہ یہ ہماری زینت ہے۔ خود سمجھ رہی ہوتی ہیں کہ اِس سے ہماری خوبصورتی ظاہر ہو رہی ہے۔ اس لئے سر ڈھانکنا، چہرے کو کم از کم اِس حد تک ڈھانکنا کہ چہرے کی نمائش نہ ہو رہی ہو اور لباس کو مناسب پہننا یہ کم از کم پردہ ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اِس کی تلقین فرمائی ہے کہ کم از کم یہ معیار ہونا چاہئے۔ آپؑ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ”یورپ کی طرح بے پردگی پر یہ لوگ زور دے رہے ہیں لیکن یہ ہرگز مناسب نہیں ہے۔ یہی عورت کی آزادی فسق و فجور کی جڑ ہے۔ جن ممالک نے اِس قسم کی آزادی کو روا رکھا ہے ذرا اُن کی اخلاقی حالت کا اندازہ کرو، اگر اِس آزادی اور بے پردگی سے اُن کی عفّت اور پاکدامنی بڑھ گئی ہے تو ہم مان لیں گے کہ ہم غلطی پر ہیں“۔

(ملفوظات جلد ہفتم۔ صفحہ 134)

پس آزادی کی بھی کچھ حدود ہیں۔ جب آزادی کے نام پر لباسوں کی نمائش شروع ہوتی ہے۔ جب ضرورت سے زیادہ فیشن کی طرف توجہ ہوتی ہے تو پھر بے پردگی کی طرف بھی قدم اُٹھتے ہیں۔ پاکستان سے مجھے بعض شکایات آتی ہیں اور خاص طور پر ربوہ سے کہ برقعوں کے بھی ایسے ڈیزائن شروع ہو گئے ہیں جس میں فیشن ہوتا ہے۔ چلتے ہوئے عورتوں کے جسم نظر آ رہے ہوتے ہیں۔ اِس لئے تقویٰ کا تقاضا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول نے جو (حدود) مقرر کی ہیں، اُس کے اندر اپنی حدود رکھو۔

جیسا کہ میں نے شروع میں کہا تھا کہ انبیاء اللہ تعالیٰ کے احکام لے کر آتے ہیں تا کہ دنیا کی اصلاح کر کے اُنہیں خدا تعالیٰ کے قریب کریں۔ اِس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے ہم پر احسان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا ہے تو آپ نے جس طرح ہماری رہنمائی فرمائی ہے اُس کے مطابق چلنا چاہئے۔ جس سے ہماری دنیا و آخرت سنبھلتی ہے اُس کے مطابق چلنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ ایک مومنہ ہونے کا حق ادا کرنا چاہئے، اپنے آپ کو تقویٰ کے معیار کے مطابق چلانے کی کوشش کریں اور جیسا کہ میں نے ابھی کہا ہے اور ہمیشہ کہتا ہوں کہ احمدی عورت کی ذمہ داری بہت بڑھ کر ہے۔ وہ اپنی زندگی تقویٰ سے گزارے کیونکہ اُس پر جماعت کی نسل کی تربیت کی ذمہ داری ہے۔ یہ آپ کے سپرد ایک امانت ہے اس امانت کا حق ادا کریں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اِس کی توفیق عطا فرمائے۔

دُعا کریں۔

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا

سالانہ چندہ خریداری

برطانیہ: تیس (30) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ: پینتالیس (45) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک: پینسٹھ (65) پاؤنڈز سٹرلنگ

(مینیجر)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط وکتابت کیلئے ہمارا پتہ یہ ہے:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TLU.K.

بذریعہ e-mail بھی رابطہ کیا جاسکتا ہے:-

mahmud@tiscali.co.uk
mahmud.a.malik@gmail.com

''الفضل ڈائجسٹ'' کی ویب سائٹ کا ایڈریس یہ ہے:

http://www.alislam.org/alfazal/d/

محترم مولانا محمد صدیق صاحب ننگلی

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 28/جنوری 2009ء میں محترم مولانا محمد صدیق صاحب ننگلی کا ذکرخیر مکرم لئیق احمد مشتاق صاحب مربی سلسلہ سورینام کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔

آپ بیان کرتے ہیں کہ خاکسار کو ذاتی طور پر محترم مولانا محمد صدیق ننگلی صاحب مرحوم سے ملنے کا اتفاق نہیں ہوا لیکن جس جگہ خاکسار مقیم ہے وہاں ان کا نام زبان زد عام ہے۔ سینکڑوں لوگ جماعت کو مولانا صاحب کے حوالہ سے جانتے ہیں اور ان کا ذکر بہت محبت کے ساتھ کرتے ہیں اور وہ لوگ جنہیں ان کی وجہ سے جماعت میں شامل ہونے کا موقع ملا وہ بھی بہت ہی جذباتی انداز میں انہیں یاد کرتے ہیں۔

محترم مولانا صاحب نے بحیثیت مربی سلسلہ تقریباً دس سال تک سورینام میں خدمات انجام دیں اور اپنی انتھک محنت اور کوشش سے ملک میں جماعت کو مضبوط بنیادوں پر قائم کیا۔ آپ 7/جون 1975ء کو گیانا سے سورینام تشریف لائے۔ اس وقت جماعت کی حالت کافی کمزور تھی۔ موصوف نے شب وروز محنت سے افراد جماعت میں نئی روح پھونکی اور جماعت نے ترقی کی نئی منازل طے کرنا شروع کیں۔ عہدیداران کا تقرر عمل میں آیا، چندہ جات کی وصولی کے لئے بجٹ تیار کیا گیا اور تبلیغ کے نئے راستے تلاش کئے گئے۔ آپ سے پہلے بھی مربیان سلسلہ نے ریڈیو پروگرام کے ذریعہ سے دعوت الی اللہ کا طریق اپنایا تھا، آپ نے اس سلسلہ کو مستقل بنیادوں پر قائم کیا۔ سٹوڈیو کی انتظامیہ کا جو شخص ان پروگراموں کی ریکارڈنگ میں مدد کرتا تھا خاکسار کی کئی دفعہ اس سے ملاقات ہوئی ہے۔ وہ ہمیشہ بہت اچھے انداز میں ان کا ذکر کرتا کہ وقت کی پابندی ان کا شعار تھا اور ہمیشہ بہت مدلّل انداز میں گفتگو کرتے اور ان کی گفتگو کی بنیاد قرآن مجید کے حوالوں پر مبنی ہوتی۔

آپ کی کوششوں کے نتیجہ میں Fowruboiti میں نئی جماعت قائم ہوئی اور غیر مبائعین میں سے بہت سے لوگ نظام خلافت میں داخل ہوئے۔ پھر آپ نے صدر جماعت محترم حسینی بدولہ صاحب کے ساتھ مل کر مسجد کے لئے زمین حاصل کی، دعا کے ساتھ 25 دسمبر 1983ء کو مسجد کی بنیاد رکھی اور دو ماہ کے قلیل عرصہ میں وقارعمل کے ذریعہ ایک خوبصورت مسجد تعمیر کی جس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے مسجد نصر عطا فرمایا۔ مسجد کی تعمیر کے لئے آپ بھی باقاعدہ وقارعمل میں شامل ہوتے رہے۔ مسجد کا افتتاح 19 فروری 1984ء کو عمل میں آیا۔ اور ملک کے سب سے کثیرالاشاعت روزنامے (De Ware Tijd) نے اس سرخی کے ساتھ یہ خبر شائع کی کہ جماعت احمدیہ سورینام مردوزن اور بچوں نے دو ماہ کے ریکارڈ وقت میں اپنی عبادتگاہ مکمل کرلی۔

محترم مولانا صاحب کے وقت میں جماعت کی مالی حالت زیادہ اچھی نہ تھی اور اس مسئلہ کے حل کیلئے انہوں نے مشن ہاؤس سے ملحقہ خالی زمین پر مرغیاں پال کر اور ان کے انڈے فروخت کرکے مشن کا خرچ چلایا۔ باقاعدہ تربیتی کلاسیں شروع کیں اور سست بچوں کو کلاس کی طرف راغب کرنے کے لئے انہیں انڈے اُبال کردیتے تھے۔

مئی 1984ء میں آپ کے سورینام سے واپس جانے کا پروگرام تھا۔ روانگی سے پہلے 2 مارچ 1984ء کو اخبار (De Ware Tijd) نے آپ کا تفصیلی انٹرویو شائع کیا اور لکھا کہ مولوی محمد صدیق مربی انچارج سورینام نے 1973ء تا 1975ء گیانا میں کام کیا۔ پھر 1975ء سے 1984ء تک سورینام میں جس محنت سے خدمات سرانجام دیں اس کے نتیجہ میں ایک چھوٹی سی جماعت تعداد میں کئی گنا بڑھ گئی اور علاقہ فوروبوئیتی میں ایک مسجد کی تعمیر ہوئی۔ جماعت احمدیہ کے عقائد کی دعوت الی اللہ کے لئے آپ کا ہفتہ وار ریڈیو پروگرام 1975ء تا 1984ء جاری رہا۔ اور آپ نے 400 سے زائد تقاریر کیں۔

مولانا صاحب نے جماعتی وفد کے ہمراہ سورینام کے صدر سے بھی ملاقات کی اور قرآن مجید اور جماعتی لٹریچر پیش کیا۔ اس ملاقات کی جھلکیاں ٹی وی پر دکھائی گئیں نیز مقامی اخبار نے بھی اس کو شائع کیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ 1991ء میں سورینام تشریف لائے تو اُس وقت محترم مولانا حسن بصری صاحب سورینام میں خدمات بجالا رہے تھے۔ اس دورہ کے بعد حضورؒ نے اپنے ایک مکتوب میں محترم مولانا محمد صدیق ننگلی صاحب کو تحریر فرمایا کہ ''سورینام جاکر معلوم ہوا ہے کہ آپ وہاں پر بہت نیک نام چھوڑ کر آئے ہیں۔ آپ نے بعد از ریٹائرمنٹ خدمات جاری رکھنے کی خواہش کا اظہار کیا تھا اگر ایسا ہے تو آپ کو دوبارہ سورینام بھجوایا جاسکتا ہے''۔ یہ ایک واقف زندگی کی خدمات کو بھرپور خراج تحسین ہے جو خلیفہ وقت کی طرف سے اُسے ملا۔

محترم محمد خان رانا صاحب ایڈووکیٹ

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 24 و 26 جنوری 2009ء میں محترم محمد خان رانا صاحب کی وفات اور تدفین کی خبریں شامل اشاعت ہیں۔

محترم محمد خان رانا صاحب کا ایک انٹرویو 19 ستمبر 1997ء کے شمارہ کے ''الفضل ڈائجسٹ'' کی زینت بن چکا ہے۔ آپ بےلوث خادم سلسلہ اور ماہر قانون تھے۔ 20/جنوری 2009ء کو بہاولنگر میں بعمر 83 سال وفات پائی۔ آپ 1926ء کو محترم چوہدری احمد خان صاحب کے ہاں پیدا ہوئے جو امیر جماعت ریاست بہاولپور تھے۔ چھٹی کلاس میں تھے تو مزید تعلیم کے لئے قادیان تشریف لے گئے۔ قیام پاکستان کے بعد ٹی آئی کالج ربوہ سے گریجوایشن کیا۔ کالج کی کشتی رانی کی ٹیم کے اچھے کھلاڑی تھے۔ لاہور سے LLB کا امتحان پاس کیا اور قانون کی باقاعدہ پریکٹس 1952ء میں ہارون آباد سے شروع کی۔ 1954ء میں مستقل بہاولنگر آگئے اور ڈسٹرکٹ کورٹ میں وکالت شروع کی۔ آپ آغاز سے ہی تقریر کے فن سے بخوبی آگاہ تھے اور ایک کامیاب وکیل بن کر سامنے آئے۔ آپ جماعتی کیسز میں بھی پیش ہوتے اور اس سلسلہ میں رحیم یارخان اور ملتان کے دورے کرتے۔ شخصیت بارعب اور باوقار تھی۔ دراز قد، سفید شلوار قمیص اچکن اور جناح کیپ پہنے آپ تحمل اور بردباری میں دوسروں کے لئے نمونہ تھے۔ انتھک محنت کرنے والے اور بےلوث جماعتی خدمات بجالانے والے وجود تھے۔ 1962ء میں امیر ضلع بہاولنگر مقرر ہوئے اور 42 سال تک اس عہدہ پر مامور رہے۔ 1959ء تا 1971ء، 1977ء تا 1980ء اور 1983ء تا وفات صدر جماعت احمدیہ بہاولنگر شہر بھی رہے۔ دینی امور کو بروقت سرانجام دیتے، مرکزی نمائندگان کی عزت اور احترام کرتے۔ بہت دعاگو اور ذکرالٰہی کرنے والے بزرگ تھے۔ مجلس مشاورت پاکستان اور جلسہ سالانہ UK میں باقاعدہ شریک ہوتے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹے اور دو بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ ایک بیٹے مکرم رانا ندیم احمد خالد صاحب (واقف زندگی) نصرت جہاں کے سیکنڈری سکول کمپالہ میں بطور پرنسپل خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

بہاولنگر میں مرحوم کی نماز جنازہ میں احمدی اور غیراز جماعت احباب کی کثیر تعداد موجود تھی۔ آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے چنانچہ تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں عمل میں آئی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے 23/جنوری 2009ء کے خطبہ جمعہ میں آپ کے متعلق فرمایا: ''40 سال سے زائد عرصہ تک انہوں نے جماعت کی خدمت کی ہے، امیر ضلع بہاولنگر رہے۔ فضل عمر فاؤنڈیشن کے ڈائریکٹر بھی تھے۔ مرکز میں جو مختلف کمیٹیاں قائم ہوتی تھیں ان میں ممبر کی حیثیت سے کام کیا۔ نیک، مخلص، باوفا اور اطاعت شعار تھے۔ خلافت سے بڑا گہرا اور محبت کا تعلق تھا۔ اپنوں اور غیروں سبھی پر ان کا نیک اثر قائم تھا''۔

مسائل کو احسن رنگ میں حل کرنے کا اللہ تعالیٰ نے آپ کو ملکہ دیا ہوا تھا۔ جہاں تک ممکن ہوتا اصلاح کرتے۔ آپ کا سزا دینے کی طرف رجحان نہ ہوتا تھا۔ درگزر کرنے والے اور نرم دل تھے۔ ہمیشہ ہر معاملے پر مثبت سوچ اختیار کرتے۔ مرکزی نمائندوں، واقفین زندگی اور مربیان سلسلہ کا دل سے احترام اور قدر کرتے۔ یہ سب کچھ خلافت کے احترام اور محبت کی وجہ سے تھا۔ احباب جماعت کو بھی خلافت سے محبت کا درس دیتے۔ ہر جماعتی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ آپ چندوں میں بہت باقاعدہ تھے، چندہ جات کی بقایا رقم کے بارے میں احباب کو حکمت سے یاد کراتے۔ آپ کی طبیعت میں بہت سادگی تھی۔ فضول خرچی ناپسند تھی۔ چندوں کی رقوم کی حفاظت اور مالی معاملات میں بہت محتاط اور گہری نظر تھی۔

آپ کا خلفاء سلسلہ کے ساتھ بےلوث اور محبانہ تعلق تھا۔ آپ ایک دعاگو بزرگ تھے، ہمہ وقت ذکرالٰہی میں مشغول رہتے۔ سفر میں زیرلب کثرت سے دعائیں کرتے اور اپنے ساتھیوں کو بھی ذکرالٰہی کی طرف متوجہ کرتے۔

اعزازات

2009ء میں روزنامہ ''الفضل'' ربوہ کے مختلف شماروں میں شائع ہونے والے اعلانات کامیابی میں سے چند ہدیۂ قارئین ہیں:

☆ عزیزم محمد عادل افضل ابن محمد افضل صاحب سائنس گروپ میں 817 نمبر لے کر فیصل آباد بورڈ میں اول رہے۔

☆ عزیزہ حنا شوکت بنت محمد اعجاز صاحب پری میڈیکل میں 1005 نمبر لے کر فیصل آباد بورڈ میں دوم آئیں۔

☆ یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز لاہور کے B.Sc (فزیوتھراپی) امتحان 2009ء میں عزیزم عبیداللہ اکبر واقف نو ابن مکرم عبدالغفار صاحب نے یونیورسٹی بھر میں اوّل پوزیشن حاصل کی ہے۔

☆ مکرم سہیل محمود احمد صاحب آف ملتان کی بیٹی عزیزہ اذکیٰ احمد نے میٹرک کے امتحانات میں 1050 میں سے 991 نمبر حاصل کرکے ملتان ریجن کے تمام سکولوں میں مجموعی طور پر اول پوزیشن حاصل کی ہے۔

☆ عزیزم عمر احمد یحییٰ واقف نو ابن مکرم رانا فاروق احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ نے امسال F.A. کے امتحان میں 926/1100 نمبر حاصل کرکے فیصل آباد بورڈ (آرٹس گروپ) میں دوم پوزیشن حاصل کی ہے۔

☆ مکرم محمد اقبال گھمّن صاحب آف بہاولپور کی بیٹی عزیزہ عطیۃ الحبیب نے انٹرمیڈیٹ کے سالانہ امتحان 2009ء میں 948/1100 نمبر لے کر بہاولپور بورڈ (ہیومینیٹی گروپ) میں دوم آئی ہیں۔

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 8 جولائی 2008ء میں مکرم محمد مقصود احمد منیبؔ صاحب کا کلام شامل اشاعت ہے۔ اِس کلام سے انتخاب پیش ہے:

یہ تو ہے سلسلہ محبت کا
دیپ جلتا رہے خلافت کا
مجھ کو بھی خاک سے اٹھایا ہے
معجزہ ہوں میں اس کی بیعت کا
ہم کو سینے سے آ لگاتا ہے
شور بڑھتا ہے جب عداوت کا
مجھ پہ سایہ فگن رہے ہر دم
یہ شجر آپ کی عنایت کا
میں تو بس آپ ہی پہ مرتا ہوں
مجھ کو اب ڈر نہیں ملامت کا

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

18th March 2011 – 24th March 2011

Please note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday 18th March 2011

00:00	MTA World News & Khabranama
00:35	Tilawat
00:50	Insight & Science and Medicine Review
01:25	Liqa Ma'al Arab: a regular sitting of Arabic speaking friends with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 1st August 1996.
02:25	Historic Facts
03:00	MTA World News & Khabranama
03:40	Hadhrat Musleh Ma'ood (ra)
04:30	Tarjamatul Qur'an class: an in-depth explanation of Qur'anic verses, by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 29th March 1995.
05:35	Jalsa Salana United Kingdom: an address delivered by Huzoor, on 31st July 2004, from the ladies Jalsa Gah.
06:05	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:25	Historic Facts
07:05	Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
07:30	Huzoor Ke Saath Tulaba Ki Nashist with Huzoor, recorded on 12th March 2011.
08:30	Siraiki Service
09:30	Rah-e-Huda
11:00	Indonesian Service
11:55	Tilawat
12:05	Zinda Log
13:00	Live Friday sermon: delivered by Huzoor from Baitul Futuh Mosque, London.
14:10	Dars-e-Hadith
14:20	Bengali Service
15:25	Real Talk
16:30	Khabarnama: daily news in Urdu.
16:50	Friday Sermon [R]
18:05	MTA World News
18:30	Inauguration of Baitul Futuh: English address delivered by Huzoor, on 11th October 2003.
19:00	Seerat-un-Nabi (saw)
19:30	Yassarnal Qur'an
20:05	Fiq'ahi Masa'il
20:35	Friday Sermon [R]
21:45	Science and Medicine Review & Insight
22:20	Rah-e-Huda [R]

Saturday 19th March 2011

00:00	MTA World News & Khabarnama
00:30	Tilawat
00:40	International Jama'at News
01:15	Liqa Ma'al Arab: rec. on 6th August 1996.
02:20	MTA World News & Khabarnama
02:55	Friday Sermon: rec. on 18th March 2011.
04:05	Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
04:25	Rah-e-Huda
06:05	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	International Jama'at News
07:05	Yassarnal Qur'an
07:35	Jalsa Salana United Kingdom: concluding address delivered by Huzoor, on 1st August 2004.
08:15	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Recoded on 8th July 1995. Part 2.
09:40	Friday Sermon [R]
10:50	Indonesian Service
11:55	Tilawat
12:05	Zinda Log
12:50	Live Intikhab-e-Sukhan: poem request programme.
13:45	Bangla Shomprochar
14:50	Gulshan-e-Waqfe Nau Nasirat class with Huzoor, recorded on 19th March 2011.
16:00	Khabarnama: daily news in Urdu.
16:20	Live Rah-e-Huda
18:00	MTA World News
18:20	Gulshan-e-Waqfe Nau Nasirat class [R]
19:30	Faith Matters: an English question and answer programme.
20:30	International Jama'at News
21:05	Intikhab-e-Sukhan [R]
22:10	Rah-e-Huda [R]
23:45	Friday Sermon [R]

Sunday 20th March 2011

00:55	MTA World News & Khabarnama
01:30	Tilawat
01:40	Dars-e-Hadith
02:05	Liqa Ma'al Arab: rec. on 7th August 1996.
03:05	MTA World News & Khabarnama
03:40	Friday Sermon: rec. on 18th March 2011.
04:55	Faith Matters
06:00	Tilawat
06:10	Dars-e-Hadith
06:20	Gulshan-e-Waqfe Nau Nasirat class with Huzoor, recorded on 19th March 2011.
07:20	Zinda Log
08:00	Faith Matters
09:05	Jalsa Salana Germany: an address delivered by Huzoor, on 21st August 2004, from the ladies Jalsa Gah.
10:00	Indonesian Service
11:00	Spanish Service: Spanish translation of the Friday sermon, recorded on 12th January 2007.
12:00	Tilawat
12:05	Yassarnal Qur'an
12:30	Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
13:05	Bengali Service
14:00	Friday Sermon [R]
15:10	Gulshan-e-Waqfe Nau Atfal class with Huzoor, recorded on 20th March 2011.
16:15	Khabarnama: daily news in Urdu.
16:35	Faith Matters [R]
17:35	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	MTA World News
18:30	Gulshan-e-Waqfe Nau Atfal class [R]
19:40	Real Talk
20:40	Food for Thought
21:20	Jalsa Salana Germany [R]
22:05	Friday Sermon [R]
23:15	Ashab-e-Ahmad

Monday 21st March 2011

00:00	MTA World News & Khabarnama
00:30	Tilawat
00:45	Yassarnal Qur'an
01:05	International Jama'at News
01:40	Zinda Log
02:15	Liqa Ma'al Arab: rec. on 8th August 1996.
03:15	MTA World News & Khabarnama
03:50	Friday Sermon: rec. on 18th March 2011.
04:55	Faith Matters
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	International Jama'at News
07:05	Seerat-un-Nabi (saw)
07:50	Gulshan-e-Waqfe Nau Nasirat class with Huzoor, recorded on 19th March 2011.
09:00	Rencontre Avec Les Francophones: French mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 8th August 1997.
10:05	Indonesian Service: Indonesian translation of the Friday sermon, delivered on 7th January 2010.
11:20	Dars-e-Malfoozat
11:45	Tilawat
11:55	International Jama'at News
12:25	Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
13:10	Bangla Shomprochar
14:10	Friday Sermon: rec. on 17th June 2005.
15:15	Dars-e-Malfoozat [R]
16:00	Khabarnama: daily news in Urdu.
16:20	Rah-e-Huda
18:00	MTA World News
18:30	Arabic Service
19:30	Liqa Ma'al Arab: rec. on 13th August 1996.
20:35	International Jama'at News
21:05	Gulshan-e-Waqfe Nau Nasirat class [R]
22:15	Dars-e-Malfoozat [R]
22:55	Friday Sermon [R]

Tuesday 22nd March 2011

00:00	MTA World News & Khabarnama
00:35	Tilawat
00:55	Insight & Science and Medicine Review
01:35	Liqa Ma'al Arab: rec. on 13th August 1996.
02:40	MTA World News & Khabarnama
03:15	Rencontre Avec Les Francophones: French mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 8th August 1997.
04:20	Seerat-un-Nabi (saw)
05:05	Jalsa Salana Germany: concluding address delivered by Huzoor, on 22nd August 2004.
06:00	Tilawat
06:15	Dars-e-Malfoozat
06:30	Science and Medicine Review & Insight
07:05	Yassarnal Qur'an
07:30	Engineers Symposium
08:05	Gulshan-e-Waqfe Nau Atfal class with Huzoor, recorded on 20th March 2011.
09:05	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and English speaking guests. Recoded on 12th May 1996. Part 2.
10:00	Indonesian Service
11:00	Sindhi Service: Sindhi translation of the Friday sermon, delivered on 7th May 2010.
12:15	Tilawat
12:25	Zinda Log
13:05	Science and Medicine Review & Insight
13:35	Bangla Shomprochar
14:35	Khuddamul Ahmadiyya UK Ijtema: concluding address delivered by Huzoor, on 26th September 2010.
15:25	Historic Facts
16:00	Khabarnama: daily news in Urdu.
16:25	Rah-e-Huda
18:00	MTA World News
18:30	Arabic Service
19:30	Arabic Service: Arabic translation of Friday sermon delivered on 18th March 2011.
20:35	Science and Medicine Review & Insight
21:10	Gulshan-e-Waqfe Nau Atfal class [R]
22:15	Khuddamul Ahmadiyya UK Ijtema [R]
23:05	Real Talk

Wednesday 23rd March 2011

00:10	MTA World News & Khabarnama
00:40	Tilawat
00:50	Yassarnal Qur'an
01:25	Liqa Ma'al Arab: rec. on 14th August 1996.
03:25	MTA World News & Khabarnama
04:00	Question and Answer Session: recorded on 12th May 1996. Part 2.
05:10	Khuddamul Ahmadiyya UK Ijtema: concluding address delivered by Huzoor, on 26th September 2010.
06:05	Tilawat
06:15	Dua-e-Mustaja'ab
06:55	Yassarnal Qur'an
07:25	Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
07:45	Gulshan-e-Waqfe Nau Nasirat class with Huzoor, recorded on 19th March 2011.
08:50	Islam Revival of Faith
09:55	Indonesian Service
10:50	Swahili Service
11:40	Tilawat
11:55	Dars-e-Malfoozat
12:15	Coming of the Messiah
12:55	Friday Sermon: rec. on 24th June 2005.
14:10	Bangla Shomprochar
15:15	Dua-e-Mustaja'ab [R]
16:00	Khabarnama: daily news in Urdu.
16:20	Fiqahi Masail
16:55	Dars-e-Malfoozat [R]
17:25	Land of the Long White Cloud
18:00	MTA World News
18:30	Inauguration of Baitul Futuh: English address delivered by Huzoor, on 11th October 2003.
18:45	Dua-e-Mustaja'ab [R]
19:25	Real Talk
20:30	Yassarnal Qur'an [R]
20:50	Fiqahi Masail [R]
21:25	Gulshan-e-Waqfe Nau Nasirat class [R]
22:30	Friday Sermon [R]

Thursday 24th March 2011

00:00	MTA World News & Khabarnama
00:15	Tilawat
00:30	Dars-e- Malfoozat
00:50	Liqa Ma'al Arab: rec. on 15th August 1996.
01:50	Fiqahi Masail
02:25	MTA World News & Khabarnama
02:55	Coming of the Messiah
03:30	Dua-e-Mustaja'ab
04:10	Friday Sermon: rec. on 24th June 2005.
05:15	Jalsa Salana Switzerland: an address delivered by Huzoor, on 4th September 2004, from the ladies Jalsa Gah.
06:00	Tilawat
06:10	Dars-e-Malfoozat
06:45	Gulshan-e-Waqfe Nau Atfal class with Huzoor, recorded on 20th March 2011.
07:45	Yassarnal Qur'an
08:10	Faith Matters
09:10	Adaab-e-Zindagi
09:55	Indonesian Service
11:00	Pushto Service
11:55	Tilawat
12:15	Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
12:55	Bengali Service: Bengali translation of the Friday sermon, recorded on 18th March 2011.
14:00	Tarjamatul Qur'an class: an in-depth explanation of Qur'anic verses, by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 30th March 1995.
15:20	Mosha'irah
16:00	Khabarnama: daily news in Urdu.
16:20	Faith Matters [R]
17:30	Yassarnal Qur'an
18:00	MTA World News
18:30	Jalsa Salana Switzerland: concluding address delivered by Huzoor, on 5th September 2004.
19:30	Adaab-e-Zindagi [R]
20:05	Faith Matters [R]
21:10	Gulshan-e-Waqfe Nau Atfal class [R]
22:20	Tarjamatul Qur'an class [R]

Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 & 17:00 (GMT).

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587

Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 18 | Friday 11 March , 2011 | Issue No. 10

جماعت احمدیہ ماریشس کے 49ویں جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد

ربوہ، قادیان، انگلینڈ، فرانس، جرمنی، امریکہ اور کینیڈا کے علاوہ قریبی ممالک مڈغاسکر اور کموروز سے نمائندگان کی شمولیت

حکومتی وزراء ممبر آف پارلیمنٹ اور دوسری اہم مذہبی اور سماجی شخصیات کی شرکت

مختلف علمی وتربیتی موضوعات پر تقاریر، ویب سٹریم کے ذریعہ دنیا بھر میں یہ جلسہ براہ راست سنا اور دیکھا گیا

الحمدللہ خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ ماریشس کو مورخہ 9,8 اور 10 اکتوبر 2010 بروز جمعہ، ہفتہ اور اتوار اپنے 49 ویں جلسہ سالانہ کے کامیاب انعقاد کی توفیق ملی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت ناظر اعلیٰ وامیر مقامی قادیان مکرم محمد انعام غوری صاحب کو اس جلسہ میں مرکزی نمائندہ کی حیثیت سے شرکت کے لئے نامزد فرمایا۔

گزشتہ سال کی طرح امسال بھی جلسہ کا انعقاد Mauritius Freeport Exhibition Centre کے وسیع وعریض ائیرکنڈیشن ہال میں کیا گیا۔

7 اکتوبر بروز جمعرات شام 6 بجے مرکزی نمائندہ مکرم محمد انعام غوری صاحب نے جلسہ گاہ کا معائنہ کیا۔ امسال جلسہ گاہ میں ایک تصویری نمائش کا بھی انعقاد کیا گیا تھا جہاں شہدائے لاہور کی تصاویر کو نمایاں طور پر آویزاں کیا گیا تھا۔ مہمانِ خصوصی نے کارکنانِ جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جماعت احمدیہ کے جلسوں میں یہ روایت چلی آرہی ہے کہ جلسہ کے انعقاد سے پہلے جلسہ کے انتظامات کا جائزہ لیا جاتا ہے اور خدمت کرنے والے احباب کو نصائح کی جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ سب کے پاس ایک لمبا تجربہ ہے۔ اُمید ہے آپ سب ہمیشہ کی طرح خدمتِ دین کے جذبہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کو خوش آمدید کہیں گے اور انکی خدمت میں کسی قسم کی کمی نہیں کریں گے۔

بعد دوپہر 3 بجکر 50 منٹ پر مکرم محمد انعام غوری صاحب نے جلسہ گاہ کے باہر لوائے احمدیت لہرایا اور دعا کروائی۔ مکرم امیر صاحب ماریشس نے ملکی پرچم لہرایا۔

ٹھیک چار بجے افتتاحی اجلاس کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور اس کے کریول زبان میں ترجمہ اور نظم کے بعد مکرم محمد انعام غوری صاحب نے اپنی تقریر میں جلسہ سالانہ کے اغراض ومقاصد اور سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بیان فرمودہ برکات اور دعاؤں کا تذکرہ کیا اور تلقین فرمائی کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ ہم سب کو کماحقہ ان مقاصد کو حاصل کرنے کی پوری پوری توفیق عطا فرمائے۔

مکرم مختار تیجو صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کلام ''یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی'' ترنم سے پڑھ کر سنایا۔ شام کے چار بجے تمام حاضرین جلسہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ ایم ٹی اے کے ذریعہ براہ راست سنا اور دیکھا۔ مکرم امیر صاحب نے خطبہ کا براہِ راست کریول زبان میں ترجمہ پیش کیا۔ شام پانچ بجے حضورِ انور کے خطبہ جمعہ کے ساتھ ہی جلسہ کے پہلے روز کی کارروائی ختم ہوئی۔

جلسہ کے دوسرے روز جماعت کی مرکزی مسجد دارالسلام روز ہل میں اجتماعی نماز تہجد ادا کی گئی۔ بعد نماز فجر مکرم مولانا مظفر سدھن صاحب نے سورۃ التوبہ سے درس قرآن دیا جس کے بعد احباب جماعت نے اجتماعی ناشتہ میں شرکت کی۔

جلسہ کے دوسرے روز کا پہلا اجلاس مکرم عبد الرشید صاحب حیدر آبادی صدر جماعت نارتھ ایسٹ لندن کی صدارت میں صبح دس بجے شروع ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد پہلی تقریر مکرم موسیٰ تیجو صاحب نے کی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا ''مولانا حافظ جمال احمد صاحب کی زندگی اور قربانیاں''۔ آپ نے اپنی تقریر میں بتایا کہ کس طرح حافظ صاحب نے تمام دور بڑے صبر اور شکر کے ساتھ گزار۔

اجلاس کی دوسری تقریر چیئر مین ویب سائٹ الاسلام اور نائب امیر جماعت احمدیہ امریکہ مکرم ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب نے ''احمدیت کی تبلیغ میں ویب سائٹ الاسلام کا کردار'' کے عنوان سے کی۔ آپ نے بتایا کہ روزانہ ہماری ویب سائٹ کو تیس سے چالیس ہزار کی تعداد میں لوگ وزٹ کرتے ہیں اور فائدہ حاصل کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ 13 دوسری زبانوں میں منسلک ویب سائٹ بھی ہیں۔ الاسلام ویب سائٹ پر آپ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو خط بھی لکھ سکتے ہیں۔ 30 زبانوں میں قرآن کریم کا ترجمہ موجود ہے۔ 25 سیرت کی کتابیں، روحانی خزائن اور ملفوظات کا مکمل سیٹ، تفسیر کبیر کی دس جلدیں، خلفائے کرام کی کتب اور خطباتِ جمعہ وعیدین کے علاوہ اور دوسری بیشمار کتب دستیاب ہیں۔ اسی طرح دنیا کے مختلف ممالک سے شائع ہونے والے اخبارات اور رسائل آپ پڑھ سکتے ہیں۔ اور وقت کے ساتھ ساتھ یہ کام وسعت اختیار کرتا چلا جارہا ہے۔ اور انٹرنیٹ کا استعمال بھی دنیا میں بڑی تیزی سے زیادہ سے زیادہ ہورہا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا میں الاسلام ویب سائٹ کو توفیق مل رہی ہے کہ اس نئے دور کی اس نئی ایجاد کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام کو دنیا کے کناروں تک پہنچائے۔ اس ایمان افروز تقریر کے ساتھ ہی دوسرے روز کے پہلے اجلاس کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی اور کھانے کا وقفہ ہوا۔

ایک بجے بعد دوپہر نمازِ ظہر اور عصر ادا کرنے کے بعد مکرم حمید عبد الرحمٰن صاحب کی صدارت میں دوسرے اجلاس کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد اس اجلاس کی پہلی تقریر شہدائے لاہور کے موضوع پر مکرم ظہور الٰہی بشیر صاحب نے کی۔ آپ مکرم مولانا فضل الٰہی بشیر صاحب کے فرزند ہیں اور لاہور کے اس دردناک واقعہ کے وقت مسجد نور میں موجود تھے۔ آپ نے اس کا آنکھوں دیکھا حال بیان کیا کہ کس طرح احمدی مرد وزن چھوٹے بڑے ہر فردِ جماعت نے ہمت وحوصلہ، جوانمردی اور صبر کی ایک تاریخ رقم کی۔ ان واقعات کو سن کر حاضرین کے لئے اپنے جذبات پر قابو رکھنا بہت مشکل ہو رہا تھا۔

دوسری تقریر صدر مجلس انصار اللہ ماریشس مکرم مختار دین تیجو صاحب نے کی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا ''تعلق باللہ کے طریق''۔ آپ نے اپنی تقریر میں مضمون کی مناسبت سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات کا مقامی زبان میں ترجمہ پیش کیا۔

اس تقریر کے بعد ایک نظم ''یہ بیعت نہیں ہے یہ سودا ہے دل کا'' کورس میں مکرم معیز سوقیا اور عبدل سوقیا نے ترنم سے پڑھ کر سنائی۔

اس اجلاس کی تیسری اور آخری تقریر بعنوان ''حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک احمدی سے توقعات'' خاکسار نے کی۔ اس موقعہ پر خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جلسہ سالانہ 1899ء میں 28 دسمبر کے دن کئے جانے والے خطاب کے ایک حصہ کا فرنچ زبان میں ترجمہ پیش کیا جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو بات ہو اللہ کے لئے ہو اور جو کام ہو وہ خدا کے واسطے ہو۔

خصوصی اجلاس

ساڑھے تین بجے شام غیر از جماعت مہمانوں کے لئے خصوصی اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت اور نظم کے بعد جماعت ماریشس کے نیشنل سیکرٹری امور خارجہ مکرم مبارک بدھن صاحب نے مہمانوں کا تعارف کروایا اور مکرم امیر صاحب نے تمام مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔ جلسہ میں شرکت کرنے اور خطاب کرنے پر شکریہ ادا کیا۔ اس اجلاس میں غیر از جماعت مہمانوں نے حاضرین جلسہ سے خطاب کیا اور جماعت احمدیہ کے کاموں کو سراہا اور جماعت احمدیہ کے ساتھ اپنے سماجی تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے خوشی اور فخر کا اظہار کیا۔

مکرم محمد انعام غوری صاحب نے اس اجلاس میں خطاب کرتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف ''پیغام صلح'' کے حوالے سے پیشوایانِ مذاہب کے احترام اور بین المذاہب یکجہتی اور امن عالم کے متعلق مضمون پر روشنی ڈالی۔ اس اجلاس کے آخر پر آپ نے دعا کروائی جس کے بعد مہمانوں کو چائے پیش کی گئی۔ نمازِ مغرب وعشاء اور رات کے کھانے کے بعد افرادِ جماعت اپنے گھروں کو روانہ ہوئے۔

اختتامی اجلاس

بروز اتوار جلسہ کے تیسرے اور آخری روز کا آغاز بھی مسجد دارالسلام روز ہل میں باجماعت نمازِ تہجد اور نمازِ فجر سے ہوا۔ صبح 9 بجکر 30 منٹ پر جلسہ کے اختتامی اجلاس کی کارروائی کا آغاز مرکزی نمائندہ مکرم محمد انعام غوری صاحب کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت قرآن کریم، مقامی زبان میں ترجمہ اور نظم کے بعد کموروز جزائر کے نمائندہ مکرم سعید درویش صاحب نے اپنی جماعت کی طرف سے پیغام پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد مڈغاسکر سے تشریف لائے مقامی معلم مکرم انس صاحب نے اپنے ملک کی طرف سے پیغام پڑھا۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم ڈاکٹر افتخار ایاز صاحب نے کی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا 'اسلام اور انسانی حقوق'۔ آپ نے اپنی تقریر میں قرآنی آیات کے حوالوں سے واضح کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کائنات میں ایک نظام عدل قائم کیا ہے اور تاکید فرمائی ہے کہ اس عدل کے نظام کو خراب نہیں کرنا۔ اور اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو نہ صرف عدل بلکہ اس سے بڑھ کر احسان اور ایتاء ذی القربیٰ کی تعلیم دی ہے۔

اس اجلاس کی دوسری تقریر مکرم امیر صاحب ماریشس نے کی جس میں جماعت کو دورانِ سال حاصل ہونے والی کامیابیوں کا ذکر کیا۔ آپ نے جلسہ میں ڈیوٹی دینے والے تمام کارکنان کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد تعلیمی میدان میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے نوجوانوں میں ایوارڈ اور اسناد پیش کی گئیں۔

اس کے بعد مکرم محمد انعام غوری صاحب نے حاضرینِ جلسہ سے اختتامی خطاب کیا۔ آیت استخلاف کی تلاوت کرتے ہوئے آپ نے بیان فرمایا کہ نبوت اللہ تعالیٰ باہر سے قائم فرماتا ہے جبکہ خلافت ایک ایسی چیز ہے جو جماعت کے اندر سے پیدا ہوتی ہے۔ ایک نبی جب ایک جماعت پیدا کر لیتا ہے تو اس کے بعد اس جماعت کو خلافت کی یہ نعمت ملتی ہے۔ اب یہ ہمارا فرض بنتا ہے کہ اس نعمت کی حفاظت کریں اور اس کو صحت مند رکھیں۔

آخر پر آپ نے دعا کروائی جس کے ساتھ یہ جلسہ اپنے اختتام کو پہنچا۔

الحمدللہ اس جلسہ میں تقریباً 2500 سے زائد افراد نے شرکت کی۔ اس کے علاوہ جماعت ماریشس کی ویب سائٹ پر ویب سٹریم کے ذریعہ بھی دنیا بھر میں یہ جلسہ براہ راست دیکھا اور سنا گیا۔ دنیا بھر میں بسنے والے ماریشن احمدی مرد وزن نے اس جلسہ کو اس سہولت سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے بڑی دلچسپی سے دیکھا اور سنا اور اپنے پیغامات بھجوائے۔ ملکی ٹی وی اور اخبارات نے اس جلسہ کو بھرپور کوریج دی۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ سب کی خدمت اور محنت قبول فرمائے، ہمیشہ اسی لگن اور محنت کے ساتھ جلسوں کے انعقاد کی توفیق دیتا رہے اور اس کے ذریعہ ہمارے ایمانوں کو تقویت عطا فرمائے۔ (آمین)

الفضل انٹرنیشنل میں
اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں۔
(مینیجر)